e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 287 Sunday , July 19 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۲۸۷) لکھنؤ، بروز اتوار ۱۹-جولائی ۲۰۲۶ءمطابق ۴-صفرالمظفر ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

جے پی سی کا بلوں پر رپورٹ ٹالنا حکومت کی ناکامی کا اشارہ: کانگریس

نئی دہلی (یو این آئی) پارلیمنٹ کے مانسون سیشن سے پہلے دو بلوں پر تشکیل دی گئی مشترکہ پارلیمانی کمیٹیوں (جے پی سی) کے اپنی رپورٹ کو منظوری دینے کا فیصلہ ملتوی کرنے پر کانگریس نے مرکز کی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس کے شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے ہفتہ کو سوشل میڈیا ایکس پر لکھا کہ پارلیمنٹ کے مانسون سیشن سے پہلے دو متنازعہ بلوں پر تشکیل دی گئی جے پی سی نے رپورٹ کو منظوری دینے کے فیصلے کو ٹال دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان میں سے ایک بل کے لیے آئینی ترمیم کی ضرورت ہے، جبکہ دوسرا واضح طور پر آئین کی حدود پر تجاوز کرنے والا بل ہے۔ ان کا الزام ہے کہ گزشتہ 17 اپریل کو مودی حکومت کو لوک سبھا میں توہین آمیز صورتحال کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اس کا سایہ اب بھی برقرار ہے۔ مسٹر رمیش نے الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ”وزیر داخلہ امت شاہ کے جھانسے، ڈینگیں ہانکنے اور ڈرانے دھمکانے کے باوجود حکومت ان دونوں بلوں پر جے پی سی کی رپورٹ کو منظوری نہیں دلا سکی۔ یہ حکومت کی سیاسی اور پارلیمانی ناکامی کا اشارہ ہے۔

برلا نے قومی قانون ساز انڈیکس کے لیے 10 رکنی کمیٹی تشکیل دی

نئی دہلی (یو این آئی) لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے ملک کی قانون ساز اسمبلیوں کی کارکردگی کا معروضی معیارات کی بنیاد پر جائزہ لینے کے لیے ایک 10 رکنی اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ مسٹر برلا آل انڈیا پریسائیڈنگ آفیسرز کانفرنس (اے آئی پی او سی) کے صدر بھی ہیں۔ انہوں نے قومی قانون ساز انڈیکس (نیشنل لیجسلیٹو انڈیکس) کے لیے اس کمیٹی کی تشکیل کی ہے۔ ذرائع کے مطابق کمیٹی کی تشکیل 19 سے 21 جنوری تک اتر پردیش کے لکھنؤ میں منعقدہ 86 ویں اے آئی پی او سی میں متفقہ طور پر منظور کی گئی قرارداد نمبر-6 کی تعمیل میں کی گئی ہے۔ مجوزہ قومی قانون ساز انڈیکس کا مقصد قانون سازوں کے کام کاج کی درجہ بندی کے لیے ایک معروضی فریم ورک تیار کرنا ہے، جس سے جوابدہی، شفافیت اور گڈ گورننس کو فروغ مل سکے۔ ساتھ ہی یہ انڈیکس قانون ساز اداروں کے درمیان صحت مند مقابلے کی حوصلہ افزائی کرے گا۔

سونم وانگچک کو جنتر منتر سے ہٹایا گیا، اپوزیشن برہم

21 روزہ بھوک ہڑتال کے بعد دہلی پولیس نے وانگچک کو اسپتال منتقل کیا ▢ سونم وانگچک اور فیملی نے علاج سے کیا انکار ▢ مودی حکومت کے بنیادی اصول 'جھوٹ اور تشدد' ہیں ▢ راہل گاندھی کا سخت ردعمل، جنتر منتر سے ہٹانے پر اپوزیشن پارٹیوں نے مرکز پر جمہوری حقوق کو دبانے کا لگایا الزام ▢ بی جے پی نے فیصلے کا دفاع کیا

نئی دہلی (ایجنسی) مبینہ نیٹ پیپر لیک کے معاملے پر جنتر منتر پر 21 روز کی غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال مکمل کرنے کے بعد سماجی کارکن سونم وانگچک کو ہفتہ کی علی الصبح دہلی پولیس نے اسپتال منتقل کر دیا۔ حکام نے بتایا کہ یہ قدم ان کی گرتی ہوئی صحت کی وجہ سے اور دہلی ہائی کورٹ کی ہدایات کے مطابق اٹھایا گیا ہے۔ پولیس اہلکار صبح ہونے سے پہلے احتجاجی مقام پر پہنچے اور 59 سالہ سماجی کارکن کو طبی مرکز منتقل کر دیا۔ اس کارروائی کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے حامیوں کی طرف سے احتجاج اور نعرے بازی شروع ہو گئی، جو مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے مطالبے کو لے کر تحریک کی قیادت کر رہی ہے۔

ڈاکٹروں نے ان کے جسم میں پانی کی کمی اور پوٹاشیم کی کمی کی علامات پائیں۔ انہوں نے نس کے ذریعے (آئی وی) مائع، او آر ایس جیسے مشروبات اور دیگر ادویات لینے سے انکار کر دیا ہے۔ ہسپتال کی جانب سے جاری کردہ ہیلتھ بلیٹن کے مطابق، وانگچک کو صبح 7:40 بجے وردھمان مہاویر میڈیکل کالج (وی ایم ایم سی) اور صفدر جنگ ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ داخلے کے وقت وہ پوری طرح ہوش میں تھے اور ان کی نبض، بلڈ پریشر اور آکسیجن کی سطح معمول کے مطابق پائی گئی۔ بے ہوشی کا کوئی معاملہ سامنے نہیں آیا۔ بلیٹن کے مطابق، جانچ میں جسم میں پانی کی کمی کے اشارے ملے۔ بلڈ گیس اینالیسس میں ”کمپینسیٹڈ ایسڈوسس“ اور سیرم پوٹاشیم کی سطح کم پائی گئی۔ وانگچک کی اہلیہ گیتانجلی جے انگمو نے بھی دعویٰ کیا کہ ان کے شوہر کے جسم میں پوٹاشیم کی کمی ضرور ہے، لیکن اس کا علاج جنتر منتر پر ہی ممکن تھا اور انہیں اسپتال میں داخل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

کانگریس سمیت اہم اپوزیشن پارٹیوں کے رہنماؤں نے گزشتہ 21 دنوں سے بھوک ہڑتال کر رہے ماہر تعلیم اور حقوق کے کارکن سونم وانگچک کو ہفتہ کو جنتر منتر سے ہٹائے جانے پر مرکز کی حکومت پر جم کر تنقید کی اور اس کارروائی کو جمہوری حقوق کو دبانے کے رجحان کی علامت قرار دیا۔ اس دوران مرکز میں برسر اقتدار بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے وانگچک کی صحت کے معاملے پر اپوزیشن پارٹیوں کی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کیا اپوزیشن صرف سیاسی تماشہ برقرار رکھنے کے لیے ان کی حالت اور خراب کرنا پسند کرتا ہے؟ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ جنتر منتر پر پیش آنے والا واقعہ جمہوریت اور آئین پر ایک اور سیاہ داغ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کسانوں، خاتون پہلوانوں، دلتوں-قبائلیوں اور پیپر لیک سے متاثرہ طلبہ سمیت مختلف طبقات کی آواز کو حکومت لگاتار ان سنا کرتی رہی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ جمہوری احتجاج کو دبانے کا یہ رجحان تشویشناک ہے۔

دہلی کے تاریخی جنتر منتر سے سونم وانگچک کو جبراً ہٹا کر اسپتال بھیجے جانے کے بعد مودی حکومت کو لگاتار تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے بھی اس معاملہ میں مودی حکومت اور تعلیمی نظام پر سخت حملہ کیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری کردہ ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”مودی حکومت کے بنیادی اصول 'استیہ' (جھوٹ) اور 'ہنسا' (تشدد) ہیں۔ سونم وانگچک کو جنتر منتر سے اس وقت ہٹانا، جب وہ عدم تشدد پر مبنی بھوک ہڑتال پر تھے، پوری طرح غلط ہے۔“ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں پیپر لیک اور طلبا پر تعلیم کے بڑھتے بوجھ کا بھی ذکر اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں کیا۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ”پیپر لیک، تعلیم پر بڑھتے ہوئے اخراجات اور طلبا کی خودکشی ہندوستان کے مستقبل کے لیے اہم مسائل ہیں۔“ ساتھ ہی وہ عزم ظاہر کرتے ہیں کہ ”طاقت کا کوئی بھی استعمال ہندوستان کے طلبا اور ہم میں سے ان لوگوں کو، جو ان طلبا سے محبت کرتے ہیں اور ان پر اعتماد رکھتے ہیں، ان مسائل کو اٹھانے سے روک نہیں سکتا۔“ قابل ذکر ہے کہ راہل گاندھی سے قبل کانگریس کے کئی دیگر سرکردہ لیڈران نے سونم وانگچک کو جنتر منتر سے جبراً ہٹائے جانے پر اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے۔ سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ 'سونم وانگچک جی کو طاقت کا استعمال کرکے، زبردستی ان کی بھوک ہڑتال کی جگہ سے اٹھا کر لے جانا انتہائی قابل مذمت خبر ہے۔ آج صبح کا یہ واقعہ تھوڑی ہی دیر میں پوری دنیا اور ملک بھر میں پھیل چکا ہے۔ ساری دنیا اور ملک بھر میں سونم وانگچک جی کے تعلق سے گہری تشویش ہے اور بی جے پی حکومت کے خلاف غصہ بھی۔ جو لوگ سادہ وردی میں اس کارروائی کو انجام دینے کے لیے دھوکے سے اچانک گھسے تھے، ان کی شناخت عام کی جائے۔

(تفصیلی خبر صفحہ 6 پر)

ابھیجت دیپکے پر پھینکی گئی سیاہی، غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر بیٹھے

نئی دہلی (یو این آئی) کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی صدر ابھیجت دیپکے پر ہفتہ کو احتجاجی مظاہرے کے دوران اس وقت نیلی سیاہی پھینکی گئی جب وہ جنتر منتر پر مظاہرین سے خطاب کر رہے تھے۔ مسٹر دیپکے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا، نیلا رنگ تو میرا ہے۔ جے بھیم۔ قابل ذکر ہے کہ دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے مطالبے کے ساتھ جنتر منتر کے احتجاجی مقام پر بھوک ہڑتال پر بیٹھے سونم وانگچک کو دہلی پولیس نے زبردستی احتجاج کی جگہ سے اٹھا کر صفدر جنگ ہسپتال میں داخل کروا دیا۔ اس کے بعد مسٹر دیپکے نے غیر معینہ مدت کے لیے بھوک ہڑتال پر بیٹھنے کا اعلان کیا ہے۔ تمام لوگوں سے گزارش ہے کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں۔ یہ تحریک ابھی اور بڑی ہونے والی ہے۔ انہوں نے وانگچک سر کو ہٹا کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ میں سب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جنتر منتر آئیں۔ ہماری تحریکیں یہیں سے آگے بڑھیں گی۔

ملک کا پہلا نجی آربیٹل راکٹ کی کامیاب لانچنگ

'وکرم-1' کی کامیاب پرواز کے ساتھ ہندوستان کے پرائیویٹ خلائی سیکٹر نے رقم کی نئی تاریخ

اسکائی روٹ ایرواسپیس نوجوانوں کی صلاحیت، عزم اور کاروباری جذبے کی علامت ہے: پی ایم مودی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستان کا پہلا نجی طور پر تیار کردہ آربیٹل راکٹ 'وکرم-1' کامیابی کے ساتھ خلا میں روانہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی پرائیویٹ خلائی سیکٹر نے ایک نئی تاریخ رقم کر دی، جو ہندوستان کے روشن مستقبل کا غماز بھی ہے۔ منصوبہ کے مطابق 18 جولائی کی صبح 11.30 بجے سری ہری کوٹا سے پرواز بھری۔ راکٹ کو پہلے مرحلے میں کامیابی سے الگ کیا گیا، جس کے بعد دوسرے مرحلے کا انجن بھی کامیابی سے روشن ہو گیا۔ وکرم-1 نے 120 کلومیٹر کی بلندی عبور کرتے ہوئے خلا میں داخلہ بھی حاصل کر لیا ہے۔ اس طرح اسکائی روٹ ایرواسپیس کا 'وکرم-1' ہندوستان کا پہلا نجی طور پر تیار کردہ آربیٹل راکٹ بن گیا۔ یہ مشن صرف ایک راکٹ لانچ نہیں، بلکہ ہندوستان کے پرائیویٹ خلائی سیکٹر کے لیے ایک نئے دور کی ابتدا تصور کیا جا رہا ہے۔

'وکرم-1' کا نام ہندوستانی خلائی پروگرام کے بانی ڈاکٹر وکرم سارا بھائی کے احترام میں رکھا گیا ہے۔ یہ تقریباً 23 میٹر بلند اور 1.7 میٹر قطر والا 3 مرحلوں کا راکٹ ہے۔ اس میں 300 کلوگرام تک کے پے لوڈ کو لو ارتھ آربٹ (ایل ای او) میں قائم کرنے کی صلاحیت ہے۔ یہ ہندوستان کا پہلا نجی آربیٹل لانچ وہیکل ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اب تک ہندوستان میں آربیٹل راکٹ تیار کرنے اور لانچ کرنے کی ذمہ داری بنیادی طور پر اسرو کے پاس رہی ہے۔ 'وکرم-1' کی کامیاب پرواز کے بعد 'اسکائی روٹ' ہندوستان کی پہلی پرائیویٹ کمپنی بن گئی ہے جس نے آربیٹل راکٹ لانچ کیا ہے۔ ساتھ ہی 'اسکائی روٹ' دنیا کی ان منتخب پرائیویٹ اسپیس کمپنیوں میں شامل ہو گئی جنہوں نے یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ پوری دنیا میں بہت کم پرائیویٹ کمپنیاں آربیٹل لانچ میں کامیاب ہو سکی ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے اسکائی روٹ ایرواسپیس وکرم-1 کے آغاز کو ملک کے خلائی سفر کے لیے ایک تاریخی لمحہ قرار دیتے ہوئے اسے نوجوانوں کی صلاحیت، عزم اور کاروباری جذبے کی علامت بتایا ہے۔ مسٹر مودی نے لانچنگ سے قبل سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ حکومت کی طرف سے کی جانے والی خلائی شعبے کی اصلاحات اختراع اور انٹرپرائز کے لیے نئے مواقع کی راہ ہموار کر رہی ہیں۔

رام پور-سیفئی سنڈیکیٹ نے نوجوانوں کے مستقبل سے کھلواڑ کیا

اب ہر ضلع کو روزگار مل رہا ہے، سی ایم یوگی نے مختلف ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

امروہہ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کے روز اپوزیشن پارٹیوں خصوصاً سماجوادی پارٹی (ایس پی) پر شدید حملہ کرتے ہوئے کہا کہ سال 2017 سے پہلے ریاست میں سرکاری بھرتیاں رامپور اور سیفئی کے سنڈیکیٹ کے زیر اثر ہوتی تھیں، جس سے اہل نوجوانوں کا مستقبل متاثر ہوتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت نے بھرتی کے عمل کو مکمل طور پر شفاف بنایا ہے، جس کے نتیجے میں اب ہر ضلع کے اہل نوجوانوں کو بغیر کسی امتیاز کے روزگار مل رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ ہفتہ کے روز مغربی اتر پردیش کے اپنے دورے کے دوران صنعتی شہر گجرولا میں منعقدہ ایک عوامی میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے غازی آباد، بلند شہر، امروہہ اور سنبھل اضلاع میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا کہ ریاست میں سکیورٹی، گڈ گورننس اور سنڈیکیٹ سے پاک نظام ہی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش آج ترقی، امن وامان اور سرمایہ کاری کے شعبے میں ایک نئی پہچان بنا چکا ہے۔ آنے والے وقت میں بھی ریاست کی سیاست کی بنیاد سکیورٹی، گڈ گورننس اور بدعنوانی و سنڈیکیٹ سے پاک انتظامیہ رہے گی۔ وزیر اعلیٰ نے علاقائی ایم ایل اے راجیو ترارا کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ ٹراما سینٹر، بجلی، گنا، سڑک، تعلیم، صحت اور پینے کے پانی جیسی عوامی بہبود کی اسکیموں کو لے کر مسلسل سرگرم رہتے ہیں۔ پروگرام کے دوران وزیر اعلیٰ نے مکھیہ منتری آواس یوجنا، مکھیہ منتری یوا ادیامی وکاس یوجنا اور کسان ڈرون گرانٹ اسکیم کے مستفیدین کو منظوری خط، سرٹیفکیٹ اور مالی امداد بھی تقسیم کی۔ اپنے خطاب میں وزیر اعلیٰ نے سال 2017 سے پہلے اور اس کے بعد کے اتر پردیش کا موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ پہلے چینی ملیں (شوگر ملز) بند ہو رہی تھیں، جبکہ آج ریاست میں 122 چینی ملیں چل رہی ہیں اور گنا کسانوں کو وقت پر ادائیگی یقینی بنائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے گنے کی امدادی قیمت بڑھا کر کے 400 روپے فی کوئنٹل کر دی ہے، جس کی وجہ سے اتر پردیش آج ملک میں گنا، چینی اور ایتھنول کی پیداوار میں سرفہرست ریاست بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدھیہ گنگا نہر منصوبہ اور گنگا ایکسپریس وے جیسے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں نے امروہہ سمیت مغربی اتر پردیش کو دہلی، لکھنؤ اور پریاگ راج سے بہتر سڑک رابطہ فراہم کیا ہے، جس سے خطے کی اقتصادی ترقی کو رفتار ملی ہے۔ امن وامان کے معاملے پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سال 2017 سے پہلے مذہبی تقریبات پر مختلف قسم کی پابندیاں لگائی جاتی تھیں، جبکہ موجودہ حکومت میں کانور یاترا اور تنگری میلے جیسے مذہبی پروگرام مکمل سکیورٹی اور شاندار طریقے سے منعقد ہو رہے ہیں۔

'ایک گھنٹے کے اندر پارٹی سے استعفیٰ دے دوں گا'

ٹی ایم سی چھوڑ کر جا چکے لیڈران کو ابھیشیک بنرجی کا کھلا آفر

کولکاتہ (ایجنسی) ایک طرف ہفتہ (18 جولائی) کو مغربی بنگال میں ٹی ایم سی رہنما ابھیشیک بنرجی کے دفتر پر بلڈوزر کی کارروائی ہوئی ہے، تو دوسری طرف انہوں نے پارٹی میں پھوٹ کے بعد ایک گروپ کے نشانے پر آنے والے لیڈران کو چیلنج کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے ممتا بنرجی کے پاس واپس لوٹنے کو کہا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر وہ ایسا کرتے ہیں، تو وہ خود ایک گھنٹے کے اندر پارٹی سے استعفیٰ دے دیں گے۔ ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ جو لوگ پارٹی چھوڑ کر آج مجھے برا بھلا کہہ رہے ہیں، یا مجھ پر الزامات عائد کر رہے ہیں میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ دیدی کے پاس واپس آ جائیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں، تو میں ایک گھنٹے کے اندر پارٹی سے استعفیٰ دے دوں گا، لیکن وہ ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے بی جے پی کے ساتھ ڈیل کی ہے۔ پارٹی چھوڑو، باغی گروپ یا بی جے پی میں شامل ہو جاؤ، ای ڈی، سی بی آئی اور دیگر ایجنسیوں سے تحفظ حاصل کرو، اور پھر ابھیشیک بنرجی پر الزامات عائد کرو اور انہیں برا بھلا کہو۔ اس کے علاوہ ابھیشیک بنرجی نے کہا ہے کہ ”ہر کسی کو اپنا فیصلہ لینے اور جہاں چاہے وہاں جانے کا پورا حق ہے۔ لیکن اگر کوئی ای ڈی کا سمن ملتے ہی پالا بدل لیتا ہے، تو صاف ہے کہ وہ لڑنا نہیں چاہتے۔ وہ ڈرے ہوئے ہیں، اور صرف خوفزدہ لوگ ہی ہار مانتے ہیں۔“ ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ مجھے بھی ای ڈی نے سمن بھیجا ہے، لیکن میں بھاگا نہیں ہوں۔ مجھے تقریباً 10 بار بلایا گیا۔

احمد آباد: پٹاخہ فیکٹری میں شدید دھماکہ، آگ لگنے کے سبب 8 لوگوں کی موت، وزیر اعظم مودی کا اظہار افسوس

احمد آباد (ایجنسی) گجرات کے احمد آباد میں ہفتہ (18 جولائی) کو غیر قانونی طور پر چلنے والی پٹاخوں کی ایک فیکٹری میں ہولناک دھماکہ ہو گیا۔ یہ حادثہ رامول-گاترا ڈروڈ نہر کے کنارے کھلے میدان میں چلنے والی ایک یونٹ میں پیش آیا۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ آس پاس کے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ پولیس کے مطابق ابتدائی طور پر 2 افراد کی موت کی اطلاع ملی تھی، لیکن امدادی اور بچاؤ کی کارروائی آگے بڑھنے پر ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 8 ہو گئی۔ اس حادثے میں 8 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں، جنہیں علاج کے لیے قریبی اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ فائر بریگیڈ اور بچاؤ کی ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پا لیا۔ افسران نے بتایا کہ فی الحال صورتحال قابو میں ہے۔ پولیس نے کہا کہ فیکٹری غیر قانونی طور پر چلائی جا رہی تھی۔ اس معاملے میں غیر ارادتاً قتل سے متعلق دفعات اور دھماکہ خیز مواد ایکٹ کے تحت معاملہ درج کیا جائے گا۔ دھماکے کی وجوہات کا پتہ لگانے اور حفاظتی قوانین کی خلاف ورزی کی جانچ کے لیے فارنزک سائنس لیبارٹری (ایف ایس ایل) سمیت دیگر تحقیقاتی اداروں کی ٹیموں کو موقع پر بلایا گیا ہے۔ جوائنٹ پولیس کمشنر جے پال سنگھ راٹھور نے بتایا کہ پولیس، احمد آباد میونسپل کارپوریشن اور 108 ایمبولینس سروس کی ٹیموں نے فوری طور پر امدادی اور بچاؤ کی کارروائی شروع کی۔

اوم برلا نے شندے کی شیوسینا میں 6 اراکین پارلیمنٹ کے انضمام کو دی منظوری

ٹی ایم سی کے 20 باغی ارکان کے بیٹھنے کا الگ انتظام

نئی دہلی: لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس سے قبل ایک اہم فیصلہ کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا (یو بی ٹی) کے 6 ارکان پارلیمنٹ کے مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا میں انضمام کو منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے کے بعد لوک سبھا میں شندے گروپ کے ارکان پارلیمنٹ کی تعداد بڑھ کر 13 ہو گئی ہے، جبکہ ادھو ٹھاکرے گروپ کے پاس اب صرف تین ارکان باقی رہ گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق لوک سبھا سکریٹریٹ نے ان 6 ارکان پارلیمنٹ کے انضمام کو باضابطہ طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ ان ارکان میں اوم راجے نمبالکر، ناگیش پاٹل آشٹیکر، سنجے ہری بھاؤ جادھو، سنجے اُتم راؤ دیشمکھ، بھاؤ صاحب راجارام واکچورے اور سنجے دینا پاٹل شامل ہیں، جنہوں نے گزشتہ ماہ شندے گروپ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی لوک سبھا اسپیکر نے ترنمول کانگریس کے 20 باغی ارکان پارلیمنٹ کی اس درخواست کو بھی منظور کر لیا ہے کہ وہ آئندہ اجلاس کے دوران ایوان میں اپنی سابق جماعت سے الگ نشستوں پر بیٹھ سکیں گے۔

تاہم، ان ارکان کو 'نیشنلسٹ سٹیزنس پارٹی آف انڈیا' کے ارکان پارلیمنٹ کے طور پر باضابطہ شناخت دی جائے گی یا نہیں، اس بارے میں ابھی کوئی فیصلہ سامنے نہیں آیا ہے۔

شیوسینا (یو بی ٹی) کے ترجمان آنند دوبے نے اس فیصلے پر سخت اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی جماعت کو مسلسل کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق پہلے جماعت کا نام اور انتخابی نشان چھینا گیا اور اب ان کے منتخب ارکان پارلیمنٹ کو دوسری جماعت کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ دونوں فریقوں کو سنے بغیر فیصلہ سنایا گیا، جو جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔ آنند دوبے نے کہا کہ ان کی جماعت کے ارکان اسی جماعت کے نام اور انتخابی نشان پر منتخب ہو کر لوک سبھا پہنچے تھے، اس لیے انہیں کسی دوسری جماعت کے کھاتے میں شامل کرنا جمہوری اقدار کے لیے نقصان دہ ہے۔

مولانا ارشد مدنی کا نفرت کے ماحول کے خلاف ملک گیر مہم کا اعلان

لکھنؤ میں ہندو مسلم اتحاد کانفرنس، مقررین نے ملک میں انصاف، بھائی چارے اور آئینی اقدار کے تحفظ پر زور دیا

لکھنؤ۔ لکھنؤ میں جمعیۃ علماء اتر پردیش کے زیر اہتمام منعقدہ ہندو مسلم اتحاد کانفرنس میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے ملک میں بڑھتی ہوئی نفرت اور فرقہ واریت پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند محبت، بھائی چارے اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کر رہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جمعیۃ علماء ہند ایک مذہبی اور سماجی تنظیم ہے، اس کا سیاست یا انتخابی عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں میں نفرت کی سیاست نے ملک کے سماجی ماحول کو شدید متاثر کیا ہے اور اس کے اثرات نہ صرف مسلمانوں بلکہ پورے معاشرے پر مرتب ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نفرت کی ان آندھیوں میں محبت کے چراغ روشن کرنے کے عزم کے ساتھ میدان میں اتری ہے اور اس مہم میں ہر انصاف پسند شہری کو شامل ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق ملک میں پائیدار تبدیلی اسی وقت ممکن ہے جب مختلف مذاہب اور طبقات سے تعلق رکھنے والے ہم خیال افراد متحد ہو کر نفرت اور تعصب کے خلاف آواز بلند کریں۔

انہوں نے تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آزادی کی جدوجہد میں علماء نے نمایاں کردار ادا کیا اور ملک کے اتحاد و سالمیت کے لیے قربانیاں پیش کیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ مذہب سے بالاتر ہو کر انسانیت کی بنیاد پر خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے کیرالا کے سیلاب متاثرین کی امداد اور آسام میں شہریت کے مسئلے سے متعلق قانونی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم نے بلا امتیاز تمام ضرورت مندوں کی مدد کی ہے۔ مولانا مدنی نے تعلیمی نظام میں مسلسل پیپر لیک کے واقعات پر بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے لاکھوں طلبہ کا مستقبل متاثر ہو رہا ہے اور ایسے کمزور نظام کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی سے متعلق تنازع کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر نقشہ کی منظوری سے متعلق کوئی قانونی مسئلہ ہو تو اس کا حل قانونی اور انتظامی طریقے سے نکالا جانا چاہیے اور اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیے کہ ہزاروں طلبہ کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ کانفرنس میں مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہنومان سنکٹ موچن مندر، بنارس کے مہنت ڈاکٹر بشمبر ناتھ مشرا نے کہا کہ ملک کی آزادی میں تمام مذاہب کے لوگوں کی قربانیاں شامل ہیں اور اس مٹی کو کسی بنیاد پر تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ناانصافی کے خلاف ہر شہری کو آواز اٹھانی ہوگی اور سچ بولنے کی روایت کو مضبوط کرنا ہوگا۔ انہوں نے مولانا ارشد مدنی کی جانب سے شروع کی گئی اس تحریک کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔ سپریم کورٹ کی نامور وکیل اندرا جے سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان کا آئین تمام شہریوں کو مساوی حقوق فراہم کرتا ہے اور کسی بھی قسم کے امتیاز کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے موجودہ حالات پر انہیں تشویش رہی ہے، تاہم اس کانفرنس میں مختلف مذاہب کے لوگوں کی مشترکہ شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کی مشترکہ تہذیب اور بھائی چارے کی روایت آج بھی مضبوط ہے۔

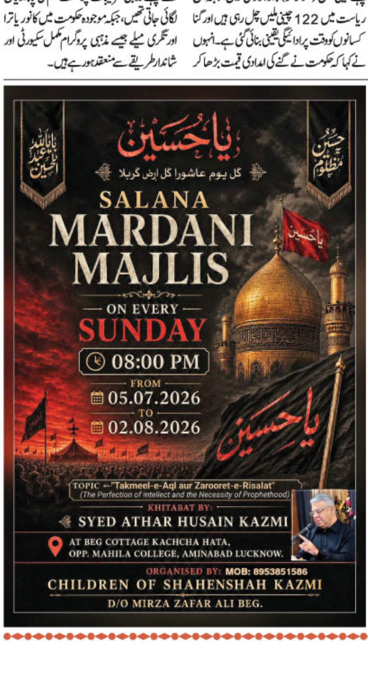

ایران کا کویت، بحرین اور اردن میں امریکی اڈوں پر مزید ڈرون حملوں کا دعویٰ

پاسدارانِ انقلاب کے مطابق امریکی ڈرون مار گرایا، خطے میں فضائی دفاع متحرک، سائرن گونج اٹھے

ایران نے ہرمزگان صوبے پر امریکی حملوں میں شہید ہونے والے شہریوں کی تصاویر جاری کر دیں

تہران، 18 جولائی (یو این آئی) ایرانی پاسدارانِ انقلاب نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی حملوں کے جواب میں آج بھی کویت، اردن اور بحرین میں متعدد امریکی فوجی اڈوں پر مزید ڈرون حملے کیے گئے۔ پاسدارانِ انقلاب کے مطابق امریکی افواج کی میزبانی کرنے والے ممالک کو مناسب ردِعمل کی توقع رکھنی چاہیے۔ ایرانی میڈیا کے مطابق کویت کے کیمپ عذیری، علی السالم ایئر بیس اور عریفجان سپورٹ سینٹر پر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں متعدد فوجی ہلاک جبکہ اردن کے موفق السلطی (الازرق) ایئر بیس کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ایرانی فوج کے مطابق بحرین میں شیخ عیسیٰ ایئر بیس کو ڈرون حملوں کا نشانہ بنایا، حملے میں امریکی فوج کے طیاروں کی پارکنگ، ایندھن ذخیرہ کرنے کی تنصیبات اور بیس سے منسلک کئی پلوں کو نشانہ بنایا گیا۔ پاسدارانِ انقلاب نے دعویٰ کیا ہے کہ بوشہر کے قریب ایک امریکی MQ-9 ڈرون مار گرایا، جبکہ شمالی بحرِ ہند میں ایک امریکی بحری جہاز پر ساحل سے سمندر میں مار کرنے والا کروز میزائل داغا گیا۔ پاسدارانِ انقلاب کی جانب سے آبنائے ہرمز میں امریکی حمایت یافتہ 4 بحری جہازوں کو روکنے کا بھی دعویٰ کیا گیا ہے۔ ایرانی میڈیا کے مطابق آبنائے ہرمز کے جنوب میں 2 آئل ٹینکرز میں بارودی سرنگوں سے ٹکرانے کے بعد آگ لگ گئی۔ دوسری جانب اردن کی فوج کا کہنا ہے کہ ایرانی حملوں کے دوران اپنی فضائی حدود میں داخل ہونے والے 10 میزائل مار گرائے، جبکہ کویتی فوج نے بھی دوسری مرتبہ ایرانی میزائل اور ڈرون حملوں کا جواب دینے کی تصدیق کی ہے۔ بحرین میں چند گھنٹوں کے دوران چوتھی مرتبہ فضائی حملے کے سائرن بجائے گئے۔

☆ ایران نے ہرمزگان صوبے پر امریکی حملوں میں شہید ہونے والے 8 شہریوں کی تصاویر جاری کر دیں۔ ایرانی میڈیا کے مطابق شہدا میں 4 خواتین اور 2 معذور بھائیوں سمیت 4 مرد شامل ہیں۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ایکس پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ رات ہرمزگان صوبے میں اپنے غیر قانونی حملوں کے دوران امریکہ نے پلوں کو نشانہ بنا کر ایک اور کھلے جنگی جرم کا ارتکاب کیا اور 8 بے گناہ ایرانیوں کو قتل کر دیا، جن میں 4 مرد اور 4 خواتین شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی عوام اب پہلے سے کہیں زیادہ پُرعزم اور متحد ہیں اور اپنے محبوب وطن کے خلاف اس مجرمانہ جارحیت پر اپنے سفاک دشمنوں کو سخت پچھتاوا دینے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ اس کے علاوہ ایرانی وزیر خارجہ نے بندر خمیر میں امریکی حملے سے شہید ہونے والے 3 شہریوں کی بھی تصویر جاری کر دی اور کہا کہ تینوں بندر خمیر پل سے گزر رہے تھے جب انہیں نشانہ بنایا گیا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکی حملوں سے شہید افراد کا خون رائیگاں جانے نہیں دیں گے، آخری سانس تک وطن کا دفاع کیا جائے گا۔

☆ ایران نے آبنائے ہرمز میں 2 آئل ٹینکروں کے بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر دھماکے سے تباہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ دوسری جانب امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے 2 آئل ٹینکروں کے دھماکوں سے تباہ ہونے سے متعلق ایرانی دعویٰ مسترد کر دیا۔ غیر ملکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق ایران نے دعویٰ کیا تھا کہ آج (ہفتے کی) صبح آبنائے ہرمز سے گزرنے کی کوشش کے دوران 2 آئل ٹینکر بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر دھماکوں کا شکار ہوئے اور ان میں آگ بھڑک اٹھی۔ ایرانی پاسدارانِ انقلاب (آئی آر جی سی) کی بحریہ کا کہنا تھا کہ دونوں جہاز آبنائے ہرمز کے جنوبی حصے میں بچھائی گئی بارودی سرنگوں والے راستے سے گزرنے کی کوشش کر رہے تھے، جہاں وہ بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے۔ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم نے آئی آر جی سی بحریہ کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ امریکی جارحیت کے باعث آبنائے ہرمز انتہائی غیر محفوظ اور مکمل طور پر بند ہے۔ تاہم سینٹکام نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں ایرانی دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ بین الاقوامی آبی گزرگاہ میں 2 ٹینکروں کے بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر دھماکے سے تباہ ہونے کی خبر غلط ہے۔ امریکی حکام کا دعویٰ واضح رہے کہ امریکہ نے گزشتہ روز ایران کے خلاف اپنی کارروائیوں کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے پلوں، توانائی کی تنصیبات اور ایک بڑی ایرانی بندرگاہ پر واقع ایک ٹاور کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ حملے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے تہران پر آبنائے ہرمز میں جہاز رانی پر عائد پابندیوں کے حوالے سے دباؤ بڑھانے کی دھمکیوں کے بعد کیے گئے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ اس نے مسلسل ساتویں رات ایران کی فوجی صلاحیتوں کو کمزور کرنے کے مقصد سے حملے کیے ہیں۔ دوسری جانب ایرانی حکام کے مطابق حالیہ امریکی حملوں میں درجنوں افراد شہید اور سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں، جبکہ امریکی فوج نے بھی خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران اپنے مزید اہلکاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔

چند روز مزید حملے ہوئے تو مکمل جارحانہ آپریشن شروع کر دیں گے: مشیر سپریم لیڈر

تہران، 18 جولائی (یو این آئی) ایرانی سپریم لیڈر کے فوجی مشیر محسن رضائی نے ایک بیان میں امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر چند روز مزید حملے ہوئے تو مکمل جارحانہ آپریشن شروع کر دیں گے۔ ایک ٹی وی انٹرویو میں ایران کے ملٹری ایڈوائزر محسن رضائی نے کہا کہ جنگ کے دوران مذاکرات کی پالیسی اب ختم ہو چکی ہے، انھوں نے کہا کہ جنگ اور مذاکرات کی پالیسی نہیں چلتی، امریکی حملے جاری رہے تو بھرپور جوابی کارروائی کریں گے۔ محسن رضائی نے کہا اگر امریکہ ایران پر بمباری جاری رکھتا ہے تو تہران اس تنازع کو مکمل جنگ کی سطح تک بڑھا دے گا، اب تک ایران نے اپنی جوابی کارروائیوں کو محدود رکھا ہے، تاہم یہ صورت حال زیادہ دیر برقرار نہیں رہے گی۔ فوجی مشیر نے کہا امریکہ نے ایران میں مزید حملے کیے تو جنگ کا رخ بدل سکتا ہے، جنگ میں دفاعی نہیں، جارحانہ حکمت عملی اختیار کر سکتے ہیں، اگر چند روز مزید حملے ہوئے تو مکمل جارحانہ آپریشن شروع کر دیں گے۔ دوسری طرف پاسدارانِ انقلاب ایرو سپیس فورس کمانڈر بریگیڈیئر جنرل مجید موسوی نے کہا ہے کہ دشمن کے خلاف ایران کے حملے اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک ملک کے جنوبی ساحلی علاقوں اور آبنائے ہرمز میں دوبارہ امن بحال نہیں ہو جاتا۔ انھوں نے کہا پورا ایران اس وقت ایک ساتھ دشمن کے خلاف کھڑا ہے، اگر ایرانی شہریوں یا بنیادی ڈھانچے پر مزید حملے کیے گئے تو اس کا جواب اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔ واضح رہے کہ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے کہا ہے کہ امریکی فوج نے ایران پر مسلسل ساتویں رات فضائی حملوں کا سلسلہ مکمل کر لیا۔ سینٹ کام کے مطابق کارروائی کے دوران ایران کے نگرانی کے مراکز، عسکری لاجسٹکس اور زیرِ زمین ہتھیاروں کے ذخائر کو نشانہ بنا کر تباہ کیا گیا۔ ایران نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کویت، بحرین اور اردن میں امریکی فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا اور بھاری نقصان پہنچانے کا دعویٰ کیا ہے۔ پاسداران انقلاب کا کہنا ہے بحرین میں امریکی ڈرونز کے ڈپو اور مصنوعی ذہانت کے مرکز کو بیلسٹک میزائلوں اور ڈرون سے تباہ کر دیا گیا، قطر میں بھی امریکی العدید ایئر بیس کو نشانہ بنایا گیا۔

امریکی فوج کی مسلسل ساتویں رات ایران پر فضائی بمباری، ایران کا جوابی وار

واشنگٹن/تہران، 18 جولائی (یو این آئی) امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے کہا ہے کہ امریکی فوج نے ایران پر مسلسل ساتویں رات فضائی حملوں کا سلسلہ مکمل کر لیا۔ سینٹ کام کے مطابق کارروائی کے دوران ایران کے نگرانی کے مراکز، عسکری لاجسٹکس اور زیرِ زمین ہتھیاروں کے ذخائر کو نشانہ بنا کر تباہ کیا گیا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کا کہنا ہے کہ کارروائیوں میں لڑاکا طیاروں اور ڈرونز کا استعمال کیا گیا، جب کہ یہ کارروائیاں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ہدایت پر کی گئیں۔ سینٹ کام کے مطابق ایرانی بندرگاہوں کا بحری محاصرہ بھی سختی سے نافذ ہے۔ سینٹکام نے مزید کہا کہ مشرقِ وسطیٰ میں 50 ہزار سے زائد امریکی فوجی اہلکار تعینات ہیں اور امریکی افواج ہر وقت چوکس اور مؤثر کارروائی کے لیے تیار ہیں۔ دوسری جانب ایران نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کویت، بحرین اور اردن میں امریکی فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا اور بھاری نقصان پہنچانے کا دعویٰ کیا ہے۔ پاسداران انقلاب کا کہنا ہے بحرین میں امریکی ڈرونز کے ڈپو اور مصنوعی ذہانت کے مرکز کو بیلسٹک میزائلوں اور ڈرون سے تباہ کر دیا گیا۔ قطر میں امریکی العدید ایئر کو بھی نشانہ بنایا گیا، کویت کی وزارتِ دفاع کا کہنا ہے ایرانی میزائلوں اور ڈرونز نے متعدد فوجی مراکز اور اہم تنصیبات کو نشانہ بنایا، جس میں زمینی متعدد فوجی زخمی ہوئے۔ کویت کی وزارتِ دفاع کے ترجمان نے کہا ایرانی بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کو سراغ لگانے کے بعد فضا میں ہی تباہ کر دیا گیا، اردن کا کہنا ہے ایرانی جانب سے داغے گئے متعدد میزائل مار گرائے گئے۔ ایرانی حکام کے مطابق پہلی بار شام میں بھی حملہ کیا گیا، اور امریکی فوج کے کمانڈ سینٹر کو ملیامیٹ کر دیا گیا، جب کہ کویت، قطر، اردن اور عمان میں امریکی اڈوں کو بھی نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق امریکا نے جنوبی ایرانی شہر اہواز پر میزائل حملہ کیا، جب کہ وسطی ایران کے شہر یزد میں پانچ دھماکے اور شہر سیرک میں بھی دھماکوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ادھر ایرانی بحریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ بحرِ ہند میں ایک امریکی جہاز کو میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا، جس کے بعد امریکی جہاز پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ پاسدارانِ انقلاب نے آبنائے ہرمز میں ٹینکروں کو ڈرونز سے نشانہ بنانے کی ویڈیو بھی جاری کی ہے۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق متعلقہ ٹینکر نے آبنائے ہرمز میں ایرانی احکامات ماننے سے انکار کیا تھا۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ امریکی حملے کے دوران بندر خمیر پل عبور کرتے ہوئے 3 افراد جاں بحق ہوئے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکی حملے میں جاں بحق ہونے والے شہری بے گناہ تھے اور بے گناہوں کا خون رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔ عباس عراقچی نے مزید کہا کہ ایران اپنے ایک ایک انچ کا آخری سانس تک دفاع کرے گا اور ایرانی سرزمین کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔

عالمی منڈی میں تیل کی قیمت کئی ماہ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی

ویانا، 18 جولائی (یو این آئی) (عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی سے تیل کی عالمی مارکیٹ میں سپلائی متاثر ہو سکتی ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی اور فوجی حملوں کے باعث عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں 87 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق جمعے کے روز مشرقِ وسطیٰ میں تنازع کے مزید پھیلنے اور عالمی توانائی کی فراہمی میں ممکنہ رکاوٹوں کے خدشات پر تیل کی قیمتوں میں تقریباً 4 فیصد اضافہ ہوا۔ امریکہ کی جانب سے ایران پر نئے فوجی حملوں اور جواب میں ایران کی جانب سے خلیجی ممالک اور شام میں امریکی فوجی تنصیبات پر کیے گئے حملوں نے تاجروں کو محتاط کر دیا ہے۔ اس کشیدگی سے آبنائے ہرمز کے راستے تیل اور گیس کی ترسیل خطرے میں پڑنے کا خدشہ ہے، جو عالمی خام تیل کی تجارت کا تقریباً پانچواں حصہ ہے۔ عالمی منڈی میں برینٹ خام تیل کی قیمت 3.68 فیصد اضافے کے ساتھ 87.33 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گئی، جو گزشتہ کئی ماہ کی بلند ترین سطح ہے۔ اسی طرح امریکی ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ خام تیل 3.98 فیصد اچھال کے ساتھ 82.09 ڈالر فی بیرل ہو گیا۔ دیگر اقسام میں مربان خام تیل 80.77 ڈالر اور ڈبلیو ٹی آئی مڈلینڈ 81.81 ڈالر پر بند ہوئے۔ توانائی مارکیٹ میں تیزی کا یہ رجحان گیس تک بھی پھیل گیا، جہاں امریکی گیسولین فیوچرز میں 3.86 فیصد، ڈچ نیچرل گیس میں 3.41 فیصد، امریکی نیچرل گیس میں 1.01 فیصد اور جاپان-کوریا ایل این جی بینچ مارک میں 0.92 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ تیل کی قیمتوں میں اس اچانک اضافے نے عالمی مالیاتی مارکیٹوں میں ہلچل مچا دی اور سرمایہ کاروں نے حصص سے سرمایہ نکال کر محفوظ اثاثوں کا رخ کر لیا۔

بوشہر جوہری پلانٹ پر امریکی حملوں کے نقصانات کی سیٹلائٹ تصاویر سامنے آگئیں

تہران، 18 جولائی (یو این آئی) ایران کے بوشہر نیوکلیئر پاور پلانٹ پر امریکی حملوں کے نقصانات کی سیٹلائٹ تصاویر سامنے آگئیں۔ قطر کے نشریاتی ادارے الجزیرہ نے ایک خصوصی رپورٹ میں سیٹلائٹ تصاویر کے ذریعے ایران کے بوشہر نیوکلیئر پاور پلانٹ پر امریکی حملوں کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کی تفصیلات جاری کی ہیں۔ الجزیرہ کی جانب سے شیئر کی گئی سیٹلائٹ تصاویر میں بوشہر جوہری پلانٹ کے احاطے میں 7 جولائی سے 12 جولائی کے درمیان نئے حملوں کے نشانات دیکھے جا سکتے ہیں۔ تصاویر میں کمپلیکس کے اندر زمین پر بننے والے گڑھے اور قریبی معاون تنصیبات میں ایک اور حملے کی جگہ کو دکھایا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ان سیٹلائٹ تصاویر کا نقشہ ایران میں ہونے والے حالیہ حملوں کی زمینی ویڈیوز اور امریکی سینٹ کام کی معلومات کا جائزہ لے کر تیار کیا گیا ہے۔ دوسری جانب، صوبہ بوشہر کے نائب گورنر احسان جہانیان کا کہنا ہے کہ 9 جولائی کو صوبے کے مختلف مقامات کو نشانہ بنایا گیا، جن میں بوشہر جوہری بجلی گھر کے اطراف، چوغادک کا ایک فوجی مرکز اور جنوبی ساحلی ماہی گیری کی بندرگاہ شامل تھیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ جوہری بجلی گھر کا ری ایکٹر متاثر نہیں ہوا اور وہ معمول کے مطابق کام کر رہا ہے۔ سینٹ کام کے مطابق 7 اور 8 جولائی کو ایران میں تقریباً 90 فوجی اہداف کو نشانہ بنایا گیا، جن میں فضائی دفاعی نظام، میزائل و ڈرون ذخائر، بحری اثاثے اور فوجی تنصیبات شامل تھیں۔ تاہم امریکی حکام نے بوشہر یا کسی اور جوہری مرکز کو ہدف بنانے کا نام ظاہر نہیں کیا۔ واضح رہے کہ بوشہر ایران کا واحد فعال جوہری بجلی گھر ہے، جس میں ایک فعال اور ایک نامکمل ری ایکٹر موجود ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس مرکز میں جوہری ایندھن اور تابکار مواد موجود ہونے کے باعث اس کے کولنگ نظام، بجلی کی فراہمی یا حفاظتی ڈھانچے کو نقصان پہنچنے کی صورت میں سنگین خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے ریکارڈ کے مطابق 2026 میں مارچ اور اپریل کے دوران بھی بوشہر پلانٹ کے قریب متعدد حملوں اور گولہ باری کے واقعات رپورٹ ہوئے تھے، تاہم ایران نے ہر بار ری ایکٹر کو محفوظ اور فعال قرار دیا۔ آئی اے ای اے نے ایک بار پھر زور دیا ہے کہ جوہری تنصیبات کو کبھی بھی مسلح حملوں کا ہدف نہیں بنانا چاہیے کیونکہ اس کے سنگین انسانی، ماحولیاتی اور علاقائی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

ایران نے امریکی حملوں کی تفصیلات اقوامِ متحدہ کو پیش کر دیں، فوری مداخلت کا مطالبہ

شہری تنصیبات کو نشانہ بنانے کا الزام، امریکا نے صرف فوجی اہداف پر کارروائی کا دعویٰ دہرایا

تہران، 18 جولائی (یو این آئی) ایران نے اقوام متحدہ کو پلوں، ریلوے اسٹیشنوں، رہائشی علاقوں پر امریکی حملوں کی تفصیلات پیش کر دیں اور تہران نے اقوامِ متحدہ سے امریکی حملے فوری روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اقوامِ متحدہ میں ایرانی مندوب امیر سعید ایروانی نے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس اور سلامتی کونسل کے صدر کو خط میں ہرمزگان کے جنوبی صوبے میں پلوں، ریلوے سٹیشنوں اور رہائشی علاقوں پر ہونے والے مبینہ امریکی حملوں کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ انھوں نے لکھا یہ حملے اقوامِ متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل کھلی خلاف ورزی ہیں، سعید ایروانی نے کہا شہری املاک، خاص طور پر اہم ٹرانسپورٹ اور ریلوے نیٹ ورک کو بار بار نشانہ بنانا جنگی جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔ خط میں مطالبہ کیا گیا کہ واشنگٹن کو جانی نقصان، زخمیوں، بنیادی ڈھانچے کی تباہی، ماحولیاتی نقصانات اور دیگر نتائج کا مکمل طور پر ذمہ دار قرار دیا جائے۔ اگر اقوامِ متحدہ کارروائی کرنے میں ناکام رہتی ہے تو ایران مفادات کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ خط میں مندوب نے بتایا کہ حالیہ امریکی حملوں میں 43 افراد شہید ہوئے جن میں 3 خواتین اور 1 بچہ شامل ہیں۔ وائٹ ہاؤس کی ترجمان اینا کیلی نے کہا ہے کہ امریکی فوج نے صرف فوجی اہداف کو نشانہ بنایا ہے، جب کہ ایران نے آبنائے ہرمز میں زیادہ تر تجارتی جہازوں پر حملے کیے، ایسے ہمسایہ ممالک پر بھی حملے کیے جن کا اس تنازع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے سینٹکام کو ہدایت کی ہے کہ ایران کی حملے کرنے کی صلاحیت محدود کر دی جائے، اور ایرانی حکومت کو اس کے اقدامات پر جواب دہ ٹھہرایا جائے۔ ایران کی نیم سرکاری تسنیم نیوز ایجنسی کے مطابق امریکی فوج نے ہفتے کی صبح سویرے حملے میں بندر عباس۔ روودان شاہراہ پر واقع دو پلوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ بنیادی نقل و حمل کے اس اہم راستے پر ہونے والے حملوں کے نتیجے میں متعدد ایرانی شہری جاں بحق جب کہ کئی دیگر زخمی ہو گئے ہیں۔ ایرانی مہر نیوز ایجنسی کے مطابق امریکا نے علی الصبح جاسک شہر کو نشانہ بنانے والے میزائل حملوں کیے، صوبہ ہرمزگان میں ہونے والے اس حملے کے دوران بجلی کی تنصیبات اور پانی کو صاف کرنے والے پمپس کو نقصان پہنچا ہے۔ ہرمزگان کے گورنر کے ایک نائب نے بتایا کہ امریکی راکٹوں نے جاسک کاؤنٹی کے ساحلی علاقے بنجی گاؤں کی بندرگاہ پر موجود پمپس کو نشانہ بنایا، جس کے باعث علاقے کے کئی دیہاتوں میں پینے کے پانی کی فراہمی منقطع ہو گئی ہے اور تقریباً 20 دیہات میں 10 ہزار افراد پانی سے محروم ہو گئے ہیں۔ ہرمزگان کے ایک عہدیدار نے خبر رساں ادارے مہر کو بتایا ”ہم نقصان کا جائزہ لے رہے ہیں اور ان علاقوں میں پینے کے پانی کی فراہمی بحال کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں جہاں گزشتہ رات کے حملوں کے باعث سپلائی منقطع ہو گئی تھی۔“ الجزیرہ کے مطابق امریکہ نے ایران کے خلاف اپنی فوجی مہم کو مزید وسعت دے دی ہے، جب کہ تہران نے واشنگٹن پر الزام عائد کیا ہے کہ امریکی افواج کی جانب سے مسلسل چھٹی رات حملے جاری رکھنے کے دوران شہری تنصیبات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایرانی حکام کا کہنا ہے کہ ایک ریلوے اسٹیشن اور رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا گیا ہے، جب کہ دیگر مقامات پر پلوں، پانی کی تنصیبات، اناج کے ذخائر اور دیگر شہری بنیادی ڈھانچے کو بھی حملوں کا نشانہ بنائے جانے کی اطلاعات ہیں۔ یہ تازہ حملے اس وقت کیے گئے ہیں جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ واشنگٹن بالآخر ایران کے توانائی کے شعبے کو نشانہ بنائے گا۔ انھوں نے فاکس نیوز سے گفتگو میں کہا تھا کہ وہ توانائی کے اہداف کو آخر کے لیے بچا کر رکھیں گے۔ امریکہ کا دعویٰ ہے کہ وہ آبنائے ہرمز بند کرنے کی ایرانی صلاحیت پر حملے کر رہا ہے، جیسے جیسے حملوں کا نشانہ بننے والی تنصیبات میں شہری استعمال کا بنیادی ڈھانچہ بھی شامل ہو رہا ہے، واشنگٹن کے مقاصد کے بارے میں سوالات بڑھ رہے ہیں۔ کیا یہ حملے ایران کی فوجی صلاحیتوں کو کمزور کرنے اور تہران کو دوبارہ مذاکرات کی میز پر لانے کے لیے کیے جا رہے ہیں؟ کیا یہ کسی زمینی حملے کی تیاری کے لیے اہم نقل و حمل کے نیٹ ورکس کو ختم کرنے کی کوشش ہے؟ یا پھر روزمرہ زندگی کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچے کو متاثر کر کے معاشی اور سیاسی دباؤ بڑھانے کا طریقہ ہے؟ ان حملوں نے اس بحث کو بھی جنم دیا ہے کہ آیا یہ کارروائیاں بین الاقوامی قانون کے مطابق ہیں یا نہیں، اور آیا یہ تنازع ایک مکمل جنگ کی صورت اختیار کرنے کا خطرہ رکھتا ہے۔

امریکی فضا آلودہ کرنے پر کینیڈا کو بھاری ٹیرف ادا کرنا ہوگا: صدر ٹرمپ

واشنگٹن، 18 جولائی (یو این آئی) امریکہ اور کینیڈا تعلقات پھر کشیدہ ہو گئے ہیں، صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے آلودگی ٹیرف عائد کرنے کی دھمکی دے دی اور کہا کہ امریکی فضا آلودہ کرنے پر کینیڈا کو بھاری ٹیرف ادا کرنا ہوگا۔ روئٹرز کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعہ کے روز کینیڈا کو جنگلاتی آگ کے دھویں کے امریکہ میں پھیلنے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ اس آلودگی سے نمٹنے پر آنے والی ”ناقابلِ حساب لاگت“ بھی کینیڈا کی اشیا پر پہلے سے عائد ٹیرف میں شامل کر دی جائے گی۔ واضح رہے کہ کینیڈا میں جنگلات کے سینکڑوں مختلف مقامات پر لگنے والی آگ سے اٹھنے والا دھواں امریکہ پہنچ گیا ہے اور اس نے جمعرات اور جمعہ کو امریکہ کے مڈویسٹ سے شمال مشرقی علاقوں تک وسیع خطے کو اپنی زد میں لے لیا ہے، جس کے باعث شہریوں کو گھروں کے اندر رہنے کی ہدایات جاری کی گئیں۔ وزیر اعظم مارک کارنی کے ساتھ کشیدہ تعلقات رکھنے والے ٹرمپ نے کہا کہ وہ کینیڈا کے رہنما سے رابطہ کریں گے تاکہ معلوم کر سکیں کہ وہ اس ”قطعی ناقابلِ قبول“ صورت حال سے نمٹنے کے لیے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر لکھا ”ہم کینیڈا کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں کہ وہ اپنے جنگلات کی مناسب دیکھ بھال نہیں کر رہا اور امریکہ پر غیر ضروری طور پر گندی، آلودہ اور صحت کے لیے نقصان دہ ہوا مسلط کی جا رہی ہے۔“ انہوں نے مزید کہا ”یہ دانستہ کی گئی غفلت ہے، جو اب ہر سال کا معمول بن گئی ہے اور اس سے امریکہ کو اربوں ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اس آلودگی کی لاگت لازماً ان ٹیرف میں شامل کی جانی چاہیے جو کینیڈا اس وقت ادا کر رہا ہے۔“ کینیڈین حکام نے ردِعمل میں کہا ہے کہ امریکہ کو دھمکی دینے کی بجائے مدد کرنی چاہیے، کیلیفورنیا میں رواں سال آتش زدگی پر کینیڈا نے امریکہ کو ہنگامی مدد فراہم کی تھی۔ کینیڈا کی وزیر برائے ہنگامی حالات ایلینو راؤشوکی نے کہا کہ حکومت نے 2020 سے اب تک جنگلاتی آگ کی روک تھام کے لیے 12 ارب کینیڈین ڈالر (تقریباً 8.56 ارب امریکی ڈالر) کی سرمایہ کاری کی ہے، انھوں نے یہ بھی کہا کہ امریکا اور کینیڈا کے درمیان سرحد کے دونوں جانب جنگلاتی آگ سے نمٹنے کے لیے باہمی تعاون کی ایک طویل تاریخ موجود ہے۔ ماہرینِ موسمیات کا کہنا ہے کہ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے باعث حالیہ برسوں میں کینیڈا میں جنگلات زیادہ خشک ہو رہے ہیں، جس کے نتیجے میں آگ لگنے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ کینیڈا دنیا کے وسیع ترین جنگلاتی علاقوں میں سے ایک کا حامل ملک ہے۔ برٹش کولمبیا کی تھامپسن ریورز یونیورسٹی میں جنگلاتی آگ کے ماہر پروفیسر مائیک فلینیگن نے کہا ”جوں جوں ہماری آب و ہوا گرم ہو رہی ہے، ہم زیادہ شدید موسمی حالات دیکھ رہے ہیں، اور مستقبل میں جنگلاتی آگ کے واقعات بھی مزید بڑھیں گے۔“

اسرائیل کا فلسطینیوں کے خلاف 'کرمسن تھریڈ' نامی نیا منصوبہ

رام اللہ، 18 جولائی (یو این آئی) مقبوضہ مغربی کنارے کے علاقے وادیٔ اردن میں اسرائیل کی جانب سے تعمیر کی جانے والی نئی فوجی رکاوٹ 'سُرخ دھاگا' (Crimson Thread) کے باعث فلسطینی آبادیوں کی نقل و حرکت، زرعی سرگرمیاں اور بنیادی سہولتیں شدید متاثر ہو رہی ہیں۔ عرب میڈیا کی رپورٹ کے مطابق سُرخ دھاگا منصوبے کے پہلے مرحلے میں تقریباً 22 کلومیٹر طویل خندق اور فوجی سڑک تعمیر کی جا رہی ہے جو فلسطینی دیہات اور زرعی زمینوں کو ایک دوسرے سے الگ کر رہی ہے۔ اسرائیلی حکام کا موقف ہے کہ اس منصوبے کا مقصد اسلحہ اسمگلنگ روکنا ہے تاہم مقامی فلسطینیوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ اس سے ہزاروں ایکڑ زرعی زمین فلسطینیوں کی دسترس سے باہر ہو جائے گی۔ عرب میڈیا کے مطابق ویسٹ بینک کے مقامی رہائشی طائر بشارات کا کہنا ہے کہ پہلے میرے گھر تک پہنچنے میں 10 منٹ لگتے تھے لیکن راستوں کی بندش کے بعد اب یہی سفر کئی گھنٹوں میں طے ہوتا ہے، علاقے میں پانی کی فراہمی معطل ہے، کنویں، آبپاشی کے نظام اور زرعی ڈھانچے مسمار کیے جا رہے ہیں جبکہ کسان اپنی زمینوں تک رسائی سے محروم ہو رہے ہیں۔ اسرائیلی ماہرِ انسانی حقوق تنظیم درور اٹکس کے مطابق یہ منصوبہ فلسطینیوں کو ان کی زمینوں سے دور کرنے اور غیر قانونی اسرائیلی بستیوں کے پھیلاؤ میں مدد دے رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حالیہ برسوں میں زمینوں کی ضبطی، فوجی کارروائیوں اور آبادکاروں کے حملوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ مہینوں میں متعدد فلسطینی خاندان اپنے آبائی علاقے چھوڑنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ صرف رواں سال کے پہلے 6 ماہ میں 49 فوجی اراضی ضبطی احکامات جاری کیے گئے جو گزشتہ سال کے مجموعی اعداد و شمار سے بھی زیادہ ہیں۔ ویسٹ بینک کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ اگر منصوبہ مکمل ہو گیا تو مقامی آبادی اسکولوں، اسپتالوں اور دیگر بنیادی سہولتوں تک رسائی سے محروم ہو جائے گی اور کئی دیہات عملاً محصور ہو کر رہ جائیں گے۔

سنبھل میں 569 کروڑ روپے کی ترقیاتی اسکیموں کا افتتاح و سنگ بنیاد

اضلاع خود کفیل ہوں گے تو اتر پردیش بھی بنے گا خود کفیل: سی ایم یوگی

سنبھل۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کے ترقی یافتہ اور خود کفیل ہندوستان کے تصور کی تکمیل اسی وقت ممکن ہوگی، جب ریاست کی ترقی ہوگی۔ جب تمام اضلاع خود کفیل ہوں گے تو اتر پردیش بھی خود کفیل ہوگا اور اس کے لیے ہم سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ سنبھل نے ورثے اور ترقی کے جس سفر کا آغاز کیا ہے، ہم سب مل کر اسے آگے بڑھائیں گے۔ وزیر اعلیٰ جی آج ضلع سنبھل میں انٹیگریٹڈ ہیڈکوارٹر عمارت کے مقام (نئے کلکٹریٹ احاطے) میں سنبھل اور چندوسی اسمبلی حلقوں کی 569 کروڑ روپے سے زیادہ لاگت والی 66 ترقیاتی اسکیموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد منعقدہ پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے مختلف عوامی فلاحی اسکیموں کے مستفیدین کو منظوری خطوط، علامتی چیک، مکانات کی علامتی چابیاں، کیش لیس طبی کارڈ، رہائشی زمین کے پٹے وغیرہ تقسیم کیے۔ پروگرام کے دوران انہوں نے مختلف محکموں کی جانب سے لگائے گئے اسٹالوں کا معائنہ بھی کیا۔ انہوں نے بچوں کو انّ پراشن (پہلی بار اناج کھلانے کی رسم) کرائی اور خواتین کی گود بھرائی کی رسم میں بھی شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ جی نے احاطے میں مول شری کا پودا لگایا۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ ضلع سنبھل کے چندوسی میں بھگوان گنپتی کی 145 فٹ اور بھگوان شری رام کی 51 فٹ بلند مورتیوں کی ورچوئل نقاب کشائی کرنے کا مجھے موقع حاصل ہوا ہے۔ ضلع سنبھل بھگوان شری ہری وشنو کی مقدس سرزمین ہے۔ ماضی میں یہاں کے تیرتھ مقامات کو تباہ کیا گیا تھا۔ وزیر اعظم جی کی قیادت میں ڈبل انجن حکومت نے 68 تیرتھ مقامات کی بحالی اور 19 کنوؤں کو دوبارہ زندہ کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ 24 کوسی پریکرما کے کام کے لیے رقم منظور کی گئی ہے۔ یہاں بہجوئی میں پولیس لائنز کی تعمیر بھی کی جا رہی ہے۔ ضلع سنبھل میں پی اے سی بٹالین کا قیام بھی کیا جا رہا ہے۔ انٹیگریٹڈ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر بھی تعمیر ہونے جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ ضلع سنبھل کی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے اہم راستوں کو 4 لین اور 2 لین سڑکوں سے جوڑا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی گنگا ایکسپریس وے کو میرٹھ-ہری دوار سے جوڑتے ہوئے پریاگ راج تک رابطہ بہتر کیا جا رہا ہے۔ جب یہاں بھگوان کلکی کا اوتار ہوگا تو ملک اور دنیا کے لوگ ایک تیرتھ کے طور پر ہری ہر مندر کے درشن کر سکیں گے۔ اپنے ورثے کا تحفظ کرنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ ضلع سنبھل میں ترقی کا عمل تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے۔ آج یہاں ترقی بھی ہے اور ورثے کا تحفظ بھی ہو رہا ہے۔ ایک ہی چھت کے نیچے ہم ایسی व्यवस्था قائم کرنے جا رہے ہیں، جہاں تمام لوگوں کے مسائل کا حل ہوگا۔ لینڈ ریکارڈ ایسا ہوگا کہ کوئی بھی شخص کسی کی زمین پر قبضہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ اچھی سڑک، ریل اور فضائی رابطہ ہماری موجودہ اور مستقبل کی ترقی کی بنیاد بنتا ہے۔ یہ ترقی خوشحالی کا راستہ ہموار کرتی ہے۔ یہ ترقی سنبھل میں نظر آ رہی ہے۔ یہاں کی مصنوعات کو آج عالمی شناخت مل رہی ہے۔ وزیر اعظم جی نے مصنوعی میٹھا پر زیادہ ٹیکس عائد کیا ہے، جبکہ کسانوں کے ذریعہ تیار کیے جانے والے میٹھا کے ٹیکس کی شرحوں میں کمی کی ہے۔ اس کا فائدہ سنبھل کے میٹھا پیدا کرنے والے کسانوں کو مل رہا ہے۔ یہاں اچھے اسکول تعمیر ہو رہے ہیں۔ وزیر اعظم جی نے ”سب کا ساتھ، سب کا وکاس“ کی بات کہی ہے۔ ریاست میں 16 کروڑ لوگوں کو مفت راشن دیا جا رہا ہے۔ بغیر کسی تفریق کے حکومت کی اسکیموں کا فائدہ ہر غریب، کسان، نوجوان اور خاتون تک پہنچ رہا ہے۔ آج ہر مستفید شخص کے کھاتے میں پوری رقم براہ راست پہنچ رہی ہے۔ درمیان میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ کوئی بھی شخص بیٹیوں اور تاجروں کی سلامتی میں خلل نہیں ڈال سکتا۔ آج ریاست میں نہ کرفیو لگتا ہے اور نہ ہی فسادات ہوتے ہیں۔ ہم ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ سلامتی، بہتر حکمرانی کی بنیاد ہے اور بہتر حکمرانی سرمایہ کاری کی بنیاد ہے۔ سرمایہ کاری آئے گی تو روزگار بھی آئے گا۔ آج جب ہم ملازمتوں کے تقرری خطوط تقسیم کرتے ہیں تو اس میں ضلع سنبھل کا نوجوان بھی شامل ہوتا ہے۔ کوئی پولیس میں بھرتی ہو رہا ہے، کوئی افسر بن رہا ہے، کوئی استاد بن رہا ہے، کوئی تحصیلدار اور کوئی ایس ڈی ایم بن رہا ہے۔ سنبھل کے نوجوان بھی اس میں شریک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج بغیر کسی تفریق کے لوگوں کو ہر اسکیم کا فائدہ مل رہا ہے۔ 65 لاکھ غریبوں کو سر چھپانے کے لیے چھت مل گئی ہے۔ 3 کروڑ غریبوں کے گھروں میں بیت الخلا تعمیر کیے گئے ہیں۔ 10 کروڑ سے زیادہ اہل افراد کو آیوشمان اسکیم کا فائدہ مل رہا ہے۔ 2 کروڑ لوگوں کو مفت ایل پی جی کنکشن فراہم کیے گئے ہیں۔ ڈبل انجن حکومت کے گزشتہ 9 سال میں کوئی فساد نہیں ہوا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ثانوی تعلیم کی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) محترمہ گلاب دیوی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ جی نے ضلع کے لیے 569 کروڑ روپے کی ترقیاتی اسکیموں کا تحفہ دیا ہے۔ سنبھل صرف ریاست ہی نہیں بلکہ ملک میں ایک ماڈل کے طور پر تیار ہوگا۔ اس موقع پر تعاون کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب جے پی ایس راٹھور، زراعت کے وزیر مملکت جناب بلدیو سنگھ اولکھ، قانون ساز کونسل کے رکن جناب ستیہ پال سنگھ سینی، ڈاکٹر جے پال سنگھ ویسٹ سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

لکھنؤ میں ایامِ عزا کے دوران مجالس و شب بیداریوں کا سلسلہ جاری

مفتی گنج میں تختِ بیمارِ کربلا کی زیارت، آج 18 تابوتوں کی زیارت کا اہتمام

لکھنؤ: ایامِ عزا کے موقع پر شہر کے امام باڑوں، روضوں، کربلا اور عزاخانوں میں مجالسِ عزا، ماتم اور ماتمی انجمنوں کی شب بیداریوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ ماتمی انجمنیں اپنی شب بیداریوں کے ذریعے حضرت امام حسین علیہ السلام اور کربلا کے شہدا کا غم منا رہی ہیں۔ انجمن مقصدِ حسینی کی جانب سے ٹھاکر گنج کے نیپیئر روڈ واقع امام باڑہ مقصدِ حسینی میں منعقد شب بیداری کی مجلس کو ذاکرِ اہل بیت علی انور جعفری نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن حسینیہ قدیم، گلزارِ اہل بیت، شہدائے کربلا، تصویرِ العزا، شامِ غریباں، دستۂ حسینی، شمشیرِ حیدری، معصومیہ حسینیہ اور رونقِ دینِ اسلام نے اپنے نوحے اور سلام پیش کیے۔ انجمن کے نوحہ خواں طالب علی رضوی نے بتایا کہ اتوار کی رات ساڑھے 9 بجے ہونے والی الوداعی مجلس کو مولانا محمد عباس خطاب کریں گے، جس کے بعد انجمن کا علم برآمد کیا جائے گا۔ تنظیمِ آصفی کی جانب سے بڑے امام باڑے میں منعقد مجلس کو مولانا کلبے احمد نقوی نے خطاب کیا۔ باغِ سکینہ امام بارگاہ اینڈ کمیونٹی کلچر سینٹر، مہتاب باغ میں تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہونے والی مجلس کو مولانا سید عروج جونپوری نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے حق، انصاف اور انسانیت کے تحفظ کے لیے کربلا کے تپتے میدان میں اپنے اہل خانہ اور ساتھیوں کے ساتھ عظیم قربانیاں پیش کیں۔ یہاں تک کہ اپنے چھ ماہ کے معصوم فرزند حضرت علی اصغر علیہ السلام کو بھی دینِ نانا کی خاطر قربان کر دیا۔

مفتی گنج کے اقبال واقع مدرسہ درسگاہِ علی میں ہفتہ کے روز چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام کی یاد میں مشعلوں والا جلوس نکالا گیا۔ جلوس سے قبل منعقد مجلس کو مولانا عابس کاظم جروالی نے خطاب کیا۔

مجلس کے بعد شبیہِ تختِ بیمارِ کربلا، تابوت، اونٹوں پر عماریوں، ذوالجناح، حضرت علی اصغر علیہ السلام کی نشانی گہوارہ اور حضرت عباس علیہ السلام کے علم کی زیارت کرائی گئی۔ جلوس مدرسے سے نکل کر امام باڑہ میرن صاحب پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کی نظامت مولانا شجر عباس بارہ بنکوی نے کی۔

عزاخانہ مختار حسین نجف، رستم نگر میں ہفتہ سے عشرۂ مجالس کا آغاز ہوگیا۔ تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہونے والی مرثیہ کی مجلس میں فیض باقر نے مرثیہ خوانی کرتے ہوئے کربلا والوں کی عظمت بیان کی۔ کربلا کے مصائب کا ذکر سن کر عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ آئندہ مجلس کو مولانا صدف جونپوری رات 9 بجے خطاب کریں گے۔

درگاہ حضرت عباس علیہ السلام، رستم نگر میں منعقد مجلس کو مولانا یاسوب عباس نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد تابوت اور علم کی زیارت کرائی گئی۔

اس سلسلے کی دوسری مجلس مرزا ہاؤس میں ہوئی، جسے مولانا سیف عباس نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن نے نوحہ خوانی کی۔

عزاخانہ حاجی تصدق حسین حسن پوریا میں منعقد مجلس کو مولانا زمان حیدر زیدپوری نے خطاب کیا، جس کے بعد انجمن غنچۂ مظلومیہ نے ماتم کیا۔

آج 18 تابوتوں کی زیارت

سعادت گنج کے نور باڑی واقع مسجد نواب گھسیٹا میں اتوار کو بنو ہاشم کے 18 تابوتوں کی زیارت کرائی جائے گی۔ ظہر کی نماز کے بعد مسجد میں منعقد مجلس کو مولانا ممتاز جعفری خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد عقیدت مندوں کو تابوت اور علم کی زیارت کرائی جائے گی۔

عباس باغ میں خمسہ مجالس یکم ربیع الاول سے

لکھنؤ، 18 جولائی۔ عباس باغ کی خمسہ مجالس کا عنوان ”اہمیتِ عزا و تبرکاتِ عزا“ مقرر، یکم تا 5 ربیع الاول منعقد ہوں گی۔ لکھنؤ کے عباس باغ میں منعقد ہونے والی سالانہ خمسہ مجالس کے سلسلے میں مولانا سمیع عباس کی زیر صدارت ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ اجلاس میں اس سال کی مجالس کے انتظامات اور پروگرام کو حتمی شکل دی گئی۔ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ امسال خمسہ مجالس یکم ربیع الاول 1448ھ سے 5 ربیع الاول 1448ھ تک منعقد ہوں گی، جن کا مرکزی عنوان ”اہمیتِ عزا و تبرکاتِ عزا“ ہوگا۔ اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ حسبِ سابق ان مجالس سے افتخارُ الملت مولانا سید ابوافتخار زیدی خطاب فرمائیں گے۔ تمام مجالس روزانہ وقت کی پابندی کے ساتھ رات 8:00 بجے شروع ہوں گی۔ منتظمین نے تمام مومنین سے اپیل کی ہے کہ وہ ان مجالس میں بروقت شرکت فرما کر عزاداریٔ سید الشہداء کی برکات سے مستفید ہوں۔ میٹنگ میں مولانا سید ابوافتخار زیدی، اظہر عباس یاسر، علی جون، سیف عباس، سمیر خان، مولانا جاوید اور دیگر ذمہ داران نے شرکت کی۔

خواجہ حسن مہدی نے نیٹ امتحان میں کامیابی حاصل کر کے ضلع امبیڈکر نگر کا نام روشن کیا

امبیڈکر نگر۔ ضلع کے تاج پور بھسکھ پور کے رہنے والے خواجہ دلاور حسین کے ہونہار بیٹے خواجہ حسن مہندی نے NEET کا امتحان پاس کر کے علاقے کا نام روشن کیا ہے۔ خواجہ حسن مہندی نے NEET امتحان میں 720 میں سے 579 نمبر حاصل کیے ہیں۔ مولانا نور الحسن، عزادار حسین، نعیم اختر مسعود شہزاد ڈاکٹر بکر، عترت، ابن علی جعفری، راجہ، مراد، عظیم، سرکاری اکاؤنٹنٹ، کاظم، فرقان وغیرہ نے میڈیکل کے داخلے کے امتحان میں اس کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔

جوہر یونیورسٹی کے انہدامی حکم کے خلاف سماجوادی اقلیتی سبھا کا احتجاج

گورنر سے مداخلت اور متنازع حکم پر فوری روک لگانے کا مطالبہ

بہرائچ: سماجوادی اقلیتی سبھا، بہرائچ کے ضلعی صدر ایڈووکیٹ شیخ ریاض الدین عرف ریاض کی قیادت میں عہدیداروں اور کارکنوں نے کلکٹریٹ کا گھیراؤ کرتے ہوئے اتر پردیش کی گورنر کے نام ایک یادداشت سٹی مجسٹریٹ بہرائچ کو پیش کی۔ یادداشت میں رام پور واقع مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کے مبینہ انہدام اور توڑ پھوڑ سے متعلق حکم پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا گیا۔ یادداشت میں کہا گیا کہ انتظامیہ نے یونیورسٹی کے متعدد کمروں کو منہدم کرنے کا حکم دیا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ اگر عمارت کی تعمیر سے متعلق کوئی قانونی یا انتظامی تنازع موجود ہے تو اس کا حل آئینی اور عدالتی طریقۂ کار کے تحت ہونا چاہیے، نہ کہ ایسی کارروائی کے ذریعے جس سے ہزاروں طلبہ، اساتذہ اور ملازمین کا مستقبل متاثر ہو۔ سماجوادی اقلیتی سبھا نے الزام لگایا کہ اس کارروائی سے ریاست کے تعلیمی نظام اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے وقار پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ اقلیتی سبھا نے گورنر سے مطالبہ کیا کہ وہ معاملے میں فوری مداخلت کرتے ہوئے یونیورسٹی کی حفاظت کو یقینی بنائیں اور متنازع حکم پر روک لگانے کے لیے ضروری ہدایات جاری کریں۔ ضلعی صدر ایڈووکیٹ شیخ ریاض الدین نے کہا کہ تعلیمی اداروں کا تحفظ جمہوری نظام کی بنیادی ذمہ داری ہے اور ہر تنازع کا حل قانون کے دائرے میں ہونا چاہیے۔ انہوں نے ریاستی بی جے پی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ حکومت طلبہ، نوجوانوں اور تعلیم کے مفادات کے خلاف کام کر رہی ہے اور معیاری و سستی تعلیم اس کے ایجنڈے میں شامل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کا نام سابق وزیر اعظم خان سے وابستہ ہونے کے باعث حکومت انتقامی کارروائی کر رہی ہے، جو سراسر ناانصافی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو ہمیشہ تعلیم، تعلیمی اداروں، طلبہ اور اساتذہ کے حقوق کی مضبوطی سے وکالت کرتے رہے ہیں۔ ان کے مطابق جوہر یونیورسٹی صرف ایک تعلیمی ادارہ نہیں بلکہ ہزاروں طلبہ کے روشن مستقبل کا اہم مرکز ہے، لہٰذا کسی بھی کارروائی کو مکمل طور پر آئینی اور عدالتی عمل کے مطابق انجام دیا جانا چاہیے۔ اس موقع پر شکیل مرزا، طارق خان، محمد شعیب، الطاف میکرانی، کامران مبارک، خورشید احمد، رضوان خان، ارم نسیم، غوث الاعظم، سراج الدین ایڈووکیٹ، طفیل خان نانا، سہیل خان، شیخ شاداب احمد، سید اکرم آزاد، عادل خان، انشا، تاج الدین انصاری، فہیم اللہ، چیرو سمیت اقلیتی سبھا کے متعدد عہدیدار موجود تھے۔

عمران مسعود نے کی جوہر یونیورسٹی کو بچانے کی اپیل

سہارنپور، 18 جولائی (یواین آئی) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ (ایم پی) عمران مسعود نے اتر پردیش حکومت سے رامپور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی کو منہدم نہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ یہ تعلیم کا مرکز ہے، جہاں ہزاروں طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اگر تعمیر کے حوالے سے کوئی اعتراض ہے تو حکومت نقشے کو ریگولرائز کرے، انتظامی کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے، لیکن یونیورسٹی کو محفوظ رکھا جائے۔ مسٹر مسعود نے ہفتہ کے روز ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ تعلیم کے مندر پر بلڈوزر نہیں چلنا چاہیے۔“ انہوں نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جوہر یونیورسٹی میں بڑی تعداد میں طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حکومت چاہے تو وہاں اپنا ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دے اور ضابطے کے مطابق ضروری کارروائی کرے، لیکن تیار شدہ تعلیمی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کو تباہ نہ کیا جائے۔ کانوڑ یاترا کے سلسلے میں انہوں نے لوگوں سے سماجی ہم آہنگی برقرار رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ تمام برادریوں کو مل جل کر تہوار منانے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ کسی ایک ذات یا مذہب کے رہنما نہیں ہیں، بلکہ مندر، گردوارہ، مسجد اور چرچ سمیت تمام مذہبی مقامات اور تمام طبقات کے لوگوں کے حقوق کے لیے آواز اٹھاتے رہے ہیں اور آگے بھی اٹھاتے رہیں گے۔ سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کے تنازع پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ نے سٹی مجسٹریٹ کے حکم پر سوال اٹھایا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ متعلقہ زمین کی ملکیت آج بھی واحد خاں اور یعقوب خاں کے نام درج ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرانے وقتوں میں ان لوگوں نے کلکٹریٹ اور ٹریژری کی تعمیر کے لیے زمین فراہم کی تھی، جبکہ مسجد اپنی اصل زمین پر ہی تعمیر ہے۔ عمران مسعود نے کہا کہ مسجد کے وجود کی تائید میں سال 1911 کا بجلی کا بل اور دیگر دستاویزات دستیاب ہیں۔ ان کے مطابق، یہ معاملہ عدالت میں نہیں ٹک پائے گا کیونکہ کسی بھی جائیداد سے بے دخلی کی کارروائی سے پہلے متعلقہ زمین پر سرکاری ملکیت کو قانونی طور پر ثابت کرنا ضروری ہوتا ہے۔

زمین کی فروخت کی مخالفت پر بیٹے نے باپ کو پھاوڑے سے قتل کر دیا

واردات کو انجام دے کر شراب خریدنے دکان پر گئے ملزم کو پولیس نے گرفتار کیا

بلند شہر 18/ جولائی (زبیر شاد) ہفتہ کی شام صدر کوتوالی علاقے کے محلہ دیوی پورہ فرسٹ شرابی بیٹے نے باپ کے ذریعے زمین فروخت کی مخالفت کرنے پر پھاوڑے سے وار کر کے بے رحمی سے قتل کر دیا۔ واردات کو انجام دینے کے بعد ملزم شراب خریدنے کے لیے شراب کی دکان پر گیا جہاں سے اسے پولیس نے گرفتار کر لیا۔ واقعہ سے متوفی کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ سی او سٹی پرکھر پانڈے نے بتایا کہ محلہ دیوی پورہ فرسٹ کا رہنے والا 70 سالہ پرتاپ سنگھ کرانے کی دکان کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی بھی کرتا تھا۔ اس کا بیٹا شراب پینے کا عادی ہے۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے شراب کے نشے میں اب تک تقریباً آٹھ سے دس بیگھہ زمین بیچ دی ہے۔ اس کے شرابی ہونے کی وجہ سے اس کی بیوی بھی اسے چھوڑ کر بچوں کے ساتھ اپنے والدین کے گھر چلی گئی ہے اور دونوں کے درمیان مقدمہ چل رہا ہے جو عدالت میں زیر سماعت ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ بیٹا باقی چار بیگھہ زمین بھی بیچنا چاہتا تھا جس کی پرتاپ سنگھ نے مخالفت کی تھی۔ ہفتہ کی شام جب بیٹا شراب پی کر گھر پہنچا تو اس کے والد پرتاپ سنگھ نے پھر اسے روک دیا۔ جس سے دونوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ اسی دوران غصے میں آکر بیٹے نے گھر میں رکھے پھاوڑے سے باپ کی گردن پر وار کر دیا جس سے وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ قتل کے بعد ملزم بے خوف ہو کر دوبارہ شراب خریدنے کے لیے شراب کی دکان کی طرف گیا۔ اسی دوران واردات کی اطلاع پر پہنچی پولیس نے ملزم کو راستے میں ہی پکڑ لیا۔ واردات کے وقت مقتول کی سب سے چھوٹی غیر شادی شدہ بیٹی گھر سے باہر تھی۔ کوتوالی پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

جالون میں سائبر ٹھگ گروہ کا ایک رکن گرفتار

جالون، 18 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش میں جالون ضلع کی سائبر کرائم تھانہ پولیس نے بھولے بھالے لوگوں کے نام پر فرضی بینک اکاؤنٹس کھلوا کر اور سم کارڈ جاری کرا کر کے مختلف ریاستوں میں آن لائن ٹھگی کرنے والے ایک منظم سائبر گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے اس کے ایک رکن کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم کے قبضے سے واردات میں استعمال ہونے والے دو کی-پیڈ موبائل فون اور ایک سم کارڈ برآمد کیا گیا ہے۔ پولیس گروہ کے دیگر ارکان کی تلاش میں مصروف ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (اے ایس پی) ڈاکٹر ایشان سونی نے ہفتہ کے روز بتایا کہ پرتمبِ پورٹل پر موصول ہونے والے ایک مشکوک موبائل نمبر کی بنیاد پر 8 جولائی کو سائبر کرائم تھانہ اورئی میں مانپور کے رہائشی دیپیندر کمار (تھانہ سرساکلار) کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) اور انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ تفتیش کے دوران چھ رکنی گروہ کا ملوث ہونا سامنے آیا۔ تکنیکی شواہد اور سرولانس کی مدد سے پولیس نے ہفتہ کے روز اکلاش پورہ چوراہے کے پاس سے مرکزی ملزم دیپیندر کمار کو گرفتار کر لیا۔ پولیس انویسٹی گیشن میں انکشاف ہوا کہ گروہ بھولے بھالے لوگوں کو جھانسے میں لے کر ان کے نام پر بینک کھاتے کھلواتا تھا اور موبائل سم کارڈ جاری کرواتا تھا۔ بعد میں انہی کھاتوں اور موبائل نمبروں کا استعمال کر کے ملزمان خود کو پولیس افسر بتا کر لوگوں سے رابطہ کرتے اور مختلف معاملات میں کارروائی یا مقدمہ نمٹانے کا ڈر دکھا کر ان سے رقم اپنے کھاتوں میں ٹرانسفر کرا لیتے تھے۔ جانچ کے دوران واقعے میں استعمال ہونے والے 12 سم کارڈز کی نیشنل سائبر کرائم رپورٹنگ پورٹل (این سی آر پی) پر تصدیق کرائی گئی۔ اس میں بہار سمیت مختلف ریاستوں سے متعلق 24 سائبر ٹھگی کی شکایتیں درج ملیں، جس سے گروہ کے بین الریاستی (انٹر اسٹیٹ) نیٹ ورک کا انکشاف ہوا۔ پوچھ گچھ میں گرفتار ملزم نے اعتراف کیا کہ گروہ بہار پولیس سے جڑے معاملات کی معلومات عوامی ویب سائٹوں سے جمع کرتا تھا۔ اس کے بعد متعلقہ مدعیوں کو فون کر کے خود کو پولیس افسر بتاتا اور مقدمہ نمٹانے یا قانونی کارروائی سے بچانے کا جھانسہ دے کر کے ان سے روپے اپنے فراہم کردہ بینک کھاتوں میں جمع کرا لیتا تھا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے بتایا کہ گروہ کے دیگر ارکان کی شناخت کر کے ان کی گرفتاری کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ساتھ ہی ملزمان کی مجرمانہ تاریخ، بینک کھاتوں کے لین دین اور سائبر ٹھگی کے پورے نیٹ ورک کی تفصیلی جانچ کی جا رہی ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ کسی بھی انجان کال، فرضی پولیس افسر یا سرکاری ایجنسی کے نام پر رقم جمع کرنے کے لیے کہے جانے پر فوری تصدیق کریں اور مشکوک معاملات کی اطلاع سائبر ہیلپ لائن 1930 یا قریبی سائبر تھانے کو دیں۔

پریاگ راج میں گنگا اور یمنا کی سطحِ آب میں اضافہ، انتظامیہ الرٹ

پریاگ راج، 18 جولائی (یواین آئی) شمالی ہندوستان کے پہاڑی اور کیچمنٹ ایریاز میں مسلسل ہو رہی بارش کا اثر اب تیرتھ راج پریاگ راج میں بھی دکھائی دینے لگا ہے۔ ہفتہ کے روز گنگا اور یمنا دونوں ندیوں کے واٹر لیول میں اضافہ درج کیا گیا۔ اگرچہ دونوں ندیاں ابھی خطرے کے نشان سے کافی نیچے بہہ رہی ہیں، لیکن بڑھتی ہوئی سطحِ آب کی وجہ سے سنگم علاقے کے کئی گھاٹوں کے نچلے حصوں تک پانی پہنچ گیا ہے۔ صورتحال کے پیش نظر ضلع انتظامیہ نے نگرانی بڑھا دی ہے اور سیلاب سے متعلق تمام محکموں کو الرٹ پر رکھا ہے۔ سیلاب کنٹرول روم کی رپورٹ کے مطابق، یمنا ندی کا نینی میں واقع گیج اسٹیشن پر واٹر لیول ہفتہ کی صبح 73.81 میٹر تھا، جو شام چار بجے بڑھ کر 73.83 میٹر درج کیا گیا۔ اسی مدت کے دوران گنگا ندی کا فافامئو گیج اسٹیشن پر واٹر لیول 77.69 میٹر سے بڑھ کر 77.82 میٹر اور چھتناگ گیج اسٹیشن پر 73.46 میٹر سے بڑھ کر 73.50 میٹر پہنچ گیا۔ کچھ ہی گھنٹوں میں تینوں گیج اسٹیشنوں پر سطحِ آب میں ہونے والے اس اضافے نے انتظامیہ کی چوکسی بڑھا دی ہے۔ پانی کی سطح میں اضافے کا اثر سنگم علاقے کے ساحلی گھاٹوں پر واضح طور پر دکھائی دینے لگا ہے۔ رام گھاٹ، وی آئی پی گھاٹ اور دشاشومیدھ گھاٹ کے نچلے حصوں تک ندی کا پانی پہنچ گیا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر اتراکھنڈ اور دیگر اوپری کیچمنٹ علاقوں کے ساتھ ساتھ پریاگ راج میں بھی اگلے چند دنوں تک بارش کا سلسلہ جاری رہا، تو دونوں ندیوں کی سطحِ آب میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

ممکنہ صورتحال کے پیش نظر سنگم علاقے میں عارضی دکانیں لگانے والے دکانداروں نے اپنا سامان محفوظ مقامات پر منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف ملاحوں اور مقامی باشندوں نے بھی ندی کی سرگرمیوں پر مسلسل نظر رکھی ہوئی ہے۔ انتظامیہ نے گھاٹوں پر اضافی نگرانی کا انتظام کیا ہے اور سیلاب کنٹرول سے جڑے محکموں کو ہر صورتحال کے لیے تیار رہنے کی ہدایات دی ہیں۔ حکام نے واضح کیا کہ گنگا اور یمنا دونوں ندیاں ابھی بھی 84.734 میٹر کے خطرے کے نشان سے کافی نیچے بہہ رہی ہیں۔ اس لیے فی الحال ضلع میں سیلاب جیسی کوئی صورتحال نہیں ہے۔ تٹ بندھ محفوظ ہیں اور ان پر چوبیس گھنٹے نگرانی رکھی جا رہی ہے۔ آبی وسائل اور محکمہ آبپاشی کی ٹیمیں مسلسل پانی کی سطح پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

ضلع انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ندی کے کنارے بلاضرورت جانے سے گریز کریں، گھاٹوں پر خصوصی احتیاط برتیں اور پانی کی سطح و سیلاب سے متعلق کسی بھی معلومات کے لیے صرف انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ سرکاری اطلاعات پر ہی بھروسہ کریں۔ انتظامیہ نے کہا ہے کہ اگر سطحِ آب میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے تو وقت رہتے ضروری احتیاطی اقدامات کیے جائیں گے۔

بارابنکی میں آٹو پارٹس کی دکان میں آگ لگنے سے لاکھوں کا نقصان

بارابنکی، 18 جولائی (یواین آئی) بارابنکی شہر کے لکھپیڑا باغ چوراہے کے پاس ہفتہ کی صبح تقریباً 11 بجے ایک آٹو پارٹس کی دکان میں بھیانک آگ لگ گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے سنگین صورتحال اختیار کر لی، جس سے پورے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ آگ سے اٹھنے والے دھوئیں کے بادل دور دور تک دکھائی دے رہے ہیں۔ دکان کے بالکل برابر میں واقع ایک نجی اسکول کو فوری طور پر خالی کرا لیا گیا۔ بچوں کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا، جس سے کسی بھی طرح کا ناخوشگوار واقعہ ٹل گیا۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور آگ بجھانے کی کوشش شروع کی۔ تاہم آگ اتنی شدید تھی کہ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کا پانی بھی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد دوبارہ پانی بھر کر آگ پر قابو پانے کی کوشش کی گئی۔ دکان کے مالک سشیل کمار گپتا نے بتایا کہ آج صبح دکان کھولنے کے بعد دکان کا ملازم اور رکھے سامان کو ترتیب دے رہا تھا کہ اچانک شارٹ سرکٹ ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے چند منٹوں میں آگ نے پوری دکان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ فوری طور پر اس کی اطلاع فائر بریگیڈ کو دی گئی۔

میڈیکل کالج کی طبی سہولیات پر سماجوادی پارٹی کے سنگین سوالات

گورنر کے نام یادداشت، ڈاکٹر کی موت اور مبینہ بدانتظامی کی اعلیٰ سطحی جانچ کا مطالبہ

بہرائچ** سماجوادی پارٹی نے مہاراجہ سہیل دیو خود مختار سرکاری میڈیکل کالج، بہرائچ میں مبینہ بدانتظامی، ناقص طبی سہولیات اور بڑے پیمانے پر بدعنوانی کے خلاف گورنر کے نام ایک یادداشت ضلع مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی کو پیش کی۔ یادداشت میں 14 جولائی کو آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر ونود کمار کی ڈیوٹی کے دوران دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی موت پر سنگین سوالات اٹھائے گئے۔ پارٹی کا الزام ہے کہ ڈاکٹر کے گرنے کے باوجود بروقت مؤثر علاج فراہم نہیں کیا گیا اور انہیں تقریباً چھ گھنٹے تک میڈیکل کالج میں ہی رکھا گیا، حالانکہ وہاں جان بچانے والی ضروری ادویات بھی دستیاب نہیں تھیں۔ ضلع صدر ایڈووکیٹ رام ہرش یادو نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میڈیکل کالج میں علاج کی مناسب سہولت موجود نہیں ہے اور معمولی بیماریوں کے مریضوں کو بھی باہر کی دوائیں لکھ کر لکھنؤ ریفر کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب اس میڈیکل کالج میں صدر اسمبلی حلقے کی رکن اسمبلی کے جھلسے ہوئے چہرے کا علاج نہیں ہو سکا تو عام شہریوں کو بہتر طبی سہولت کیسے مل سکتی ہے۔ یادداشت میں خیری گھاٹ تھانے کے تحت دلت نوجوان برجیش گوتم کے معاملے کا بھی ذکر کیا گیا۔ الزام لگایا گیا کہ مارپیٹ میں زخمی ہونے کے بعد اسے میڈیکل کالج میں داخل کیا گیا، بعد میں لکھنؤ ریفر کر دیا گیا، لیکن غربت کے باعث وہ بروقت علاج نہ کرا سکا اور یکم جولائی کو اس کی موت ہو گئی۔ پارٹی نے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر ونود کمار کے اہل خانہ کو ایک کروڑ روپے، جبکہ برجیش گوتم کے خاندان کو 20 لاکھ روپے بطور معاوضہ دیے جائیں اور پورے معاملے کی اعلیٰ سطحی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ یادداشت پیش کرنے کے دوران سینئر نائب صدر جعفر اللہ خان ببٹی، گووند نشاد، نند کشور نند یادو، شیلیش سنگھ، ریکو نشاد، ایڈووکیٹ مبین احمد، تیش یادو ساون سمیت دیگر کارکن بھی موجود تھے۔

القرآن انسٹی ٹیوٹ کے تحت جلسہ تقسیم انعامات و اسناد آج

لکھنؤ: 19 جولائی۔ القرآن انسٹی ٹیوٹ برلنگٹن چوراہا لکھنؤ کے زیر اہتمام جلسہ تقسیم اسناد و انعامات برائے اسلامی سمر کلاسز ۲۰۲۶ کا انعقاد آج مورخہ 19 جولائی اتوار کو صبح دس بجے (10.00 بجے) ارم کانوینٹ انٹر کالج، عبدالعزیز روڈ، بھولے ناتھ کنواں، چوپٹیاں لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ جس میں اسلامی سمر کلاسز کے ۷ سینٹرز (۱) ارم کانوینٹ انٹر کالج، بھولے ناتھ کنواں (۲) ارم نسواں کالج بارود خانہ گولہ گنج لکھنؤ (۳) سی انٹر کالج، وکٹوریہ گنج لکھنؤ (۴) حرمین پبلک انٹر کالج دوبگا (۵) فرحین پبلک اسکول حسین آباد (۶) الہدیٰ ماڈل اسکول تروینی نگر (۷) گھر اسلم صاحب نشاط گنج کے پوزیشن ہولڈرس طلبا و طالبات کو انعامات و اسناد تقسیم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ تمام شرکاء کو بھی سرٹیفکیٹ دیے جائیں گے۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے خواجہ سید فیضی یونس ڈائریکٹر ارم گروپ آف انسٹی ٹیوشن، اور مولانا زبیر ملک فلاحی جماعت اسلامی ہند، کے علاوہ جناب مسعود احمد کی شرکت متوقع ہے وغیرہ کی شرکت متوقع ہے۔ یہ اطلاع دیتے ہوئے مولانا قمر عالم ندوی نے اسلامی سمر کلاسز میں شریک سبھی طلباء و طالبات اور سرپرست حضرات سے وقت متعینہ پر پروگرام میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

اودھ نامہ

ہزاروں طلبہ کا مستقبل خطرے میں

اتر پردیش کے معروف سیستدان اعظم کاں کی مشکلیں تو ابھی تک ختم نہیں ہوئیں ،اور لگتا ہے کہ ان کی مشکلات ان کی زنگی کے ساتھ ہی ختم ہوں گی۔ایک سے ایک مقدمے ان پر لگائے گئےجن سے وہ جوجھ رہے ہیں،ان کی اہلیہ اوران کے بیٹے بھی مقدموں کی زد میں ہیں۔ بہرحال ان کی ذاتی مشکلات کا معاملہ ایک طرف لیکن اب جو مشکل آن کھڑی ہوئی ہے اس کی زد میں پوری قوم آ گئی ہے۔ جوہر یونیورسٹی کی 40 میں سے 38 یعنی 95 فیصد عمارتوں کو منہدم کرنے کے احکامات صادر کئے گئے ہیں۔ وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ان عمارتوں کے نقشے منظور نہیں ہیں۔ یہ عدالتی حکم اپنی جگر فرست ہوسکت ہے لیکن اگر اس یونیورسٹی کی 38 عمارتیں منہدم کردی گئیں تو وہ طلبہ کہاں جا ئیں گے جو ان عمارتوں م یں کلاس لے رہے ہیں۔اور ان اساتذہ کا کیا ہوگا جو وہاں پڑھا رہے ہیں،پھر کیا یونیورسٹی کی عمارتین کسی کی ذاتی عمارتیں ہین جنھیں اس طرح بے دردی سے منہدم کردیا جائے۔ان احکامت کے صادرہ ونے کے بعد طرح طرح کے ردعمل سامنے آرہے ہیں اور زیادہ تر نے اس امکنہ انہدامی کاروائی کی مخالفت کی ہے۔اور بعضوں نے اسے مسلمانوں سے جوڑ کر دیکھا ہے کہ یہ حکم اسی سلسلہ کی ایک کری ہے جس میں مسلمانوں کو ہر سطح پر پیچھے اور نیچے ڈھکیل دینے کی کوششیں ہورہی ہیں۔

سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ آج نظر سے گذری ہے،جس میں ارسال کردہ شخص نے دعوی کیا ہے کہ جون 2025 میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) نے ایک آر ٹی آئی کے جواب میں ملک میں چلنے والی فرضی اور غیر منظور شدہ تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کی تفصیلات بتائی تھیں۔کمیشن نے اپنے جواب میں بتایا تھا کہ ملک بھر میں 20 فرضی یونیورسٹیاں سرگرم ہیں۔لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ اس فہرست میں محمد علی جوہر یونیورسٹی کا نام شامل نہیں تھا۔ملک میں فرضی یونیورسٹیوں کا وجود خود ایک سنگین مسئلہ ہے،لیکن اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ ان کے خلاف عملی کارروائی کیا ہوئی؟ کتنے ادارے بند کیے گئے؟ کتنے ذمہ داروں کے خلاف مقدمات درج ہوئے۔ کتنے نوجوانوں کا مستقبل متاثر ہوا۔کتنے والدین دھوکے کا شکار ہوئے۔آج تک ان سوالوں کے واضح اعداد وشمار عوام کے سامنے نہیں لائے گئے۔آج جب محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 40 میں سے 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کی کارروائی شروع کی جارہی ہے،تو وہ 20 فرضی یونیورسٹیاں ذہن میں ایک بار پھر تازہ ہوگئیں۔اگر ملک میں دو درجن کے قریب فرضی یونیورسٹیاں برسوں تک چل سکتی ہیں تو ایک ایسی یونیورسٹی، جسے UGC اور ریاستی حکومت کی منظوری حاصل رہی ہے،اس کے خلاف اتنی سخت کارروائی کیوں۔

اب سب سے اہم سوال یہ ہے کہ یونیورسٹی منظور شدہ ہے،لیکن اگر عمارتوں میں قانونی یا انتظامی خامیاں تھیں تو کیا ان کا واحد حل انہدام ہی ہے،اس لئے کہ اس کے بانی اعظم خاں ہیں۔اعظم خان سے سیاسی یا نظریاتی اختلاف ہر شخص کا حق ہے۔لیکن اختلاف کی بنیاد پر تعلیمی اداروں کو نشانہ بنانا ایک الگ سوال پیدا کرتا ہے۔آخر سینکڑوں اساتذہ، ملازمین اور ہزاروں طلبہ کے مستقبل کی قیمت پر کس مسئلے کا حل تلاش کیا جارہا ہے۔اگر مذکورہ یونیورسٹی میں بچے پڑھ رہے ہیں تو اس سے حکومت کو مسئلہ کیا ہے۔محمد علی جوہر یونیورسٹی کے خلاف ممکنہ کارروائی نے یہ تاثر ضرور پیدا کیا ہے کہ معاملہ صرف قانون کے نفاذ سے زیادہ کہیں بلکہ سیاسی انتقام کا تو نہیں ہے۔تاریخ میں قومیں معماروں کو یاد رکھتی ہیں، جبکہ تعلیمی، سماجی اور فلاحی اداروں کو مسمار کرنے والوں کے کردار پر ہمیشہ سوال اٹھتے رہے ہیں۔اگر حکومت واقعی یکساں قانون اور غیر جانبدار انصاف پر یقین رکھتی ہے تو سب سے پہلے ان 20 فرضی یونیورسٹیوں کے خلاف کی گئی کارروائی کی مکمل تفصیلات عوام کے سامنے لائے اور بتایا جائے کہ ان کے ذمہ داروں کو سزا ملی یا نہیں، ان کی عمارتوں کے ساتھ کیا ہوا، اور اتنے مضبوط انتظامی نظام کے باوجود وہ برسوں تک یہ کیسے چلتی رہیں۔ان کے سرپرست کون تھے اور انہیں بے نقاب کیوں نہیں کیا گیا۔

ٹائمز آف انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق اترپردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں صرف 94.7 فیصد جائیدادوں کے پاس ایل ڈی اے (LDA) سے منظور شدہ نقشہ موجود ہے، جبکہ 92.06 فیصد جائیدادیں منظور شدہ نقشے سے محروم ہیں۔اگر صرف نقشے کی بنیاد پر انہدام کا اصول نافذ کیا جائے تو کیا یہی معیار پورے شہر پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوگا؟۔کیا نقشہ نہ پاس ہونے کے جرم میں پورے لکھنؤ شہر کو کھنڈر میں بدل دیں گے؟۔یہ ملک کسی ایک جماعت یا سیاست داں کی جاگیر نہیں بلکہ آئین کے مطابق چلنے والی جمہوری ریاست ہے، جہاں قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہونا چاہیے، نہ کہ مذہب، برادری یا سیاسی وابستگی کی بنیاد پر۔محمد علی جوہر یونیورسٹی کے خلاف ممکنہ کارروائی صرف ایک ادارے کا معاملہ نہیں، بلکہ ملک کے تمام تعلیمی اداروں کے لیے ایک اہم نظیر بھی بن سکتی ہے۔اگر حکومت واقعی قانون کی بالادستی چاہتی ہے تو اسے یکساں، شفاف اور غیر امتیازی طرزِ عمل اختیار کرنا ہوگا، کیونکہ انصاف صرف ہونا ہی نہیں چاہیے بلکہ ہوتا ہوا نظر بھی آنا چاہیے۔

اعظم خاں خود حکومت میں تھے انھیں نقشے پاس کرانے میں کیا قباحت تھی یہ سمجھ سے پرے ضرور ہے لیکن پھر بھی حکومت سے ہم اپیل کریں گے وہ جو انتظامی خامیاں ہیں انھیں وہ خود مکمل کردے اور یونیورسٹی کو ختم نہ کرے۔اور ان لوگوں کے خلاف کراوائی کرے جو اس کام مین شامل تھے۔سوال ہزاروں طلبہ اساتذہ اور ملازمین کے مستقبل کا بھی ہے۔

جوہر یونیورسٹی پر انہدام کی تلوار

معصوم مرادآبادی

درجنوں مسجدوں، مدرسوں اور مزاروں کو روندتا ہوا زعفرانی بلڈوزر اب ایک ایسی یونیورسٹی کے دروازے پر آکر کھڑا ہوگیا ہے جو مسلمانوں کی ناخواندگی دور کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ عظیم مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر کے وطن رامپور میں تعمیر کی گئی اس یونیورسٹی کا معمار چونکہ ایک ایسا شخص ہے، جسے موجودہ حکومت اپنا سیاسی حریف سمجھتی ہے، اس لیے اس یونیورسٹی کو ملیامیٹ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تاریخ کے ایک سیاہ دور میں ہمارے یہاں کچھ یونیورسٹیاں اور لائبریریاں جلائی اور زمیں دوز کی گئیں ۔ یقینا وہ سامراجی اندھیر گردی، بربریت اور لوٹ مار کا دور تھا، جبکہ آج ہم جس جمہوری دور میں زندہ ہیں اس پر ہمیں بڑا ناز ہے۔ناز تو ہمیں اپنے مہذب اور تعلیم یافتہ ہونے پر بھی ہے، لیکن اس ملک میں آج جو کچھ ہورہا ہے، وہ یقینا ہمیں ایک ایسے تاریک دور کی یاد دلاتا ہے، جہاں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قانون نافذ تھا۔

جوہر یونیورسٹی پر آج انہدام کی جو تلوار لٹک رہی ہے، اس کے پس منظر کو سمجھنا ضروری ہے۔اس یونیورسٹی کی تعمیر وتشکیل کا سہرا اترپردیش کے قدآور مسلم لیڈر محمد اعظم خاں کے سر ہے جو پچھلے کئی برس سے اترپردیش کی یوگی سرکار کے نشانے پر ہیں۔اعظم خاں اور ان کے جواں سال بیٹے عبداللہ پچھلے پانچ سال سے جیل میں ہیں۔ کچھ دن کے لیے ضمانت پر باہر آئے تھے مگر انھیں پھر جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ اعظم خاں یوگی سرکار کی اس خاموش مہم کا خاص نشانہ ہیں جو ملک کی سب سے بڑی ریاست سے مسلم قیادت کو ختم کرنے کے لیے شروع کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اعظم خاں کے خلاف یوگی سرکار نے تقریباً 100 مقدمات قائم کررکھے ہیں اور انھیں سیاسی طور پر بالکل بے دست وپا کردیا گیا ہے۔ شمالی ہندوستان کی مسلم قیادت پر الزام ہے کہ وہ صرف جذباتی نعرے لگا کر مسلمانوں کا استحصال کرتی ہے اور کوئی تعمیری کام نہیں کرتی۔ بی جے پی کا الزام یہ ہے کہ مسلم لیڈران مسلمانوں کو ان پڑھ اور جاہل رکھنا چاہتے ہیں، لیکن اسے کیا کہا جائے کہ جب کوئی مسلم لیڈر تمام بے سروسامانی کے ساتھ ایک عالیشان یونیورسٹی کھڑی کردے تو حکومت کے بلڈوزر اس کا تعاقب کرنے لگیں۔

اعظم خاں کو سیاسی طور پر صفر کرنے کے بعد یوگی حکومت اب ان کے ڈریم پروجیکٹ محمد علی جوہر یونیورسٹی کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے درپہ ہے۔ 1500 بیگھہ اراضی پر پھیلی ہوئی اس یونیورسٹی میں چالیس عالیشان عمارتیں ہیں جہاں تعلیم کے مختلف شعبے قائم ہیں ۔ اب رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ یونیورسٹی انتظامیہ چالیس میں سے ان 38 عمارتوں کو خود مسمار کردے جو کسی نقشے کے بغیر تعمیر کی گئی ہیں ورنہ پندرہ دن بعد اتھارٹی ان عمارتوں پر بلڈوزر چلا کر انہدامی کارروائی کا خرچ یونیورسٹی سے وصول کرے گی۔ یونیورسٹی کی جن دو عمارتوں کی جاں بخشی ہوئی ہے ان میں میڈیکل کالج بلڈنگ اور اکیڈمک بلاک شامل ہیں اور جن 38 عالیشان عمارتوں پر بلڈرزر چلانے کا فرمان جاری کیا گیا ہے ان میں یونیورسٹی کے احاطہ میں تعمیر کی گئی عالیشان مسجد بھی شامل ہے۔ لیکن سرکار کا یہ داؤ الٹا پڑتا ہوا محسوس ہورہا ہے۔ کیونکہ یونیورسٹی پر بلڈوزر کارروائی کی مخالفت وہ لوگ بھی کررہے ہیں جو ہر وقت اس سرکار کے قصیدے پڑھا کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ یونیورسٹی تعلیم کا مندر ہے اور یہاں بلڈوزر چلانا بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ اگر حکومت کو اعظم خاں سے بیر ہے تو وہ یونیورسٹی کو اپنی تحویل میں لے سکتی ہے اور تعمیر شدہ عمارتوں کو جائز قرار دینے کے دیگر راستے تلاش کرسکتی ہے۔ یہاں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ جب یونیورسٹی میں بلڈوزر چلیں گے اور کلاس روم تہس نہس ہوجائیں گے تو پھر ان تین ہزار طلبہ کا کیا ہوگا جو اس وقت یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ ظاہر ہے حکومت کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ ان میں اکثریت مسلم طلباء اور طالبات کی ہے جنھیں وہ علم وآگہی سے دور رکھنا چاہتی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ پہلے جب جموں کے ایک میڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں ایم بی بی ایس کے پچاس طلباء میں سے 45 مسلم طلباء نے کامیابی حاصل کی تھی تو اس پر ہنگامہ برپا ہوگیا تھا۔ نتیجے کے طور پر حکومت نے اس انسٹی ٹیوٹ ہی کو بند کردیا اور کامیاب طلباء کو سڑکوں پر بھٹکنے پر مجبور کردیا۔ جی ہاں یہ اسی سرکار کی ناک کے نیچے ہوا جس کے کھیایہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں کمپیوٹر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے اس حکومت کے قول وفعل میں زبردست تضاد ہے اور یہ مسلم دشمنی میں پوری طرح برہنہ ہوچکی ہے، جس کا سب سے بڑا ثبوت جوہر یونیورسٹی کی مٹی میں ملانے کے ارادے ہیں۔

> ای ڈی نے بے نامی سرمایہ کاری پر جوہر ٹرسٹ کو 550 رکروڑ کی وصولی کا نوٹس جاری کیا ہے۔اس سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ اس یونیورسٹی کی سانسیں روکنے کے لیے چوطرفہ کارروائیاں کی گئیں، لیکن پھر بھی یہ پوری قوت سے اپنے پیروں پر کھڑی ہے۔اب اسے پیروں سمیت اکھاڑنے کے لیے بلڈوزروں کو حکم ملا ہے کہ وہ پوری یونیورسٹی کو ہی خاک میں ملادیں۔

اعظم خاں کے بارے میں سبھی جانتے ہیں کہ وہ سماجوادی پارٹی کے بانی لیڈر ہیں۔ دس مرتبہ رامپور سے ممبر اسمبلی چنے گئے ہیں اور لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں جگہ رامپور کی نمائندگی کرچکے ہیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ ہیں اور انھوں نے سرسید کی طرح اپنے شہر رامپور میں ایک یونیورسٹی بنانے کا خواب دیکھا تھا۔ کئی برس کی مسلسل محنت اور جدوجہد کے بعد وہ 2007 میں اس خواب کو پورا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس وقت اس یونیورسٹی میں تقریباً تین ہزار طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اس یونیورسٹی کی سب سے زیادہ ترقی 2012 سے 2017 کے درمیان اس وقت ہوئی جب اترپردیش میں سماجوادی پارٹی کی حکومت تھی اور اعظم خاں اس میں ایک طاقتور وزیر تھے۔

2017 میں بی جے پی نے سماجوادی سے اقتدار چھین لیا اور اس کا سب سے بڑا نقصان اعظم خاں کو ہوا ۔اعظم خاں اور ان کے خاندان کو دیوار سے لگانے کے لیے ان پر مقدموں کی بوچھار کردی گئی۔ دو پین کارڈ رکھنے کے جرم میں ان کی اور ان کے بیٹے کی اسمبلی کی ممبرشپ چھین لی گئی اور انھیں تاحیات الیکشن لڑنے سے محروم کردیا گیا۔ وہ رامپور شہر جہاں کبھی اعظم خاں کا طوطی بولتا تھا ان کے لیے اجنبی بنادیا گیا ۔ 70 فیصد مسلم آبادی کا شہر رامپور جہاں سے کبھی مولانا ابوالکلام آزاد نے پارلیمنٹ کا الیکشن لڑا تھا وہاں آج بی جے پی کا ممبر اسمبلی ہے اور وہ اس طرح کہ 2022 کے ضمنی چناؤ میں مسلمانوں کو ووٹ ہی نہیں ڈالنے دیا گیا۔ رامپور کی تاریخ میں پہلی بار بی جے پی امیدوار آکاش سکسینہ کو کامیابی ملی۔ آکاش سکسینہ نے رامپور کے نواب خاندان کے ساتھ مل کر اعظم خاں کو سیاسی طور پر زیر وبنانے کی منصوبہ بندی کی۔ نواب خاندان سے اعظم خاں کی پرانی دشمنی کا فائدہ بی جے پی نے خوب اٹھایا۔ اعظم خاں کے کچھ قریبی لوگوں کو ڈرا دھمکا کر ان کے خلاف گواہ بنایا گیا۔ اس طرح رامپور کی سیاست سے اعظم خاں کا نام مٹادیا گیا۔ اب باری ہے اس یونیورسٹی کی جسے اعظم خاں نے بڑی آرزوؤں کے ساتھ تعمیر کیا تھا۔ جوہر یونیورسٹی کی جن 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان کے بارے میں رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ ان کا نقشہ پاس نہیں کرایا گیا اور یہ کسی اجازت کے بغیر تعمیر ہوئی ہیں۔ جبکہ یونیورسٹی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ عمارتیں اس وقت تعمیر ہوئی تھیں جب یہ علاقہ رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں نہیں تھا ۔ یہ علاقہ 2024 میں رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے تحت آیا ہے، اس لیے اس سے پہلے تعمیر ہونے والی عمارتوں کے لیے اتھارٹی سے نقشہ منظور کرانے کی قانونی ضرورت نہیں تھی۔

درحقیقت جوہر یونیورسٹی پر یوگی سرکار کی پہلے سے ہی بری نظر ہے اور وہ مختلف حیلوں بہانوں سے اسے نشانے پر لیے ہوئے ہے۔ یونیورسٹی کے خلاف سرکاری ریشہ دوانیوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ 2019 میں سرکار نے یونیورسٹی کو لیز پر دی 170 رایکڑ زمین واپس لینی شروع کی اور ہائی کورٹ نے بھی اس پر اپنی منظوری کی مہر لگائی۔ 2023 میں یونیورسٹی پر محکمہ انکم ٹیکس نے چھاپہ مار کر یہ 'انکشاف' کیا اس یونیورسٹی کی تعمیر پر 60 کروڑ نہیں بلکہ 800 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اور زبردست ٹیکس چوری کی گئی ہے۔ جولائی 2024 میں رامپور ضلع انتظامیہ نے یونیورسٹی کی تقریباً 14 رہیکٹر زمین اپنے قبضے میں لی اور دو عمارتیں سیل کردیں ۔ فروری 2025 میں جوہر یونیورسٹی میں ہاسٹل تعمیر کرنے میں ایک کروڑ روپے کی بدعنوانی کا الزام لگا کر مرکزی حکومت نے اسے دیا جانے والا فنڈ منجمد کردیا اور اس کی پہلی قسط 93 رلاکھ سود کے ساتھ واپس مانگی۔ جولائی 2019 میں پی ڈبلیو ڈی کی سڑک پر ناجائز داخلہ گیٹ بنانے کے جرم میں یونیورسٹی پر سوا تین کروڑ کا جرمانہ لگایا گیا۔ اپریل 2025 میں ای ڈی نے جوہر یونیورسٹی کے خلاف جو کارروائی کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ یونیورسٹی کی تعمیر پر 450 رکروڑ روپے کا صرفہ آیا ہے جبکہ اکاؤنٹ میں صرف 100 رکروڑ موجود تھے۔ اس پر ای ڈی نے بے نامی سرمایہ کاری پر جوہر ٹرسٹ کو 550 رکروڑ کی وصولی کا نوٹس جاری کیا ہے۔ اس سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ اس یونیورسٹی کی سانسیں روکنے کے لیے چوطرفہ کارروائیاں کی گئیں، لیکن پھر بھی یہ پوری قوت سے اپنے پیروں پر کھڑی ہے۔ اب اسے پیروں سمیت اکھاڑنے کے لیے بلڈوزروں کو حکم ملا ہے کہ وہ پوری یونیورسٹی کو ہی خاک میں ملادیں۔☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

عدلیہ کی ناانصافی کا شکار کمال مولیٰ مسجد

ڈاکٹر سلیم خان

مدھیہ پردیش کے ضلع دھار میں واقع کمال مولیٰ مسجد کے قریب سپریم کورٹ نے ابھی حال میں مسلمانوں کو نماز کی اجازت کیا دے دی کہ ہر طرف تعریف و توصیف کے شادیانے بجنے لگے لیکن اس فیصلے کو اس لیے گہرائی سے دیکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ اسی چیف جسٹس سوریہ کانت نے دیا ہے جنھوں نے ملک کے نوجوانوں کو کاکروچ کہا تھا۔ موصوف کی آر ایس ایس سے قربت جگ ظاہر ہے۔ ان کا اس مقدمہ کو کسی اور بینچ کے حوالے کرنے کے بجائے اپنے پاس رکھنا بجائے خود شکوک وشبہات کو جنم دیتا ہے۔ سپریم کورٹ کے بقول یہ فیصلہ حتمی نہیں بلکہ عبوری انتظام ہے اس لیے اسے کسی بھی فریق کے حقوق یا دعوؤں کی تصدیق نہ تصور کیا جائے۔ عدالت نے اس انتظام کا مقصد مقدمے کے آخری فیصلے تک امن اور ہم آہنگی برقرار رکھنا بتایا تا کہ کسی بھی فریق کو تکلیف نہ ہو اور مسلم فریق پہلے کی طرح نماز بھی ادا کرسکے۔ ان چکنی چپڑی باتوں میں لپیٹ کر عدالتِ عظمیٰ نے یہ احسان عظیم کیا کہ بھوج شالہ احاطے سے متصل ایک کھلی جگہ مسلم فریق کو جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے فراہم کرنے کا حکم دے دیا۔

کمال مولیٰ مسجد سے متصل کھلے میں نماز پڑھنا پہلے والی حالت تو نہیں ہے ۔ اس طرح گویا ایک عبوری حکم کے ذریعہ مسلمانوں کو کمال مولیٰ مسجد سے باہر کردیا گیا۔ اب اگر پہلے ہی مرحلے میں ڈنڈی ماردی گئی تو بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آگے چل کر چیف جسٹس کیا گل کھلائیں گے؟ یہاں یہ تو کہا گیا کہ دونوں فریقوں کو احاطے کے اندر نماز اور پوجا کی اجازت دی جائے گی مگر ہندو فریق کو پوجا کے لیے اضافی وقت کی یقین دہانی بھی کی گئی اور مسلم فریق احاطے سے متصل جس کھلی جگہ میں جمعہ کی نماز پڑھے گا اسے بند کرنے کا فرمان بھی جاری کردیا گیا یعنی ممکن ہے آگے چل کر کمال مولیٰ مسجد پر غاصبانہ قبضہ کرنے کے بعد اس نئے مقام کو متبادل جگہ کے طور پر منتقل کردیا جائے۔ اس کے بعد بھوج شالا کی تشہیر کرکے معتقدین کو جمع کرکے ان کے چندے کی لوٹ مچائی جائے۔ کیونکہ فی زمانہ چندہ چوری سے بہتر کوئی دھندا نہیں ہے۔ سپریم کورٹ کے اس عارضی فیصلے کو انصاف نہیں ناانصافی کے لیے ماحول سازی کہتے ہیں۔ چیف جسٹس کو اگر انصاف کرنا ہوتا تو یہ کہہ کر مقدمہ خارج کردیتے کہ ملک میں رائج قانون کے مطابق آزادی کے وقت جو عبادتگاہ جس کے پاس تھی اسی کے پاس رہے گی۔ اس ایک مختصر جملے کے بجائے بےفضول کی لفاظی نیت میں کھوٹ کا اشارہ کرتی ہے۔

اس حکمنامہ نے بظاہر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے اُس فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا مگر حقیقت میں معاملہ اس ناعاقبت اندیشی کی جانب بڑھایا جارہا جس میں کمال مولیٰ مسجد کو بھوج شالہ اور سرسوتی کے نام سے منسوب مندر قرار دیا گیا تھا۔ ہندو فریق کا دعویٰ ہے کہ بھوج شالہ ماں سرسوتی کا قدیم مندر ہے، جبکہ مسلم فریق اس کو کمال مولا مسجد بتاتا ہے۔ اس مقدمہ کی سماعت کے دوران مسلم فریق کی جانب سے سینئر وکیل حذیفہ احمدی نے کہا تھا کہ ہائی کورٹ کے حکم نے برسوں سے برقرار اسٹیٹس کو ختم کردیا ہے اور اس سے مسلم برادری کے مذہبی حقوق متاثر ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ کے اندر مسلم فریق کی جانب سے سینئر وکیل ڈاکٹر ابھیشیک منو سنگھوی نے عدالت میں کہا کہ ہندوستان کئی تہوں پر مشتمل تاریخ رکھنے والا ملک ہے اور ماضی کے ہر تاریخی واقعے کی بنیاد پر موجودہ نظام کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے مہاتما گاندھی کا مشہور قول دہراتے ہوئے کہا کہ "آنکھ کے بدلے آنکھ کی پالیسی اپنانے سے پوری دنیا اندھی ہوجائے گی۔" سنگھوی نے دلیل بھی دی کہ ممکن ہے کہ کچھ مقامات پر کبھی مندر رہے ہوں، لیکن صرف اسی بنیاد پر تاریخ کو پلٹ دینا مناسب نہیں ہوگا۔ انہوں نے اپنے مؤقف کے حق میں تاج محل سے متعلق ایک پرانے مقدمے کا بھی حوالہ دیا۔

منو سنگھوی کا یہ مدافعانہ انداز کیس کو کمزور کرتا ہے۔ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے اندر مسلم فریق 11 رویں صدی کی اس یادگار کے بارے میں ناقابل تردید تاریخی شواہد اور دلائل پیش کرچکا ہے مگر بدقسمتی سے جسٹس وجے کمار شکلا اور جسٹس آلوک اوستھی پر مشتمل بنچ نے ایودھیا جیسے فیصلے کی نقل کرتے ہوئے ہندو فرنٹ فار جسٹس اور دیگر کی طرف سے دائر درخواستوں کو تسلیم کرکے اس مقام کو مندر قرار دے دیا۔ مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ نے 2003ء میں آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کی طرف سے جاری کردہ اس حکم کو بھی منسوخ کردیا جس میں مسلمانوں کو نماز کی ادائیگی کی اجازت دی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے مسلمانانِ دھار کو کسی اور مقام پر مسجد کی تعمیر کیلئے زمین الاٹ کرنے کی درخواست کرنے کا جو مشورہ دیا، سپریم کورٹ بھی گھما پھرا کر وہی کررہا ہے۔ کمال مولیٰ مسجد آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کی نگرانی میں ہے۔ اے ایس آئی نے یہ درمیانی راستہ نکالا تھا کہ ہندو برادری کو منگل کے دن پوجا کرے گی اور مسلمان جمعہ کے دن نماز پڑھیں گے۔

اے ایس آئی کی اس ناانصافی کو بنیاد بنا کر ہندوؤں نے پورے احاطے پر دعویٰ ٹھونک دیا۔ اس پر ہائی کورٹ نے سائنسی سروے کا حکم دیا جس پر مسلمانوں کی اپیل کے بعد سپریم کورٹ نے عارضی طور پر روک لگادی۔ بعدازاں، سپریم کورٹ نے سروے رپورٹ کو سیل کرکے، فریقین کو کاپیاں فراہم کرنے اور حتمی سماعت پر ان کے اعتراضات پر غور کرنے کی ہائی کورٹ کو ہدایت دے دی ۔مسلمانوں نے دلیل دی تھی کہ خلجی دور کے تاریخی ریکارڈ اور معاصر دستاویز میں دھار میں کسی سرسوتی مندر کی تباہی کا ذکر نہیں ہے۔ مسلمانوں نے دھار ریاست کی طرف سے جاری اس گزٹ نوٹیفکیشن کو بھی پیش کیا جس میں دھار کے حکمراں نے مسلمانوں کو اس مقام پر نماز کی اجازت دی تھی۔ یہ نوٹیفکیشن 1935ء میں جاری کیا گیا تھا، لیکن مرکزی حکومت نے اس نوٹیفکیشن کے جواز پر سوال اٹھایا تھا۔ اس سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ 1935 سے پہلے اور بعد میں یہ عبادتگاہ مسلمانوں کے استعمال میں تھی۔ مسلمانوں کی طرف سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ اس گزٹ نوٹیفکیشن کو کبھی بھی حکومت نے کالعدم یا منسوخ نہیں کیا۔

ہائی کورٹ نے ان شواہد کو پسِ پشت ڈال کر یہ فیصلہ سنا دیا کہ اس نے اس جگہ پر ہندو عبادت کے تسلسل کو نوٹ کیا جو خلافِ حقیقت ہے۔ عدالت کے اس دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ تاریخی لٹریچر کے مطابق یہ مقام راج بھوج سے منسلک اور سنسکرت سیکھنے کے ایک مرکز کے طور پر قائم رہی ہے اور وہ دھار میں دیوی سرسوتی کے لئے وقف مندر کے وجود کی نشاندہی کرتا ہے۔ اپنی اس من مانی کے لیے اس نے محکمۂ آثار قدیمہ کا سائنسی طریق کی تفتیش کو ہی ناقص اور فریق مخالف کے دعوے کو تقویت عطا کرنے والا بتادیا۔ مسلمانوں نے گزٹ کا حوالہ دے کر جب کہا کہ کمال مولیٰ مسجد میں 400 رسال سے زائد عرصہ تک نماز ادا کی گئی اور اس کی حیثیت کو تبدیل کرنا مذہبی استعمال کی خلاف ورزی ہوگا نیز احاطے میں پانی کا کو مصلیان کے وضوگاہ بتایا۔ اس کے جواب ہندو فریق نے محکمۂ آثار قدیمہ کی 2 ر ہزار صفحات کی رپورٹ سے کندہ کاری کا حوالہ دیا اور وہاں سے 97 رہندو مورتیاں، سکے، اور ستون برآمد کئے جانے کی بات کہی۔ ہندو فریق نے 2003ء کے ایڈمنسٹریٹیو آرڈر کو امتیازی بتاتے ہوئے کہا کہ اس نے روزانہ پوجا کا سلسلہ ختم کرکے ہفتے میں صرف ایک دن (منگل) کی قید لگادی تھی۔

سوال یہ ہے مرکزی حکومت کے تحت کام کرنے والا اے ایس آئی ایک ایسے وقت میں مسلمانوں کی جانبداری کیسے کرے گا جبکہ 2003 میں اٹل بہاری واجپائی وزیر اعظم تھے۔ سر سنگھ چالک موہن بھاگوت بھی کہہ چکے ہیں کہ ہر مسجد کے نیچے شیولنگ ڈھونڈنا ضروری نہیں ہے۔ اس لیے عدالت کو اول تو تحفظِ عبادتگاہ قانون کے پیش نظر اس مقدمات کو خارج کردینا چاہیے یا پھر تاریخی حقائق کی بنیاد پر غیر جانبدارانہ دوٹوک فیصلہ کرنا چاہیے مگر افسوس کہ سپریم کورٹ نے متھرا (شاہی عیدگاہ)، سنبھل (شاہی جامع مسجد) اور کاشی (گیانواپی) تنازعات کو "سمادھان سماروہ" (لوک عدالت) کے ذریعے باہمی رضامندی سے حل کرنے کی تجویز پیش کردی۔ یہ حسنِ اتفاق ہے کہ ہندو اور مسلم دونوں فریقوں نے ثالثی کی اس پیشکش کو مسترد کردیا ہے اور عدالتی قانونی چارہ جوئی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ عدالت کی نیت پر مسلمانوں کا اعتماد نہیں ہے۔ بابری مسجد کے فیصلے سے خوش ہندوؤں کو حتمی فیصلہ انہیں کے حق میں آنے کی امید ہے گا کیونکہ عدالتیں حکومت کے دباؤ میں فیصلہ سنائیں گی لیکن یہ حکومت اور اس کا دباؤ کب تک رہے گا؟ ایودھیا سے بدری ناتھ اور مہاکال سے مہاکمبھ تک چندہ چوری کے الزامات نے موجودہ حکومت پر ہندو اکثریت کا اعتماد متزلزل کردیا ہے اور قوی امکان ہے کہ وہ بہت جلد اس مصیبت سے پیچھا چھڑا لیں گے۔

☆☆☆

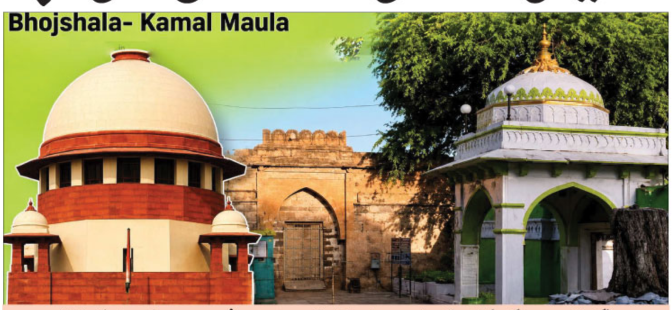

> سنگھ چالک موہن بھاگوت بھی کہہ چکے ہیں کہ ہر مسجد کے نیچے شیولنگ ڈھونڈنا ضروری نہیں ہے۔اس لیے عدالت کو اول تو تحفظِ عبادتگاہ قانون کے پیش نظر اس مقدمات کو خارج کردینا چاہیے یا پھر تاریخی حقائق کی بنیاد پر غیر جانبدارانہ دوٹوک فیصلہ کرنا چاہیے مگر افسوس کہ سپریم کورٹ نے متھرا (شاہی عیدگاہ)، سنبھل (شاہی جامع مسجد) اور کاشی (گیانواپی) تنازعات کو "سمادھان سماروہ" (لوک عدالت) کے ذریعے باہمی رضامندی سے حل کرنے کی تجویز پیش کردی۔یہ حسنِ اتفاق ہے کہ ہندو اور مسلم دونوں فریقوں نے ثالثی کی اس پیشکش کو مسترد کردیا ہے اور عدالتی قانونی چارہ جوئی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔عدالت کی نیت پر مسلمانوں کا اعتماد نہیں ہے۔

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

بیماریوں سے بچانے والی 7 طبی سرگرمیاں!

ہمیں محسوس نہیں ہوتا،لیکن عام زندگی میں بعض کام ہمارے جسم اور صحت پر براہ راست اثرانداز ہوتے ہیں۔ ذیل میں ایسی ہی سات سرگرمیاں پیش ہیں جنھیں انجام دینے یا نہ دینے سے ہم کئی خوفناک بیماریوں مثلاً ذیابیطس، امراض قلب، موٹاپے وغیرہ سے بچ سکتے ہیں: 1۔ جب ہم ناشتہ نہ کریں،تو کیا ہوتا ہے؟ انسان جب طویل آرام کے بعد صبح بیدار ہو،تو اُسے کھانا کھائے دس بارہ گھنٹے بیت چکے ہوتے ہیں۔ گویا تب بدن کو ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاص بات یہ کہ اس وقت خون میں گلوکوز کی مقدار بھی کم ہوچکی ہوتی ہے۔ چناں چہ انسان ناشتہ کیے بغیر کام پہ لگ جائے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنی پوری توانائی سے محروم ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ ہمارے دماغ کو موثر طور پر کام کرنے کے لیے شکر خون (بلڈ شوگر) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ناشتہ نہ کرنے والے مرد وزن دوران کار سردرد، اعصابی تناؤ، متلی، شکم درد محسوس کرتے ہیں۔ بعض اوقات ذہنی قوت بھی کم ہوجاتی ہے۔ ماہرین تحقیق سے دریافت کرچکے کہ اسکول جانے والے جو بچے ناشتہ کریں ان کی یادداشت تیز ہوتی ہے۔ نیز وہ ناشتہ نہ کرنے والے بچوں سے بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔ ممتاز امریکی معالج، ڈاکٹر سوما ڈریلی کہتی ہے ”ناشتہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ سارا دن انسان کی بھوک کنٹرول میں رکھتا ہے“۔ ایک اور بات یہ ہے کہ جو مرد وزن ناشتہ نہ کریں، وہ پھر دوپہر یا رات کو زائد کھانا کھا کر حراروں کی کمی پوری کرتے ہیں۔ نیز اس دوران عموماً وہ سچوریٹڈ چکنائی والی اشیا کھاتے ہیں...... وہ چکنائی جو ہمارے قلب کی شریانوں میں جم جاتی ہے۔ ناشتہ نہ کرنے والے اس عادتِ بد میں بھی مبتلا رہتے ہیں کہ کھانوں کے درمیان الم غلم (Junk) غذائیں کھاتے پھریں۔ امریکا میں بذریعہ تحقیق معالجوں نے یہ دلچسپ انکشاف کیا ہے کہ جو فربہ خواتین زیادہ کاربوہائیڈریٹ اور پروٹین سے بھرپور بھاری ناشتہ کریں، ڈائٹنگ کے دوران ان کا وزن کم ہوجاتا ہے۔ جبکہ ناشتہ نہ کرنے والی موٹی خواتین اس کامیابی سے محروم رہتی ہیں۔ لہٰذا مناسب ناشتہ کر کے وزن کم کیجیے، یوں آپ کے خون میں شکر کی سطح بھی معمول پر رہے گی۔ نکتے کی بات: 75 فیصد سے زیادہ جو مرد وزن ناشتہ کریں، وہ اپنا وزن کم کرلیتے ہیں۔ سونے پہ سہاگا اگر صبح آپ ناشتے سے لطف اندوز ہوں،تو آپ انسولین مزاحمت (Resistance) سے بھی بچ سکیں گے۔ اسی خلل کے باعث انسان ذیابیطس قسم دو کا نشانہ بنتا ہے۔ 2۔ جب ہم چاکلیٹ کھائیں،تو کیا ہوتا ہے؟ بازار میں دستیاب تمام میٹھی اشیا میں چینی موجود ہوتی ہے۔ اسی لیے جب ہم ٹافی، گولی، آئس کریم، کیک وغیرہ کھائیں، جن میں کہ چینی بہت ہوتی ہے،تو ہمارے خون میں شکر کی سطح (کبھی کبھی خطرناک حد تک) بڑھ جاتی ہے۔ تاہم چاکلیٹ کے ذریعے یہ اثر جنم نہیں لیتا۔ وجہ یہ ہے کہ چاکلیٹ میں چکنائی (Fat) بھی خاصی ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ چاکلیٹ کے ہضم ہونے کا عمل سست کرڈالتی ہے۔ چناں چہ چاکلیٹ کھانے سے ہمارے خون میں شکر بڑھتی تو ہے،لیکن اتنی زیادہ مقدار میں نہیں جو سادہ کاربوہائیڈریٹ مثلاً ٹافی، گولی، سفید ڈبل روٹی، پاستا یا آلو کھانے سے جنم لیتی ہے۔ چاکلیٹ دیگر منفی عوامل بھی رکھتا ہے۔ مثلاً دودھ والے (مِلک چاکلیٹ) میں قلبی شریانیں بند کرنے والی اچھی خاصی سچوریٹڈ چکنائی موجود ہوتی ہے۔ اور یہی مِلک چاکلیٹ بازار میں دستیاب ہے۔ یہ بھی درست کہ چاکلیٹ سٹیرک (Searic) تیزاب نامی چکنائی بھی رکھتا ہے جو ہمارے کولیسٹرول میں اضافہ نہیں کرتا۔ لیکن بہت زیادہ چکنائی کھانے کا مطلب ہے بہت زیادہ حرارے کھانا۔ لہٰذا اگر آپ نے باقاعدگی سے مِلک چاکلیٹ کھایا تو فربہ رہنے کے لیے تیار رہیے۔ البتہ گہری رنگت والا (Dark) چاکلیٹ اس لحاظ سے بہتر ہے کہ وہ بلند فشار خون (بلڈ پریشر) اور کرنے والے ضد تکسیدی مادے رکھتا ہے۔ نکتے کی بات: چاکلیٹ یقیناً بچوں بڑوں کی من پسند غذائی شے ہے،لیکن اسے کھانا عادت نہ بنائیے۔ بس ہفتے میں ایک دو بار کھائیے۔ دوسری صورت میں وزن بڑھنا آپ کا مقدر بن جائے گا۔ 3۔ جب ہم سیب کھالیں،تو کیا ہوتا ہے؟ رس بھرے سیب کی ہر قاش اہم غذائیت (Nutrient) اور دیگر غذائی مرکبات رکھتی ہے۔ یہ رسیلا پھل ہمارے نظام استحالہ (Metabolism) کو تقویت پہنچاتا، بھوک دباتا اور قلب کی نشوونما کرتا ہے۔ سیب کے غذائی اجزا میں ریشہ (فائبر) سب سے اہم ہے، خصوصاً حل پذیر ریشہ۔ یاد رہے، ہر قسم کا خلوی مادہ ہماری صحت کے لیے مفید ہے، لیکن حل پذیر ریشہ ایک منفرد خاصیت رکھتا ہے، یہ کہ وہ خون میں شکر کی سطح کنٹرول کرتا ہے۔ جیسے ہی حل پذیر ریشہ ہماری آنتوں میں پہنچے، وہ ہر قسم کے تیزاب و جراثیم متحرک کردیتا ہے۔ اسی سرگرمی کے باعث نظام انہضام سست پڑ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیب میں موجود شکر ہمارے بدن میں آہستہ آہستہ جذب ہوتی ہے۔ لہٰذا آپ بے شک دو سیب کھاجائیں، ہمارے خون میں شکر کی سطح معمول پر رہتی ہے۔ سیب ایک ضد تکسیدی (Antioxidant) مادہ، کوئرسٹین (Quercetin) بھی رکھتا ہے۔ یہ بڑا صحت بخش مادہ ہے (جو سبز چائے اور پیاز میں بھی ملتا ہے۔) یہ ہمیں دمے، امراض قلب اور شاید بعض اقسام کے سرطان سے محفوظ رکھتا ہے۔ نکتے کی بات: تحقیق و تجربات کے ماہرین کو علم ہوا ہے کہ سیب کھانے والے ذیابیطس اور دل کی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ نیز یہ پھل انسان کو فربہ ہونے سے بھی بچاتا ہے۔ ۴۔ اگر میں بیٹھے ہوئے دن گزاردوں،تو کیا ہوتا ہے؟ کئی لوگ دن کا بیشتر حصہ بیٹھے ہوئے گزارتے ہیں۔ انہیں یقین ہوتا ہے کہ اس میں کوئی برائی نہیں،لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ایسی حالت میں جب گلوکوز بھی ہمارے خون میں آرام کرنے لگے،تو ہمارا جسم کئی خرابیوں کا نشانہ بن جاتا ہے۔ جب ہم چلیں پھریں یا کوئی کام کریں،تو ہمارے عضلات گلوکوز جذب کر کے توانائی پیدا کرتے ہیں۔ لیکن جس دن ہم زیادہ بیٹھے رہیں اور حرکت نہ کریں،تو گلوکوز زیر استعمال نہیں آتی۔ اور جب انسان بیٹھے رہنے کو معمول بنالے تو دو اہم جسمانی مسئلے جنم لیتے ہیں۔ اول یہ کہ ہمارا جسم بعض غیر استعمال شدہ گلوکوز کو چربی (یا چکنائی) میں بدل دیتا ہے۔ دوم گلوکوز خون میں طویل عرصہ آرام دہ حالت میں رہے،تو ہمارے بدن میں خاص قسم کے مرکب مادے ”اے جی ایز“ (AGEs) کی مقدار خطرناک حد تک بڑھ جاتی ہے۔ یہ مادہ ہمارے اعصاب اور خون کے خلیوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے خون میں شکر کی سطح مسلسل بلند رہے،تو گردوں کی بیماری جنم لیتی ہے۔ نسیں خراب ہوتی اور اندھا پن چمٹ جاتا ہے۔ ذیابیطس تو اس کی خاص مصنوعہ گنی جاتی ہے۔ چناں چہ طویل عرصہ بیٹھ کر نہ گزاریے، حرکت میں رہیے اور کام کیجیے۔ ورنہ آپ درج بالا جسمانی خرابیوں کا شکار ہوسکتے ہیں۔ یاد رہے، ورزش چربی گھلانے والی سکّہ بند سرگرمی ہے۔ اور تحقیق بتاتی ہے کہ جسمانی سرگرمی سے اے جی ایز کی سطح بھی معمول پر آتی ہے۔ لہٰذا معمولات زندگی میں ورزش کو ضرور داخل رکھیے۔ نکتے کی بات: دن کا بیشتر عرصہ بیٹھے رہنے سے خون میں شکر بھی بے حرکت ہوجاتی ہے۔ لہٰذا یہ حالت پھر کئی جسمانی خرابیاں پیدا کرتی ہے۔ 5۔ جب میں غصے میں سارا دن بسر کروں،تو کیا ہوتا ہے؟ انسان گاہے بہ گاہے غصے میں آئے تو اس میں کوئی ہرج نہیں...... یہ ایک قدرتی جذبہ ہے جو کبھی نہ کبھی ہر کسی کو آ دبوچتا ہے،لیکن مسلسل غصے میں رہنا دوسری بات ہے، یوں انسانی صحت متاثر ہوتی ہے۔ غصہ دو دھاری تلوار ہے۔ کیونکہ جذباتی طور پر یہ انسان کا موڈ تباہ کرتا اور دوسروں کو اس سے دور کرتا ہے۔ جبکہ جسمانی لحاظ سے غصہ ور انسان موٹاپے اور ذیابیطس کا نشانہ بن سکتا ہے۔ غصہ دراصل ایک قسم کا ”جذباتی دباؤ“ (Emotional Stress) ہے۔ اس کے جنم لینے سے ہمارے بدن میں ایڈرینلین اور دباؤ سے وابستہ دیگر ہارمون پیدا ہوتے ہیں۔ ان دباؤ والے ہارمونوں کا ایک اثر یہ ہے کہ وہ ہمارے خون میں شکر کی سطح بڑھاتے ہیں۔ نیز جذباتی دباؤ ہم میں بری عادات مثلاً الم غلم چیزیں کھانا بھی جنم دیتا ہے۔ انسان دن بھر جلتا کڑھتا اور پیچ و تاب کھاتا رہے،تو یہ کیفیت اس کے دل پر بھی منفی اثر ڈالتی ہے۔ امریکی ٹیل یونیورسٹی کی تازہ تحقیق سے انکشاف ہوا ہے کہ جو لوگ غصہ پالنے کے شوقین ہیں، ان میں ایک کیمیائی مادہ، اینڈوتھیلین (Endothelin) بکثرت ملتا ہے۔ اینڈوتھیلین کی زیادتی ہی سے دل کی شریانوں میں چربی، کولیسٹرول اور دیگر غذائی مواد جمع ہوکر تھکے بناتا ہے۔ چناں چہ اس کیمیائی مادے کے باعث حملہ قلب ہونے کا امکان بہت بڑھ جاتا ہے۔ جدید تحقیق نے ایک اور خطرناک انکشاف بھی کیا ہے۔ یہ کہ کوئی انسان مسلسل شدید غصے میں رہے،تو اس میں دھڑکن قلب کی بے قاعدگی (Arrhythmia) کا خلل جنم لیتا ہے۔ یہ خلل بے قابو ہوجائے تو پھر آپ کا دل دھک دھک کرنا چھوڑ سکتا ہے...... ہمیشہ کے لیے! نکتے کی بات: یاد رکھیے، دن بھر غصے میں رہنا زہر ہے۔ لہٰذا اگر آپ اپنا خون ابلتا پائیں،تو جلد اُسے سرد کرنے کی راہ ڈھونڈیے۔ مثلاً اپنا غم و غصہ ڈائری میں لکھ ڈالیے۔ کسی دوست یا ہم راز کو قصۂ درد سنائیے۔ یا پھر باہر جائیے اور بلند آواز میں چیخیے۔۔۔ غرض ایسا ہر قدم اٹھائیے جو آپ کا غصہ دور کرسکے۔ 6۔ میں سارا دن خوش رہوں،تو کیا ہوتا ہے؟ جب انسان خوش ہو، اطمینان و سکون محسوس کرے تو اس میں قوت ارتکاز بڑھ جاتی ہے۔ وہ پھر اپنے آپ پہ زیادہ توجہ دیتا ہے چونکہ انسان اپنی دنیا میں امن و امان سے ہوتا ہے، لہٰذا اس کے بدن میں ذہنی دباؤ سے وابستہ ہارمون جنم نہیں لیتے۔ یوں ان کی عدم موجودگی میں خون کی شکر قابو میں رہتی ہے، بلند فشار خون پیدا نہیں ہوتا اور دل کی دھڑکن معمول پر رہتی ہے۔ جدید تحقیق بتاتی ہے کہ خوش باش رہنے والے مرد وزن چھوت کی بیماریوں اور دیگر امراض سے محفوظ رہتے ہیں۔ امریکی کارنیج میلن یونیورسٹی میں محققوں نے دس مرد اور خواتین کو دانستہ مختلف جراثیم اور وائرس کا شکار بنایا۔ بعدازاں اُن مرد وزن کے جسمانی معائینے سے انکشاف ہوا کہ جو خوش باش اور اچھے موڈ میں تھے، ان کے جسم میں بیماریوں کا مقابلہ کرنے والے خاص پروٹین ”سائٹوکائنز“ زیادہ مقدار میں پیدا ہوئے۔ یہ پروٹین ہمارا نظام مامون پیدا کرتا ہے۔ دیگر تجربات سے بھی واضح ہوا کہ جذبات ہمارے رویے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ مثلاً ان سے معلوم ہوا کہ جو لوگ مثبت طرز فکر رکھیں اور امید پرست رہیں، وہ صحت بخش کھانے کھاتے اور ورزش کرتے ہیں۔ ان کے خون میں شکر کی سطح بھی کم ہوتی ہے۔ غرض وہ ناامیدی اور منفی طرز فکر کا شکار لوگوں کی نسبت بہتر زندگی گزارتے ہیں۔ 7۔ اگر میں رات کو پانچ گھنٹے نیند لوں،تو کیا ہوتا ہے؟ انسان جب بھی معمول سے کم نیند لے تو اس کا جسمانی نظام تلپٹ ہوجاتا ہے۔ تحقیق سے پتا چلا ہے کہ نیند کی کمی سے ہمارے بدن میں بھوک کنٹرول کرنے والا ہارمون، لیپٹن کم جنم لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو مرد وزن کم سوئیں، وہ عموماً زیادہ کھانا کھانے لگتے اور فربہ ہوجاتے ہیں۔ نیند کی عدم موجودگی سے بدن میں دباؤ Stress پیدا کرنے والے ہارمونوں کی افزائش بھی بڑھتی ہے۔ اسی باعث ہمارا بدن خون میں زائد گلوکوز پھینکنے لگتا ہے (تاکہ دباؤ کم ہوسکے)۔ لہٰذا بہت کم نیند سے جسم میں انسولین کا نظام بھی گڑبڑا جاتا ہے۔ دل تھام کے رکھیے، ابھی تو آغاز ہے۔ محققوں نے انکشاف کیا ہے کہ انسان کم سونا معمول بنالے،تو ہمارا مدافعتی (Immune) نظام ایسے مخصوص کیمیائی مادے بنانا چھوڑ دیتا ہے جو جراثیم مارتے ہیں۔ یہی وجہ ہے، پچھلے سال ایک تحقیق سے دریافت ہوا، جو خواتین و حضرات سات گھنٹے سے کم نیند لیں، وہ دوسروں کی نسبت عام بیماریوں مثلاً بخار، کھانسی، نزلہ وغیرہ میں زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔ نیند کی کمی کے دیگر نقصانات بھی ہیں۔ مثلاً جب الارم انسان کو جگائے،تو بے دلی سے دن کا آغاز کرتا ہے۔ پھر جوں جوں وقت گزرے، انسان پہ سستی اور غنودگی طاری ہوجاتی ہے۔ وہ پھر کوئی کام دھیان سے نہیں کرتا۔ دوسری طرف جو مرد وزن پوری نیند لیں، رات کو بھرپور آرام کریں وہ نئی معلومات تیزی سے اخذ کرتے اور بہترین طور پر کام انجام دیتے ہیں۔ نکتے کی بات: یہ درست ہے کہ کچھ لوگ تھوڑی سی نیند لے کر بھی چوق چوبند ہوجاتے ہیں، مگر بیشتر لوگوں کو سات آٹھ گھنٹے نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔☆......☆......☆

سبزیوں اور پھلوں کا استعمال عام امراض سے بچاسکتا ہے

پھول گوبھی ہمارے جسم کے لیے اینٹی آکسیڈنٹ اور کلوروفل کے علاوہ وٹامن ای حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جگر ہمارے جسم کا اہم ترین عضو ہے، جس کے بنیادی کاموں میں خون بنانا، خوراک سے غذائیت الگ کر کے اسے جسم کا جزو بننے میں مدد دینا اور نظام ہاضمہ کے علاوہ ہارمونز کے حوالے سے افعال شامل ہیں۔

جگر کسی عام خرابی کا شکار ہوجائے تو اس کا جسم کے دوسرے اعضا کی کارکردگی پر بھی منفی اثر پڑتا ہے۔ گھر یا دفتر میں بہت زیادہ کام اور بھاگ دوڑ کی وجہ سے بھی ہم تھکن اور بعض صورتوں میں جسمانی کمزوری بھی محسوس کرتے ہیں، جو آرام کرنے اور عام دواؤں کے استعمال سے دور ہوجاتی ہے، مگر کسی وجہ سے جگر اپنا کام درست طریقے سے انجام نہ دے پائے تو شدید تھکن اور نقاہت محسوس ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں معمولاتِ زندگی متاثر ہونے لگتے ہیں۔

جگر کی بیماری یا کسی عام خرابی میں مبتلا فرد متلی، معدے میں درد، بھوک کی کمی کی شکایت کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہیضہ، خون کی کمی، جسم کے مختلف حصوں خصوصاً ٹانگوں پر ورم اور جلد پر خراشیں یا مختلف نشانات نمودار ہوسکتے ہیں۔ طبی ماہرین جگر کی صحت اور کارکردگی بہتر بنانے کے لیے سبزیوں اور پھلوں اور مختلف دالوں کو اپنی خوراک کا حصہ بنانے پر زور دیتے ہیں۔ طبی تحقیق بتاتی ہے کہ سبز پتوں والی تمام سبزیاں خون سے فاسد مادوں کو الگ کردیتی ہیں اور جگر کو تقویت بخشتی ہیں۔ ان میں پھول گوبھی، چقندر، لیموں، پیاز، سیب ودیگر قدرتی اجناس شامل ہیں۔ چقندر کو طبی سائنس ایک بہترین اینٹی آکسیڈنٹ بتاتے ہیں۔ یہ سبزی خون کو صاف کرتی ہے۔

اس میں فائبر، آئرن، بیٹاسینن اور بیٹانین جیسے اجزا موجود ہوتے ہیں جو جگر کے لیے بے حد مفید ہیں۔ چقندر میں موجود فائبر جگر میں شامل ہوجانے والے زہریلے مادے کو خون میں جذب ہونے سے روکتا ہے۔ اسی طرح ہاضمے میں مدد دینے کے ساتھ لیموں جگر کی صفائی کا کام بھی انجام دیتا ہے۔ اس سے جسم کو وٹامن سی حاصل ہوتا ہے، جو جگر کو ضروری انزائمز پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ انزائمز جسم کو توانائی بخشتے ہیں۔

پھول گوبھی ہمارے جسم کے لیے اینٹی آکسیڈنٹ اور کلوروفل کے علاوہ وٹامن ای حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس سبزی میں بڑی مقدار میں فائبر شامل ہوتا ہے جو جسم سے فاضل مادوں کی صفائی کرتا ہے۔

یہ جگر میں فضلہ خارج کرنے کے لیے ضروری انزائمز پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ شکرقندی میں قدرتی طور پر پایا جانے والا بیٹا کیروٹین جسم میں جا کر وٹامن اے بناتا ہے جو جگر کے لیے بے حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ مختلف دالیں ہمارے جسم کے اہم ترین عضو یعنی جگر کی صحت اور اس کی کارکردگی بہتر بناتی ہیں۔ دالیں جسم کو اس کی ضرورت کے مطابق پروٹین پہنچاتی ہیں۔ پیاز کا استعمال جگر اور غذا کی نالی کو صاف رکھتا ہے۔ سیب ایسا پھل ہے جس سے ہمارا کولیسٹرول لیول درست رہتا ہے اور یہ جگر کے لیے ضروری ہے۔ اس کے علاوہ سیب میں بھی اینٹی آکسیڈنٹ خصوصیات ہوتی ہیں جو جگر کی صحت کے لیے ضروری ہیں۔ جگر کے عام مسائل کے علاوہ مہلک امراض میں ہیپاٹائٹس سی اور اس کی دوسری اقسام شامل ہیں۔ جگر کا بڑھ جانا اور کینسر جیسے خطرناک امراض کے علاوہ جسم میں خون کی کمی، زخم کی صورت میں خون کا زیادہ اخراج اور پیٹ کا شدید درد محسوس ہو تو فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے جو خون اور جگر سے متعلق طبی ٹیسٹ کی رپورٹ کے بعد ہی مرض کی درست تشخیص کرسکتا ہے۔☆......☆......☆

گرمیاں نہیں اب مسئلہ!

یوں تو موسم کا سرد و گرم معمول کا حصہ ہے۔ ہمارے ہاں گرما کا دورانیہ زیادہ طویل ہوتا ہے۔ اس موسم میں لُو لگنا، پسینا، پیٹ کے مسائل، جلد اور بالوں کی رنگت کی خرابی وغیرہ کے مسائل تو ہوتے ہی ہیں،لیکن گزشتہ برس کی جان لیوا گرمی کے بعد اب لوگوں کی تشویش کافی بڑھ گئی ہے۔ بالخصوص خواتین خانہ باہر جانے والے افراد کے حوالے سے خاصی فکرمند رہتی ہیں۔

ذیل میں چند ایسے ہی گھریلو ٹوٹکے پیش خدمت ہیں، جو یقیناً خاتون خانہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوں گے اور ان پر عمل کر کے وہ اہل خانہ کو بھی گرمی کی شدت سے محفوظ رکھ سکیں گی۔

☆گرمی دانے: اس مسئلے کے حل کے لیے ملتانی مٹی اور پانی کا آمیزہ بنا کر گرمی دانوں پر لگائیں اور خشک ہونے دیں اور کچھ دیر بعد پانی سے دھو لیں۔ عموماً چھوٹے بچوں کے پورے بدن پر گرمی دانے پھل جاتے ہیں، ایسے میں ملتانی مٹی کا لیپ سوکھنے کے بعد تھوڑی دیر کے بعد نہلا دیں۔ اس کے علاوہ نہانے کے پانی میں تازہ نیم کے پتے ڈال کر نہانے سے بھی چند دن میں گرمی دانوں کا خاتمہ ممکن ہے۔

☆گرمی لگنے سے بچاؤ: گرمی لگنے (ہیٹ اسٹروک) سے بچنے کے لیے خود بھی پانی زیادہ سے زیادہ پییں اور کام پر جانے والے افراد اور پڑھنے جانے والے بچوں کے لیے صاف اور اُبلے ہوئے پانی کا انتظام کریں۔ اس کے علاوہ پیر کے تلووں میں پیاز کا عرق نکال کر لگائیں تو گرمی لگنے کے خطرے سے تحفظ ہوجائے گا۔ اس کے علاوہ اپنے پاس پیاز ضرور رکھیں۔ مثلاً تیز دھوپ میں جب بچے باہر جارہے ہوں،تو ان کی قمیص کی جیب میں بغیر چھلکا اتارے ایک چھوٹی پیاز رکھ دیں۔

☆پسینے کی بو: گرمی کے موسم میں بہت سے افراد پسینے کی بو سے سخت پریشان رہتے ہیں۔ اس کے لیے پانی میں پھٹکری ملا کر اس سے نہالیں یا پانی میں پھٹکری ڈال کر اس کو اسپرے کی بوتل میں ڈال دیں۔ اور دن میں ایک دو مرتبہ اس سے اسپرے کرلیں اس کے علاوہ پانی میں چند قطرے پرفیوم یا عرق گلاب ملا کر نہانے سے بھی خوش بو اور فرحت کا احساس ملتا ہے۔

☆جوئیں اور لیکھیں: بہت سی خواتین گرما میں جوؤں اور لیکھوں کے مسائل سے بھی دوچار ہوجاتی ہیں۔ یہی نہیں اسکول جانے والے بچے بھی اس مشکل کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس کے خاتمے کے لیے نہانے کے بعد گیلے بالوں کی جڑوں میں بورک پاؤڈر چھڑک دیں اور ایک گھنٹے بعد باریک کنگھی کریں تو جوؤں اور لیکھوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔

☆چہرے کی رنگت کا مسئلہ: دھوپ کی تمازت سے جلد جھلس جائے، تو لوکی کے دو ٹکڑے کر کے متاثرہ جلد پر مل لیں، افاقہ ہوگا۔ اس کے علاوہ بیسن کا آٹا، دودھ ہلدی، لیموں کا رس اور عرق گلاب کا آمیزہ بنا کر چہرے پر لگالیں۔ چند منٹ سوکھنے دیں۔ پھر ہاتھ سے مل کر صاف کریں اور چہرہ ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ فوری طور پر فرق محسوس کریں گی۔ یہ عمل دہرانے سے واضح طور پر رنگت بہتر ہوجائے گی۔ اس کے علاوہ دودھ کی بالائی چہرے پر لگا کر کچھ دیر چھوڑ دیں، پھر اچھی طرح ہاتھوں سے چہرے کو ملیں اور صابن اور پانی سے دھولیں۔ اس سے بھی چند دن میں رنگت نکھر جائے گی۔

☆نڈھال ہونا: گرمی میں پسینا آنے کی بنا پر بعض اوقات طبیعت نڈھال ہونے لگتی ہے۔ ایسے میں لیموں کا رس، شکر، نمک، پانی ملا کر نوش کریں۔ یہ گرمیوں کا بہترین مشروب ہے اور فوری توانائی بحال کرتا ہے۔ اس میں تازہ پودینہ ملا کر اسے مزید صحت بخش بنایا جاسکتا ہے۔ پانی کی کمی سے بھی تھکان محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس کے لیے پانی زیادہ پییں، میٹھی یا نمکین لسی، چھاچھ، ستو، تازہ پھلوں کے رس کا استعمال زیادہ کریں۔

☆ کچی سبزیوں کا استعمال: گرمی لگنا یا لُو لگنے سے بچاؤ کے لیے کھانے کے ساتھ کچی پیاز ضرور کھائیں۔ بطور سلاد استعمال کریں۔ کیری کا شربت بھی گرمی سے بچاتا ہے۔ گرمی میں باہر سے آئیں،تو گرمی کی شدت سے آنکھیں جلنے لگتی ہیں،تو ٹھنڈے پانی سے دھوئیں۔ اس کے علاوہ ٹھنڈے کھیرے کے قتلے بھی آنکھوں پر رکھنے سے فرحت بخش احساس ہوگا۔ اکثر بچوں کو گرمی کی وجہ سے اسہال ہوجاتے ہیں، ایسے میں دہی میں اسپغول کی بھوسی ملا کر کھلادیں آرام آجائے گا۔☆......☆......☆

کچن کی اہم اشیاء کی صفائی کی آسان ترکیبیں

صفائی نصف ایمان ہے اور یہ ہمارے ایمان کا ہی اہم حصہ ہے اس لیے صفائی کو اپنی روزمرّہ کی زندگی کا حصہ ایسے بنالینا چاہیئے جیسے کہ ہم سانس لیتے ہیں۔ ایک خاتون خانہ کے لیے اس کا گھر کسی جنت سے کم نہیں ہوتا، اس کی آرائش، سجاوٹ اور دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ وہ اس کی صفائی ستھرائی کے حوالے سے بھی کافی فکرمند رہتی ہے۔ گھر کی صفائی ایک بہت بڑا مرحلہ ہے، خصوصاً گھر کے ہر پورشن کی صفائی ایک وقت اور دقت طلب کام ہے جس کے لیے ظاہر ہے ایک اوقات کار ترتیب دینا ہوتا ہے۔

بیڈرومز، ڈرائنگ، ڈائننگ، لاؤنج، اسٹڈی، اسٹور، صحن، برآمدہ، چھت، باتھ رومز اور پھر سب سے بڑھ کر کچن کی صفائی۔ یقیناً ان تمام کی صفائی صرف ایک دن کے وقت کا تقاضا نہیں کرتی بلکہ ہر پورشن کی صفائی میں اچھا خاصا وقت صرف ہوجاتا ہے اس لیے ایک خاتون خانہ کو یہ ہی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ صفائی کے لیے ہفتہ وار یا ماہوار پلان ترتیب دے اور اس پر عمل پیرا ہو کر صفائی کرے۔ لیکن کچن میں موجود روزمرّہ کے استعمال میں ہونے والی چند ضروری اشیاء ایسی بھی ہیں جن کا استعمال کرنے کے بعد فوراً ان کی صفائی کرنا بھی بے حد آسان ہوتا ہے لیکن اگر انہیں گندا چھوڑ دیا جائے تو پھر یہ استعمال کے قابل نہیں رہتے۔ کچن کی وہ اشیاء جن کی صفائی جلد اور فوراً کی جاسکتی ہے۔

بلینڈر کی صفائی: فیملی فزیشن اور آرتھر جل گرمز کے پاس بلینڈر کی صفائی کا ایک نہایت عمدہ اور حیرت انگیز طریقہ ہے۔ ان کے مطابق جب آپ بلینڈر استعمال کرلیں اور اپنی ضرورت کے حساب سے آپ نے اس سے جتنا کام لینا ہے لے چکیں تو اسے بلینڈر جگ کو اچھی طرح خالی کرنے کے بعد بلینڈر کے جگ میں پانی ڈال کر اس میں ایک قطرہ ڈش واشر ڈٹرجنٹ کا شامل کریں اور پھر اس بلینڈر کو دوبارہ گھمائیں۔ یہ عمل بیس سیکنڈ کے لیے کریں۔ اب سوئچ آف کر کے اس بلینڈر جگ کو صاف پانی سے دھولیں۔ اس کی صفائی دیکھ کر آپ خود حیران رہ جائیں گی۔

مائیکرو ویو کی صفائی: ہر گھر میں استعمال ہونے والے مائیکرو ویو کی صفائی بعض اوقات مشکل ثابت ہوتی ہے اکثر افراد جب اس کا استعمال دن رات کرتے ہیں تو کھانے کے چھوٹے چھوٹے اجزاء اس کے اندرونی کونوں کے چاروں طرف جمع ہونا شروع ہوجاتے ہیں جسے بروقت صاف نہ کیا جائے تو یہ ذرات نہ صرف بدبو پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں بلکہ مائیکرو ویو کے کناروں پر پھپھوند کی ہلکی سی تہہ بھی جمنے لگتی ہے مائیکرو ویو کی صفائی کوئی زیادہ وقت طلب کام نہیں ہے، اس کی صفائی کے لیے اچھی خاصی تعداد میں گیلے پیپر ٹاول اس میں مکمل طور پر بھر دیں پھر اس مائیکرو یوا وون کو تین سے پانچ منٹ تک ہائی ٹمپریچر پر چلادیں ان ٹاول سے جو بھاپ نکلے گی وہ مائیکرو ویو کے چاروں اطراف جمع ہوجانے والی گندگی کو نرم کردیتی ہے اور پھر جب وہ ایک بار نرم ہوجائے گی تو پیپر ٹاول کے ٹھنڈے ہونے کے بعد انہی ٹاول سے مائیکرو ویو کے اندر سے اچھی طرح سے صفائی کرلیں۔

کافی میکر کی صفائی: عام طور پر برتنوں پر سے چائے اور کافی کے داغ آسانی سے صاف نہیں ہوں گے اسی طرح چائے کی کیتلی اور کافی میکر کے گلاس کی صفائی بھی اکثر افراد مشکل تصور کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں کافی میکر کے گلاس کے اندر بہت جلد کافی پاؤڈر کے مسلسل استعمال سے تہہ جم جاتی ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم اس کی مسلسل صفائی نہ کریں اور ایک لمبے عرصہ کے لیے اسے ایسا ہی چھوڑ دیں اس کے لیے سب سے بہترین صفائی یہ ہے کہ آپ اسے برف، نمک اور لیموں سے صاف کریں۔ کافی میکر گلاس میں کوارٹر برف، ایک لیمن جوس اور دو کھانے کے چمچ نمک ڈال کر اس گلاس کو کافی میکر پر رکھ کر دو منٹ کے لیے گھمائیں۔ آپ خود دیکھیں گے کہ کافی میکر گلاس میں سے وہ پاؤڈر کی تہہ ختم ہوچکی ہے اب آپ اسے صاف پانی سے دھولیں۔

نان اسٹک پین کی صفائی: عام طور پر گھروں میں نان اسٹک برتنوں کے استعمال اور اس کی صفائی کا کوئی خاص خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔ نان اسٹک برتنوں کے استعمال کے وقت یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے کہ چمچہ لکڑی کا ہو ایلومونیم، اسٹیل کے چمچے سے نان اسٹک برتنوں میں کھانا پکانے سے اس پر خراشیں پڑجاتی ہیں جو آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے سیاہ پین کو سفید پین میں تبدیل کردیتی ہیں۔ سفید خراشیں جب نان اسٹک پین میں بڑھ جاتی ہیں تب ان میں کھانا پکنے کے دوران جلنے لگتا ہے اس لیئے ایسے برتنوں میں کوکنگ کے لیے لکڑی کے چمچوں کا استعمال ہی ناگزیر ہے دوسری طرف اس کی صفائی میں بھی کافی احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے نان اسٹک پین کو کسی بھی چیز (اسٹیل وول) وغیرہ سے پکڑ کر نہیں دھونا چاہیئے کیونکہ اس سے یہ برتن تباہ ہوجاتے ہیں۔ ان کی نان اسٹک ہونے کی خصوصیت ختم ہوجاتی ہے اگر صرف پانی سے نان اسٹک برتن کی صفائی صحیح طریقہ سے نہیں ہو پارہی ہے تو آپ ایک پیپر ٹاول پر تھوڑا سا نمک ڈال کر اس کی صفائی کریں پھر پانی سے دھولیں۔ نمک کی صفائی سے ان برتنوں میں ان کی نئی چمک دمک ہمیشہ برقرار رہتی ہے۔ اور ان کا نان اسٹک ہونے کی خوبی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

کافی گرائنڈر: کافی گرائنڈر میں چونکہ کافی کے موٹے موٹے بیج پیسے جاتے ہیں اس لیے اس کی صفائی ہر اس وقت ضروری ہے جب آپ اسے استعمال کریں۔ جب آپ اس میں کافی کے بیج گرائنڈ کرتے ہیں تب گرائنڈر خالی ہوجانے کے باوجود کافی کے کچھ ذرات اس کی تہہ میں جمنا شروع ہوجاتے ہیں جن کی اگر مکمل صفائی نہ کی جائے تو گرائنڈر میں بدبو بھی پیدا ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ اس کی صفائی کے لیے کچھ بغیر پکے ہوئے کچے سفید چاولوں کو اس میں گرائنڈرر میں جمے ہوئے کافی کے ذرات باہر نکل آئیں گے اور ان کی صفائی کرنا بہت آسان ہوجاتا ہے۔ ماہرین کی اکثریت مشورہ بھی دیتی ہے کہ کافی گرائنڈر میں دیگر کسی اور مصالحوں کو گرائنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح ان مصالحوں کی خوشبو گرائنڈر میں رہ جائے گی اور جب آپ کافی کے بیج پیسنے لگیں گے تب مصالحوں کی یہ خوشبو ان میں بھی شامل ہوجائے گی جو کافی کے پیتے ہوئے آپ کو ناگوار بھی گذر سکتی ہے۔

پنیر گریٹر کی صفائی: یعنی پنیر کش کرنے والا کٹر آپ جب بھی اپنی کسی کوکنگ ڈش میں پنیر کش کرنے کے لیے اسے استعمال کریں تب اپنے ہمراہ ایک بیٹری برش بھی رکھیں جب بھی پنیر کش کریں اس برش کی مدد سے اس کے دونوں اطراف کی صفائی کرتی چلی جائیں اس فوری صفائی کے نتیجے میں پنیر یا چیز کے ذرات اس میں پھنسے نہیں رہیں گے۔

کپ ساسر کی صفائی: عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ چائے کپ ساسر میں مسلسل چائے یا کافی کا کپ رکھنے سے ان پر کافی یا چائے کے داغ بننا شروع ہوجاتے ہیں جو عام صفائی سے ختم نہیں ہو پاتے نتیجہ یہ داغ مستقل ان ساسرز پر اپنی جگہ بنالیتے ہیں ساسرز پر سے چائے یا کافی کے داغ صاف کرنا انتہائی آسان ہے اس کے لیے آپ نمک اور سفید سرکہ کو ہم وزن ملا کر ایک نرم کپڑے سے ساسرز پر سے یہ داغ صاف کریں داغ فوراً غائب ہوجائیں گے۔☆......☆......☆

نوجوان ہچکچاہٹ چھوڑ کر دنیا کے لیے نئی قدریں تخلیق کریں: نرملا سیتارمن

مدورئی، (یواین آئی) مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ہفتہ کے روز کہا کہ نوجوانوں کو خطرہ مول لینے میں ہچکچاہٹ ترک کرنی چاہیے۔ انہیں انتظار کرنے کے بجائے کچھ نیا تعمیر کرنے اور صرف شریک ہونے کے بجائے ملک میں جاری تکنیکی اور معاشی تبدیلی کے عمل میں نئی تخلیقات کے ذریعے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کا مقصد ایسی قدریں تخلیق کرنا، دانشورانہ املاک (انٹلیکچوئل پراپرٹی) پیدا کرنا اور ملک، دنیا اور آنے والی نسلوں کے لیے مفید کام کرنا ہونا چاہیے تاکہ وکست بھارت 2047 کے وژن کو حقیقت میں بدلا جا سکے۔ وہ کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) کے ذیلی ادارے ینگ انڈینز (وائی آئی) کی جانب سے تمل ناڈو کے شہر مدورئی میں منعقدہ دو روزہ قومی مالیاتی کاروباری کانفرنس ”وائی فائی 2026“ کے خصوصی اجلاس سے خطاب کر رہی تھیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ آج کی نوجوان نسل تین دہائیاں پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ باصلاحیت، بہتر وسائل سے لیس اور بے شمار مواقع سے مستفید ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ پہلے معلومات حاصل کرنے، مواقع تلاش کرنے کے لیے سفر کرنے اور ذاتی روابط پر انحصار کرنا پڑتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت ایسا بھی تھا جب ٹیلی فون کنکشن حاصل کرنے کے لیے رکن پارلیمنٹ کی سفارش درکار ہوتی تھی۔ نرملا سیتارمن نے کہا کہ آج سرمایہ کار سرمایہ لگانے کے لیے تیار ہیں، جامعات اختراعات کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہیں اور حکومت کاروباری سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے پُرعزم ہے۔

وانگچک کے پرامن احتجاج کو کچلنا جمہوریت پر حملہ: کانگریس

کھرگے کا مرکز پر حملہ، بولے - جنتر منتر کا واقعہ جمہوریت پر سیاہ دھبہ

پارلیمنٹ مارچ کی اپیل سے مودی حکومت گھبرائی، سونم وانگچک کو زبردستی پولیس کے ذریعے اٹھوالیا گیا: عام آدمی پارٹی

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے بھوک ہڑتال پر بیٹھے سماجی کارکن سونم وانگچک کو اٹھا کر ہسپتال لے جانے کی کارروائی پر مرکزی سرکار کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ جنتر منتر پر جو کچھ ہوا وہ جمہوریت اور آئین پر ایک اور سیاہ دھبہ ہے۔ مسٹر کھرگے نے ہفتہ کو سوشل میڈیا پر جاری اپنے پیغام میں کہا کہ جنتر منتر پر جو ہوا، وہ جمہوریت اور آئین پر ایک اور سیاہ دھبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ چاہے ماں گنگا کو بچانے کے لیے 111 دنوں تک بھوک ہڑتال پر بیٹھے پروفیسر جی ڈی اگروال ہوں، ہریانہ کی اولمپک خاتون پہلوان ہوں، تحریک چلانے والے 750 کسان، دلت-آدیواسی برادری یا پھر پیپر لیک سے متاثرہ طلبہ اور ان کے اہلخانہ، اس سرکار نے کسی کی آواز نہیں سنی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سرکار کی نظر میں جو بھی اپنی بات اٹھاتا ہے، اسے ”ملک دشمن“ یا ”پرجیوی“ قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری احتجاج کو دبانے کا یہ رجحان تشویشناک ہے۔ کانگریس صدر نے اپنے پیغام میں کہا کہ کوٹا اور دہرادون سے ”طلبہ کی گونج“ کی شروعات ہو چکی ہے اور یہ آواز دہلی کی دہلیز تک ضرور پہنچے گی۔ قابل ذکر ہے کہ سماجی کارکن سونم وانگچک کو آج صبح دہلی پولیس جنتر منتر سے صفدر جنگ ہسپتال لے گئی۔ وانگچک گزشتہ 20 دنوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے تھے۔ اس کارروائی کو لے کر اپوزیشن پارٹیوں کا احتجاج مسلسل تیز ہو رہا ہے اور کئی لیڈروں نے دہلی پولیس کی کارروائی اور مرکزی سرکار کے کردار پر سوال اٹھائے ہیں۔

کانگریس نے سونم وانگچک اور ان کے حامیوں کے ساتھ ہفتہ کو پولیس کارروائی کی سخت الفاظ میں نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ سرکار شہریوں کے پرامن طریقے سے احتجاج کرنے کے آئینی حق کو طاقت کے بل پر دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ کانگریس کے شعبۂ مواصلات کے سربراہ پون کھیڑا نے سوشل میڈیا ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ آئین ہر شہری کو آواز اٹھانے اور پرامن طریقے سے احتجاج کرنے کا بنیادی حق دیتا ہے، لیکن وزارتِ داخلہ کا رویہ بتاتا ہے کہ اس نے اسی آئینی حق کو نشانہ بنالیا ہے۔ ان کا یہ بیان اس کارروائی کے تناظر میں آیا ہے، جس میں سماجی کارکن سونم وانگچک اور ان کے کئی حامیوں کو مظاہرے کے دوران یہاں پولیس نے حراست میں لیا۔ مسٹر کھیڑا نے کہا کہ دہلی پولیس براہِ راست وزارتِ داخلہ کے تحت کام کرتی ہے اور حال ہی میں مقرر کیے گئے نئے پولیس کمشنر کے مدت کار کی شروعات اگر اس طرح کی کارروائی سے ہوتی ہے، تو اس سے ان کی ترجیحات کا پیغام واضح ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خاتون پہلوانوں کو سڑکوں پر گھسیٹنے اور سابق فوجیوں کے ساتھ بدسلوکی جیسے واقعات کے بعد اب پرامن مظاہرین کے خلاف کی گئی کارروائی سے یہ صاف ہو گیا ہے کہ سرکار نہ آئین کا احترام کرتی ہے اور نہ ہی جمہوری اقدار کا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ سرکار پرامن احتجاج کو شہریوں کا جمہوری حق ماننے کے بجائے امن و امان کا مسئلہ سمجھتی ہے اور اسے طاقت کے استعمال سے دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت آج سب سے زیادہ جمہوریت مخالف سوچ رکھنے والے سیاسی نظام کے قبضے میں ہے۔ مسٹر وانگچک کو جنتر منتر سے پولیس نے آج صبح ہسپتال میں داخل کرادیا۔

وہیں دوسری جانب عام آدمی پارٹی نے 21 روز سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے معروف ماہرِ تعلیم سونم وانگچک کو زبردستی اٹھا کر اسپتال میں داخل کرانے کے اقدام پر سخت تنقید کی ہے۔ پارٹی کے سینئر رہنما اور رکنِ پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے آج ایکس پر جاری ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ مودی حکومت سونم وانگچک کی پارلیمنٹ تک پُرامن مارچ کی اپیل سے خوف زدہ ہو گئی ہے۔ اسی لیے صبح سویرے جنتر منتر پر پولیس بھیج کر نوجوانوں پر لاٹھی چارج کرایا گیا اور سونم وانگچک کو زبردستی اسپتال میں داخل کرا دیا گیا تاکہ اس تحریک کو کچل دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ 20 جولائی کو پارلیمنٹ تک نکالے جانے والے مارچ میں ملک بھر کے نوجوان، عوام اور مختلف سیاسی جماعتوں کے اراکینِ پارلیمنٹ شریک ہونے والے تھے۔ وزیرِ اعظم نریندر مودی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ سونم وانگچک کی آواز پورے ملک میں ایک بڑی عوامی تحریک کی شکل اختیار کر سکتی ہے، اس لیے اسے دبانے کی کوشش کی گئی۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ 59 سالہ سونم وانگچک گزشتہ 21 دنوں سے غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر تھے اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر ان کروڑوں نوجوانوں کی آواز بلند کر رہے تھے جن کا مستقبل پرچہ لیک ہونے کے واقعات سے تباہ ہو چکا ہے۔ نوجوان بے بس تھے اور ان کی آواز اٹھانے والا کوئی نہیں تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیرِ اعظم نے 21 دن تک نہ تو ان سے بات کی اور نہ ہی ایک پیغام جاری کر کے ان سے بھوک ہڑتال ختم کرنے کی اپیل کی۔ حکومت کا کوئی نمائندہ بھی ان سے یہ جاننے نہیں پہنچا کہ وہ اپنی جان خطرے میں ڈالنے پر کیوں مجبور ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج اطلاع ملی کہ اچانک پولیس کی بھاری نفری جنتر منتر پہنچی، پورے علاقے کا محاصرہ کر لیا، نوجوانوں پر لاٹھیاں برسائیں اور سونم وانگچک کو زبردستی اٹھا کر اسپتال میں داخل کرا دیا۔ ان کے مطابق ایسا اس لیے کیا گیا کیونکہ وانگچک نے 20 جولائی کو عوام، نوجوانوں، اراکینِ پارلیمنٹ اور اراکینِ اسمبلی سے اپیل کی تھی کہ وہ جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک پُرامن مارچ کریں، جہاں پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے والا ہے۔ سنجے سنگھ نے الزام لگایا کہ وزیرِ اعظم کو معلوم تھا کہ یہ تحریک بڑی شکل اختیار کر سکتی ہے، اسی لیے دہلی کے پولیس کمشنر کو تبدیل کر کے ایسا افسر تعینات کیا گیا جس کے ذریعے سونم وانگچک کو گرفتار کیا جا سکے۔ انہوں نے وزیرِ اعظم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ”اقتدار کا اتنا غرور مناسب نہیں کہ ہر آواز کو لاٹھی، گولی اور آنسو گیس سے دبایا جائے۔

زبردستی اٹھانا مغرور مودی سرکار کی ہار: کیجریوال

نئی دہلی، (یواین آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے 21 دنوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے مشہور ماہرِ تعلیم سونم وانگچک کو جنتر منتر سے زبردستی اٹھانے اور نوجوانوں پر لاٹھی چارج کرنے کی کارروائی کو مغرور مودی سرکار کی ہار قرار دیا۔ ”عآپ“ کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے ہفتہ کو پولیس کی کارروائی پر مودی سرکار پر سخت حملہ بولا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ اتنا غرور ٹھیک نہیں ہے۔ مسٹر وانگچک کو زبردستی اٹھانے کے بجائے مودی سرکار کو ان سے بات کرنی چاہیے تھی۔ کاکروچ تحریک کو کچلنے کے بجائے، ملک کی تعلیم اور امتحانی نظام کو بہتر بناؤ۔ مسٹر وانگچک کے ساتھ زبردستی کرنا مودی سرکار کی ہار ہے۔ دوسری طرف ”عآپ“ کے سینئر لیڈر اور رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے کہا کہ 59 سالہ مسٹر وانگچک گزشتہ 21 دنوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی زندگی داؤ پر لگا کر ملک کے ان کروڑوں نوجوانوں کی آواز اٹھا رہے تھے جو 93 پیپر لیک سے برباد ہو چکے تھے۔

مرکز کی ’حد بندی بل‘ کے خلاف اسٹالن اور وزیر اعلیٰ وجے نے ملایا ہاتھ، مل کر کریں گے مقابلہ

چنئی (ایجنسی) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس سے قبل تمل ناڈو میں حد بندی کو لے کر سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی پارٹی ڈی ایم کے اور وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کی ٹی وی کے نے اس بل کی سخت مخالفت کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اگرچہ مرکزی حکومت کے 20 جولائی سے شروع ہونے والے مانسون اجلاس کے ایجنڈے میں ’حد بندی پیکیج‘ شامل نہیں ہے، لیکن تمل ناڈو میں اس کے خلاف صف بندی شروع ہو گئی ہے۔ ریاست کی اہم پارٹی ڈی ایم کے اور برسراقتدار جماعت ٹی وی کے نے واضح کر دیا ہے کہ اگر پارلیمنٹ میں نئی حد بندی نافذ کرنے سے متعلق کوئی بھی بل لایا جاتا ہے، تو اس کی سخت مخالفت کی جائے گی۔ ڈی ایم کے کے ترجمان سرونن انادورئی نے جمعہ (17 جولائی) کو واضح کیا کہ اگر مرکز کی بی جے پی حکومت ریاستوں کے حقوق کو پامال کرنے والا یا آئین کے خلاف کوئی نیا قانون لاتی ہے، تو پارٹی اس کے خلاف کھڑی ہوگی۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ بی جے پی کی جانب سے اس معاملے پر کل جماعتی اجلاس بلانے کے اشارے دیے گئے ہیں، لیکن پارٹی کسی بھی حتمی فیصلے سے پہلے مکمل معلومات ملنے کا انتظار کرے گی۔ انادورئی کے مطابق اگر پچھلی بار کی طرح بل پاس کیا گیا، تو اس میں ہمارا ہی نقصان ہے۔ اس سے قبل 16 جولائی کو ڈی ایم کے کے سربراہ ایم کے اسٹالن نے اپنی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کی تھی۔ اس دوران انہوں نے اراکین پارلیمنٹ کو ہدایت دی کہ وہ پارلیمنٹ میں ایک تعمیری اپوزیشن کا کردار نبھائیں اور تمل ناڈو کے مفادات کو نقصان پہنچانے والے کسی بھی قدم کی ڈٹ کر مخالفت کریں۔ واضح رہے کہ ڈی ایم کے طویل عرصے سے حد بندی کی تجویز کی کھل کر مخالفت کرتی آئی ہے۔

عامر خان کو بشنوئی گینگ سے دھمکی ملنے کے بعد، سیکورٹی میں کیا گیا اضافہ

ممبئی (ایجنسی) بالی ووڈ کے معروف اداکار عامر خان کو لارنس بشنوئی گینگ کی طرف سے دھمکی ملنے کے بعد ممبئی کرائم برانچ الرٹ ہو گئی ہے۔ کرائم برانچ نے عامر خان کی ٹیم سے بات چیت کی۔ ممبئی کرائم برانچ بنیادی طور پر یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ یہ دھمکی عامر خان یا ان کی ٹیم کو براہ راست ملی ہے یا پھر سوشل میڈیا یا خبروں کے ذریعہ ہی جانکاری ہی ملی ہے۔ رپورٹس کے مطابق عامر خان یا ان کی ٹیم کی طرف سے پولیس سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اب تک کوئی شکایت درج کرائی گئی ہے۔ دوسری جانب مہاراشٹر کے وزیر مملکت برائے داخلہ یوگیش کدم نے بتایا کہ انہیں بھی اس بات کی اطلاع سوشل میڈیا کے ذریعہ ملی ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ عامر خان یا ان کی ٹیم کی طرف سے اب تک کوئی شکایت درج نہیں کروائی گئی ہے، لیکن پولیس نے ازخود نوٹس لیتے ہوئے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ یوگیش کدم کے مطابق عامر خان کو پہلے سے ہی سیکورٹی ملی ہوئی ہے (ایک پولیس اہلکار ساتھ میں ہے)، لیکن اس واقعے کے بعد ان کی سیکورٹی کا جائزہ لے کر ضرورت کے مطابق اسے مزید بڑھایا جائے گا۔

ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کے 5 منزلہ دفتر پر چلا بلڈوزر

اسمبلی انتخابات کے نتائج کا اعلان ہونے کے بعد سے ہی ابھیشیک بنرجی کا دفتر بند تھا۔ ضلعی انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ یہ دفتر غیر قانونی طور پر بنایا گیا تھا

کولکاتہ (ایجنسی) رکن پارلیمنٹ اور ممتا بنرجی کے بھتیجے ابھیشیک بنرجی کے غیر قانونی طور پر تعمیر شدہ دفتر کو منہدم کیا جا رہا ہے۔ اس 5 منزلہ دفتر کو گرانے کے لیے 3 بلڈوزر کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ دفتر جنوبی 24 پرگنہ کے امتالا-باروئی پور روڈ پر واقع ہے۔ انتظامیہ نے اس عمارت کو توڑنے کے لیے پہلے بھی نوٹس جاری کیے تھے، لیکن اس پر ابھیشیک بنرجی کی جانب سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اس کے بعد ہفتہ (18 جولائی) کو انتظامیہ نے اس عمارت کو مسمار کرنے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ ترنمول کانگریس کے نیشنل جنرل سکریٹری اور ڈائمنڈ ہاربر کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کے ایم پی دفتر کو غیر قانونی تعمیر کے الزام میں مسمار کرنے کی کارروائی شروع ہونے کے بعد سیاسی تنازعہ بڑھ گیا ہے۔ اس عمارت کے سامنے جیسے ہی صبح سویرے بلڈوزر پہنچا، مقامی لوگوں کا ہجوم وہاں جمع ہو گیا۔ اس دوران بی جے پی کارکنان اور ٹی ایم سی کارکنان بھی وہاں جمع ہو گئے۔ صورتحال کشیدہ ہوتے دیکھ کر انتظامیہ کو مزید سیکورٹی اہلکار بلانے پڑے۔ ہندی نیوز پورٹل ’آج تک‘ پر شائع خبر کے مطابق سیکورٹی کے نقطہ نظر سے یہاں بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ اس سے قبل انتظامیہ نے ایک نوٹس چسپاں کر الزام عائد کیا تھا کہ یہ عمارت بغیر منظوری کے تعمیر کی گئی تھی۔ اسمبلی انتخابات کے نتائج کا اعلان ہونے کے بعد سے یہ دفتر بند تھا۔ ضلعی انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ یہ دفتر غیر قانونی طور پر بنایا گیا تھا۔ یہ دفتر کسی بھی دستاویز کے بغیر تعمیر کیا گیا تھا۔ دفتر کی تعمیر سے متعلق کوئی بھی قانونی دستاویز پیش نہیں کی جا سکی۔ مغربی بنگال کے انتخابی نتائج کے بعد سے یہ دفتر بند پڑا ہوا تھا۔ ڈائمنڈ ہاربر میں جب بھی کوئی میٹنگ ہوتی تھی وہ اسی دفتر میں ہوتی تھی۔ اس کا اہتمام ترنمول کانگریس کی طرف سے کیا جاتا تھا۔ مغربی بنگال میں سووبیندو ادھیکاری کی حکومت گزشتہ حکومت میں بنی غیر قانونی عمارتوں اور سرکاری زمینوں پر ہوئے ناجائز قبضوں پر بلڈوزر چلا رہی ہے۔ بلڈوزر کی یہ کارروائی اس وقت ہو رہی ہے جب کولکاتہ میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) نے ابھیشیک بنرجی، ان کے خاندان کے اراکین اور ان کی کمپنی ’لیپس اینڈ باؤنڈز‘ سے جڑے ناموں پر درج 17 جائیدادوں کو منہدم کرنے کا نوٹس جاری کیا ہے۔

حکومت کی مسلسل 12 سال کی کوششوں سے بہتر ہوئی دفاعی تیاری

مسلح افواج نے دہشت گردوں اور انہیں پناہ دینے والوں کو منہ توڑ جواب دیا: وزیر دفاع راجناتھ سنگھ

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے آپریشن سندور کو ہندوستان کی جدید اور بہترین دفاعی تیاریوں کا ثبوت بتاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تیاریاں سرکار کی گزشتہ 12 برسوں کی مسلسل کوششوں سے اور بہتر ہوئی ہیں اور یہ ملک سب سے بالاتر اور فوج سب سے بالاتر کے جذبے سے متاثر ہیں۔ مسٹر سنگھ نے ہفتہ کو یہاں ایک پروگرام میں آپریشن سندور کو ہندوستانی دفاعی فورسز کی بے مثال بہادری کی یاد دلانے والا بتایا۔ انہوں نے کہا کہ مسلح افواج نے دہشت گردوں اور انہیں پناہ دینے والوں کو منہ توڑ جواب دیا، جو دہشت گردی کے خلاف سرکار کے سخت موقف کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ دہشت گردی کو قطعی برداشت نہ کرنا صرف ایک بیان نہیں، بلکہ کارروائی کا ایک طریقہ ہے۔ انہوں نے دہرایا کہ ہندوستان دہشت گردی کے خلاف نہ صرف اپنی سرحد پر، بلکہ ان کے گڑھ میں گھس کر بھی حملہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ آپریشن سندور جیسے مشکل آپریشن کو کامیابی کے ساتھ پورا کرنے میں ہندوستان کے بدلے ہوئے دفاعی شعبے نے اہم کردار نبھایا۔ انہوں نے اسے ٹیکنالوجی پر مبنی جنگ کی ایک شاندار مثال اور ہندوستانی صنعتوں پر سرکار کے بھروسے کا ثبوت بتایا۔ انہوں نے کہا، آپریشن کے دوران آکاش تیر، آکاش میزائل سسٹم اور برہموس جیسے ایڈوانسڈ سسٹم کے ساتھ ساتھ کئی دیگر جدید ترین آلات کا موثر طریقے سے استعمال کیا گیا۔ یہ سب گزشتہ 12 برسوں میں رکھی گئی مضبوط بنیاد کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔

دفاعی شعبے میں خود انحصاری کو فروغ دینے کے لیے سرکار کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر راجناتھ سنگھ نے بتایا کہ دفاعی فورسز کی جانب سے اب تک دفاعی ساز و سامان کی ملکی پیداوار سے متعلق پانچ مثبت فہرستیں جاری کی گئی ہیں جن میں 509 آلات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، دفاعی پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگز کے ذریعے بھی پانچ ایسی فہرستیں جاری کی گئی ہیں جن میں 012,5 آلات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا، ”جیسے جیسے ہم ایک خود انحصار اور بااختیار دفاعی شعبہ بنانے کی سمت میں پختہ عزم اور منظم طریقے سے آگے بڑھ رہے ہیں، اس وژن کو اور رفتار دینے کے لیے جلد ہی ایک اور مثبت ملکی پیداواری فہرست جاری کی جائے گی۔“ خود انحصاری کے لیے مسلسل کی جا رہی کوششوں سے ملنے والے اچھے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ سالانہ دفاعی پیداوار، جو 2014 میں تقریباً 40,000 کروڑ روپے تھی، وہ مالی سال 2024-25 میں ریکارڈ 1.78 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی برآمدات، جو مالی سال 2013-14 میں 686 کروڑ روپے تھیں، اب 38,000 کروڑ روپے کی اب تک کی سب سے اونچی سطح کو پار کر گئی ہیں۔ انہوں نے کہا، ”ہمارا دفاعی پیداوار کا ہدف اس سال 2 لاکھ کروڑ روپے اور 2029 تک 3 لاکھ کروڑ روپے کے ہندسے کو پار کرنا ہے۔ ہمارا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ 2029 تک دفاعی برآمدات 50,000 کروڑ روپے تک پہنچ جائیں۔ ترقی کی موجودہ رفتار کو دیکھتے ہوئے، مجھے پورا بھروسہ ہے کہ ہم ان ہدف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔“

خشک سالی میں شدت، کرناٹک حکومت نے ہنگامی کابینہ اجلاس طلب کرلیا

بنگلورو، (یواین آئی) کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے ریاست میں بڑھتی ہوئی خشک سالی کے پیش نظر اتوار کے روز ہنگامی کابینہ اجلاس طلب کیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آبی ذخائر میں موجود تمام دستیاب پانی صرف پینے کے استعمال کے لیے مختص کر دیا گیا ہے اور جب تک ذخائر میں پانی کی سطح بہتر نہیں ہوتی، آبپاشی کے لیے پانی فراہم کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ یہ اعلیٰ سطحی اجلاس اتوار کو سہ پہر 3 بجے منعقد ہوگا۔ ریاست میں معمول سے کم بارش، آبی ذخائر میں مسلسل کمی اور دیہی علاقوں میں بڑھتی ہوئی مشکلات کے باعث یہ اجلاس غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ ودھان سودھا میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے شیوکمار نے کہا کہ کابینہ اجلاس سے قبل ضلع کلکٹروں اور ضلع پنچایتوں کے چیف ایگزیکٹو افسران کے ساتھ ورچوئل میٹنگ کے ذریعے زمینی صورتحال کا جائزہ لیا جائے گا، جس کے بعد ریاست کی فوری حکمت عملی طے کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ”میں نے کل ہنگامی کابینہ اجلاس طلب کیا ہے۔ یہ اجلاس پہلے جمعرات کو ہونا تھا، لیکن دہلی میں مصروفیت کے باعث ملتوی کرنا پڑا۔

شری امرناتھ یاترا: 3,632 یاتریوں کا نیا جتھہ جموں سے روانہ

جموں، (یواین آئی) جموں و کشمیر میں جاری شری امرناتھ یاترا کے لیے ہفتہ کو سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان جموں کے بھگوتی نگر یاتری نواس بیس کیمپ سے 3,632 یاتریوں کا ایک نیا جتھہ جنوبی کشمیر کے ہمالیائی علاقے میں واقع مقدس گپھا مندر کے لیے روانہ ہوا۔ حکام کے مطابق، 3,632 یاتری آج صبح جموں بیس کیمپ سے 148 گاڑیوں کے قافلے میں اپنی منزل کی جانب روانہ ہوئے۔ اس قافلے میں 1,008 یاتری بالتال راستے سے جبکہ 2,624 یاتری پہلگام راستے سے سفر کر رہے ہیں۔ تمام یاتریوں کو کئی سطحوں پر مشتمل سخت سیکورٹی انتظامات کے درمیان روانہ کیا گیا۔

کتابوں کے سب سے عظیم جشن چنار بک فیسٹول کے تیسرے ایڈیشن کا افتتاح

سری نگر/دہلی: نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا، کے زیر اہتمام اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی و ضلع انتظامیہ، سری نگر کے باہمی اشتراک سے منعقد ہونے والے کتابوں کے سب سے عظیم جشن، ’چنار بک فیسٹول 2026‘ کا شاندار افتتاح عزت مآب جناب منوج سنہا (لیفٹیننٹ گورنر، صوبہ جموں و کشمیر) کے ہاتھوں آج ایس کے آئی سی سی، سری نگر میں کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کے اس سنہری موقعے پر نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا کے چیئرمین پروفیسر ملند سدھاکر مراٹھے، این بی ٹی کے ڈائرکٹر جناب یوراج ملک، قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال، ڈپٹی کمشنر، سری نگر اکشے لابرو، سیکرٹری جموں و کشمیر اٹل دلو اور سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن، جموں و کشمیر رام نواس شرما شریک رہے۔ افتتاحی تقریب کے مہمانِ خصوصی عزت مآب لیفٹیننٹ گورنر جناب منوج سنہا نے اس موقعے پر اپنے خیالات کے اظہار کا آغاز بشیر بدر کے چند اشعار سے کیا اور کہا کہ چنار بک فیسٹول نہایت مختصر وقت میں علم، تہذیب اور وراثت کی علامت بن گیا ہے۔ وادیٔ کشمیر کے لیے یہ فیسٹول صبر، تسلسل اور استقامت کی نشانی ہے۔ یہ اب محض کتابوں کی نمائش نہیں ہے بلکہ خیالات کے لین دین کا مرکز بن کر ابھرا ہے۔ چنار بک فیسٹول میں قومی یکجہتی بھی نظر آتی ہے اور انیکتا میں ایکتا کی صورت بھی۔ یہ فیسٹول نوجوانوں کو پیغام دیتا ہے کہ قلم کی طاقت سب سے بڑی طاقت ہے۔ کتابیں زندگی سے مکالمہ قائم کرتی ہیں اور ہمیں بہتر بننے کی ترغیب دیتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ چنار بک فیسٹول نے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں ادب اطفال کو پیش کر کے ایک گراں قدر خدمت انجام دی ہے۔ جب بچہ اپنی مادری زبان میں پڑھتا ہے تو اپنی جڑوں سے وابستہ ہوتا ہے۔ کتاب میلوں کی کامیابی کا اندازہ کتابوں کی فروخت کی در کے بجائے علمی و ادبی خیالات کے تبادلے اور ڈسکورس سے لگانا چاہیے۔ فیسٹول تبھی کامیاب تصور کیا جائے گا جب یہ خیالات یہاں سے نکل کر کالج اور یونیورسٹی میں سنجیدہ ڈسکورس کا حصہ بن جائیں۔ انھوں نے اس بک فیسٹول کے منتظمین کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنی گفتگو کو گوپال داس نیرج کے ان اشعار پر ختم کیا۔

هم تری چاہ میں اے یار وہاں تک پہنچے
ہوش یہ بھی نہ جہاں ہے کہ کہاں تک پہنچے
ایک اس آس پہ اب تک ہے مری بند زباں
کل کو شاید مری آواز وہاں تک پہنچے
چاند کو چھو کے چلے آئے ہیں وگیان کے پنکھ
دیکھنا یہ ہے کہ انسان کہاں تک پہنچے

اس سے قبل استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے نیشنل بک ٹرسٹ انڈیا کے چیئرمین پروفیسر ملند سدھاکر مراٹھے نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔

جنتر منتر پر احتجاج میں شرکت کی نیشنل کانفرنس کی دعوت محبوبہ مفتی نے مسترد کی

سری نگر، (یواین آئی) پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر اور جموں و کشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے نئی دہلی کے جنتر منتر پر منعقد ہونے والے احتجاجی مظاہرے میں شرکت کے لیے نیشنل کانفرنس کی جانب سے دی گئی دعوت کو مسترد کر دیا ہے۔ محبوبہ مفتی نے نیشنل کانفرنس کے صدر فاروق عبداللہ کو ایک خط لکھ کر کہا ہے کہ صرف جموں و کشمیر کو مکمل ریاستی درجہ بحال کرنے کا مطالبہ کرنا عوام کے ساتھ ”غداری“ کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا، ”پی ڈی پی کے لیے ایسے احتجاج میں شریک ہونا کسی بھی صورت مناسب نہیں، جس کا واحد مقصد صرف ریاستی درجہ کی بحالی کا مطالبہ ہو۔ جموں و کشمیر کے عوام کی وسیع تر امنگوں کو محض ریاستی درجہ کی محدود اور نقصان دہ مانگ تک سمیٹ دینا نہایت ناانصافی، عوامی مفاد کے خلاف اور کھلی غداری ہوگی۔ صرف ریاستی درجہ کے لیے مشترکہ احتجاج کرنا جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت کے خاتمے کے غیر قانونی اقدام کو جائز قرار دینے کے مترادف ہوگا۔ اسے ہماری تاریخ کے سیاہ ترین دن، یعنی 5 اگست 2019، کی براہ راست تائید کے طور پر دیکھا جائے گا۔“ پی ڈی پی سربراہ نے کہا کہ آرٹیکل 370 ہی اصل مسئلہ ہے اور اسے نظر انداز کرنا 2019 میں کیے گئے آئینی اقدامات پر پردہ ڈالنے اور انہیں معمول کا حصہ تسلیم کرنے کے برابر ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا، ”یہ ادھورا مطالبہ نہ صرف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اس بیانیے کو تقویت دیتا ہے کہ آرٹیکل 370 اب ماضی کا حصہ بن چکا ہے، بلکہ 5 اگست 2019 کو کیے گئے غیر قانونی اور غیر آئینی اقدامات پر بھی پردہ ڈالنے کا خطرہ پیدا کرتا ہے۔“ محبوبہ مفتی نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کو عوام نے جو بھاری مینڈیٹ دیا تھا، وہ صرف ریاستی درجہ کی بحالی کے لیے نہیں تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کو کہیں زیادہ انتخابی کامیابی حاصل ہوتی۔ انہوں نے جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت کو عوام کے جذبات سے جڑا ایک بنیادی مسئلہ قرار دیتے ہوئے نیشنل کانفرنس پر الزام عائد کیا کہ وہ 5 اگست 2019 کے آئینی اقدامات کو معمول کا حصہ بنا کر قبول کرنے کی راہ ہموار کر رہی ہے۔ محبوبہ مفتی نے ڈاکٹر فاروق عبداللہ کے نام اپنے خط میں لکھا، ”کشمیر کے سب سے سینئر رہنما کی حیثیت سے مجھے پورا یقین ہے کہ آپ ہمارے عوام کے لیے آرٹیکل 370 کی نہ صرف جذباتی بلکہ عملی اہمیت کو بھی بخوبی سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پی ڈی پی اور نیشنل کانفرنس سمیت کشمیر کی اہم علاقائی جماعتوں نے 2024 کے اسمبلی انتخابات کے لیے اپنے انتخابی منشور میں آرٹیکل 370 کی بحالی کو بنیادی ایجنڈے کے طور پر شامل کیا تھا۔“

ملک میں دم توڑتی جمہوریت اور قانون کے تحفظ کے نعرے وئے ہوا

مسجدوں، مدارس اسلامیہ، مزارات اور مسلم آبادی پر بلڈوزروں کی مار!

سہارنپور (احمد رضا) یہ بات جگ ظاہر ہے کہ ملک میں اچانک ایسی زہریلی ہوائیں چلنے لگی ہیں کہ جو صرف اور صرف مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے کا ہنر رکھتی ہیں چار سو مسجدیں مدارس مزارات اور مسلم دکانوں اور گھروں کو مسمار کیا جارہا ہے خبر کے مطابق بھاجپا سرکار کے دور اقتدار میں لاکھوں مسلم افراد کے گھر، مساجد مدارس اور مزارات پر بلڈوزر چلایا جاچکا ہے اب بلڈوزر کی رفتار مزید تیز ہوگئی ہے جس وجہ سے مسلم افراد کے لیئے سکون سے نماز ادا کرنا اور کاروبار کرنا مشکل تر ہوگیا ہے اتراکھنڈ، آسام بہار، بنگال، مہاراشٹرا، مدھیہ پردیش، اترپردیش اور گجرات کے ساتھ ساتھ راجستھان میں زندگی گزارنا جان و مال کو موت کے منھ میں لیجانے کے برابر ہوگیا ہے مسلم آبادی پر اور مقدس مقامات پر بلڈوزر ایکشن اور قبضہ کرنے کی دردناک اور غیر آئینی وارداتیں سبھی جنگی جرائم کو بھی پیچھے چھوڑ چکی ہیں؟ سیاسی جماعتوں کے ذمہ دار مسلم طبقہ کی تباہی پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں شدت پسند ہندو افراد مٹھائیاں تقسیم کرنے میں سرگرم ہیں، ان دنوں ملک میں بھاجپا کے زیر انتظام علاقوں میں مسلم آبادی کے خلاف ظلم اور تشدد عروج پر ہے مساجد مدارس اور مزارات کو شہید کرنے کے بعد مسلم آبادی اور دین اسلام کا مزاق اڑایا جارہا ہے ہندو مرد وعورتیں اب جان بوجھ کر ریل گاڑی، بس، سڑک اور بازار میں حجاب پہننے خواتین اور ڈاڑھی ٹوپی پہنے لوگوں پر چھینٹا کشی اور گالی گلوچ کرنا فخر محسوس کرتے ہیں دہرادون کے بنجاراوالا میں 6 ہندو شدت پسند افراد نے ایک مسلم نوجوان کو روکا اسکا گلا دبا کر چار افراد نے لاتوں گھونسوں سے مارا پیٹا اور قابل اعتراض نعرے لگانے کو مجبور کیا، بہار کے سیون میں مسلم آئی ٹی طالب علم سہیل خان کو ہندو شدت پسند گروپ کے درجن بھر لوگوں نے بری طرح سے پیٹا اور ننگا کردیا اسکے علاوہ کل ہے جنتر منتر کے نزدیک نائیک دہشت پسند 55 سالہ ہندو عورت نے 50 سالہ مسلم بزرگ کو گندی گندی گالیاں بکتے ہوئے اس بزرگ کی ڈاڑھی پر حملہ کیا سیون میں اور جنتر منتر میں سیکڑوں افراد کے سامنے مسلم افراد کو نشانہ بنایا گیا نیز غازی آباد اور لاتور شہر میں چار مسلم افراد کو حراست میں لیا گیا اور انہیں بری طرح سے پیٹا گیا پولیس نے مسلم افراد کو ہی حراست میں لے لیا ہندو شدت پسند گنڈوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ریلی بس اور ہندو علاقوں سے مسلم افراد کا گزرنا مشکل ہو گیا ہے حجاب پہننے لڑکی کا تنگ و پریشان کیا جاتا ہے ڈاڑھی ٹوپی پہنے مسلم طلبہ اور افراد کو گالیاں دی جاتی ہیں سبھی دردناک واقعات دیکھنے کے بعد بھی پولیس تماشائی بنی رہتی ہے، دارالعلوم دیوبند کے خلاف ہندو دہشت گردوں نے 2014 سے مورچہ کھولا ہوا ہے یہ خد کو بڑے بہادر تسلیم کررہے ہیں بھاجپا سرکار ایسے دہشت پسند لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کررہی ہے اس لئے یہ دہشت گرد بابری مسجد پر قبضہ جمانے کے بعد ملک کے مدارس اسلامیہ اور مساجد و مزارات پر بھگوا جھنڈا لہرانے کی فراق میں ہیں پولیس کو آگے رکھتے ہوئے مسلم آبادی اور مقدس مقامات کو نیست و نابود کیا جارہا ہے پورا ملک ملک کے تیس کروڑ مسلم افراد کی بے بسی کا تماشہ دیکھ رہی ہے، بابری مسجد قضیہ کے وقت ہی 1991ء میں تحفظ عبادت گاہ قانون بن گیا تھا، جس کا خلاصہ تھا کہ 15/اگست 1947ء میں جس عمارت کی جو حیثیت عرفی تھی اور جو استعمال تھا، اس کو بدلا نہیں جاسکے گا، پہلے بابری مسجد عدالتی فیصلے کے نتیجے میں گئی، اس کے بعد گیان واپی مسجد، دھار مسجد، متھرا کی شاہی عیدگاہ، جامع مسجد سنبھل کا نمبر آیا، جامع مسجد سنبھل کے سروے کے حکم پر جو وہاں پولیس نے یک طرفہ کارروائی کی اور فرقہ پرستوں نے جو ننگا ناچ کیا، اس کی وجہ سے پانچ نوجوان شہید ہوگیے، حالات بے قابو ہوئے تو نیٹ بند کردیا گیا اور سنبھل کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کردیا گیا، آج بھی حالات وہاں کے ناگفتہ بہ ہیں، جامع مسجد سنبھل کا قضیہ 1878ء میں انگریز دور حکومت میں اٹھا تھا، چھیدا سنگھ نامی ایک ہندو نے جامع مسجد کے ذمہ دار محمد افضل پر مقدمہ کیا تھا، ہائی کورٹ نے اس مقدمہ کی سماعت کی تھی اور ہندو فریق کے دعویٰ کو یہ کہتے ہوئے خارج کردیا تھا، سر اسٹوراٹ چیف جسٹس نے اپنے فیصلے میں لکھا تھا کہ "اس پر کثیر شواہد ہیں کہ یہ عمارت طویل زمانہ سے بطور اسلامی مسجد کے استعمال کی جاری ہے یہ کہنا ناقابل توجیہ حد تک لغو ہے کہ بوقت ضرورت اسے ہندو بھی استعمال کرتے رہے ہیں اس لیے مع کلی اخراجات عدالت ہم اسے (ہندو فریق کے دعوے کو) خارج کرتے ہیں" ٹھیک اسی طرح سے بنگال، دھار، متھرا کاشی، راجستھان اور اب سہارنپور میں کلکٹریٹ واقع جامع مسجد بھی اسی فیصلے میں شمار ہوگئی ہے جو انگریز سرکاروں میں بھی مسلم عبادت گاہیں تھیں اور آج بھی ہیں مگر ہندو شدت پسند ان سبھی کو بلڈوزر چلانے پر بضد ہیں؟ اب آپ نظر دوڑائیں کہ اہل ایمان ان مخصوص نظیروں اور فیصلوں کو عدالتوں کے سامنے لانے اور طویل عدالتی لڑائی لڑنے سے کیوں پیچھے ہٹ رہے ہیں اسی کمزوری اور مایوسی کے سبب بابری مسجد کی شہادت کے بعد سے آج تک دس ہزار سے زائد مساجد اور مدارس اسلامیہ کے ساتھ ساتھ مقدس مزارات بھی زمین بوس کردیئے گئے ہیں اور ملت اسلامیہ لاچار ہوکر اپنی تباہی کا تماشا دیکھ رہی ہے پورے اتراکھنڈ میں گھروں میں قرآن مجید اور نماز پڑھنا قانونی طور سے جرم ہوگیا ہے مسلم افراد پر پتھراؤ اور حملے عام ہیں، بہار، مدھیہ پردیش، آسام، ہریانہ، دہلی اور مغربی یوپی میں جہاں جہاں مسلم افراد ہندو علاقوں کے نزدیک رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں انکو مسلسل تنگ کرنا اور مذہب کے خلاف چھینٹا کشی کرنا عام بات ہوچکی ہے سرکاری مشینری بھی ہندو شدت پسند افراد کے سامنے خاموش تماشائی بنی رہتی ہے جس وجہ سے غیر سماجی عناصر کے حوصلے روز بہ روز بڑھتے جارہے ہیں کل ملا کر مسلم آبادی کا سکھ اور چین ختم کیا جارہا ہے اتراکھنڈ ہماچل پردیش اور اترپردیش میں نماز پڑھنا اور اپنی مساجد کی حفاظت کرنا بہت مشکل ہوگیا ہے پہاڑی علاقوں سے ستر ستر سالوں سے مقیم مسلم کاروباری ہندو شدت پسندی کے چلتے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہیں انکے کام کاج بند کردیئے گئے نماز پڑھنا آزان دینا تو پہلے ہی مشکل ہورہا تھا اب مسلم آبادی کے کاروبار کو بند کرادیا گیا ہے ہماچل اور اتراکھنڈ کے درجن بھر علاقوں میں ہندو شدت پسند افراد نے مسلم دکانوں کو بند کرنے اور نقل مکانی کرنے پر مجبور کردیا ہے

نیٹ کے نتائج: ماں نے اپنے زیورات بیچ دئے

باپ نے نتائج دیکھ کر ادھار لائی میٹھائی، کامیاب نوجوانوں کی کہانی

آگرہ: 18 جولائی (پی این ایس) جب ہمت مضبوط ہو اور عزم پختہ ہو تو کامیابی خود بخود آگے آتی ہے۔ NEET 2026 کے نتائج نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ ٹیلنٹ کسی بھی سہولت کی پہنچ سے باہر ہے۔ سخت محنت، عزم اور عزم کے ساتھ، مشکل ترین حالات میں بھی کامیابی کے موتی نکل سکتے ہیں۔ نیٹ میں کامیابی صرف چند طالب علموں کی فتح نہیں ہے، بلکہ کلاس چہارم کے ملازم والد کے دن رات بہائے گئے آنسوؤں اور پسینے کی کہانی ہے۔ یہ ایک ANM ماں کی فتح ہے جس نے اپنے بچوں کے خوابوں کی تعبیر کے لیے اپنی تمام کوششیں وقف کر دیں۔ یہ ایک ایسے باپ کی قابل فخر کہانی ہے جس کے جڑواں بیٹوں نے بیک وقت کامیابیاں حاصل کیں اور اس کی جدوجہد کو کارآمد بنا دیا۔ یہ کہانیاں ہمیں سکھاتی ہیں کہ حالات کتنے ہی نامساعد کیوں نہ ہوں، اگر انسان میں اٹل ایمان ہو تو کامیابی کا سورج بند کمرے میں بھی طلوع ہوسکتا ہے۔ NEET میں آل انڈیا رینک 2077 حاصل کرنے والے ارون چوہان اپنی پہلی کوشش میں کامیاب ہوگئے۔ اس سال اس نے بلونی پبلک اسکول سے 12 ویں جماعت کے امتحان میں 97.4% اسکور کر کے اپنے اسکول میں ٹاپ کیا۔ اعتماد پور تحصیل کے عثمان پور کے رہائشی، ارون کے والد ایک کسان ہیں اور ان کی والدہ اے این ایم ہیں۔ وہ ایک کمرے کے گھر میں خاندان کے پانچ افراد کے ساتھ رہتے ہیں۔ ماں نرملا دیوی نے اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے پیسے ادھار لینے اور اپنے زیورات بیچنے کے لیے یہاں تک جا کر اس آزمائش کا ذکر کیا، لیکن وہ اور اس کا بیٹا ثابت قدم رہے۔ ارون نے نیٹ کے دوبارہ امتحان کا اعلان ہونے پر محسوس ہونے والے خوف کو بیان کیا۔ اس کے بڑے بھائی اور بہن نے اسے متحرک رکھا۔ والد پرمود کمار کا کہنا ہے کہ جب ان کے پاس کوچنگ کی فیس ادا کرنے کے لیے پیسے ختم ہوگئے تو کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کے آپریٹر نے ان کے بیٹے کی محنت اور لگن کو دیکھتے ہوئے اس سے باقی فیس لینے سے انکار کر دیا۔ ایم ڈی جین انٹر کالج سے 12 ویں جماعت مکمل کرنے کے بعد، بوبی نے ایک کوچنگ انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ لیا، لیکن ان کی انتھک کوششوں کے باوجود وہ دو کوششوں میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اس کے والد، ونود کمار، ایک کوچنگ انسٹی ٹیوٹ میں درجہ چہارم کے ملازم ہیں جہاں طلباء میڈیکل اور انجینئرنگ کے داخلے کے امتحانات کی تیاری کرتے ہیں۔ ملازمت کے دوران ہی اس نے اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بنانے کا خواب دیکھا۔ بوبی نے اپنی تیسری کوشش میں تقریباً ہار مان لی، لیکن اپنے والد اور انسٹی ٹیوٹ کے اساتذہ کی حوصلہ افزائی نے اسے دوبارہ تقویت بخشی۔ اس سال، بابی نے NEET میں 14520 کا رینک حاصل کیا اور ایک سرکاری میڈیکل کالج سے MBBS کرنے کا اپنا خواب پورا کیا۔ بوبی نے بتایا کہ وہ روزانہ 10 سے 12 گھنٹے مطالعہ کرتے ہیں۔ اس کے والد ونود کمار کا کہنا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کی کامیابی کا جشن منانے کے لیے مٹھائی خریدنے کے لیے پیسے ادھار لیے تھے۔

عفان افضال نے نیٹ امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کر کے دیوبند کا نام روشن کیا

دیوبند، 18/جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) نیٹ 2026 کے اعلان کردہ نتائج میں دیوبند کے ہونہار طالب علم عفان افضال نے 720 میں 581 نمبرات حاصل کر کے آل انڈیا سطح پر 17575 ویں رینک حاصل کر کے دیوبند واپنے اہل خانہ اور اپنے آبائی گاؤں شاہجہاں پور کا نام روشن کیا ہے۔ عفان افضال کی اس شاندار کامیابی پر تعلیمی شخصیات، ڈاکٹرز، پروفیسرز، اساتذہ، شہر کے سرکردہ افراد اور متعلقین نے مبارکباد پیش کی ہے اور دیوبند کے لئے اس کامیابی کو فخر کا لمحہ قرار دیا ہے۔ عفان افضال نے بتایا کہ اللہ تعالی کے فضل وکرم اور مدد نیز والدین، بہن، بھائیوں کی حوصلہ افزائی اور اساتذہ کی محنت اور خصوصی توجہ سے یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

چور بے خوف ہیں، گاؤں کے لوگ خوف زدہ: وزیر اعلی پورٹل پر شکایت درج

دیوبند، 18/جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند تحصیل کے بھاٹ کھیڑی گاؤں کی نٹ بستی مسلسل چوروں کے نشانہ پر بنی ہوئی ہے۔ گاؤں والوں کا الزام ہے کہ چوری کی مسلسل وارداتوں کے باوجود پولیس کسی بھی معاملے کو موثر طریقے سے حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس سے لوگوں میں عدم تحفظ کا احساس مزید گہرا ہورہا ہے اور پولیس کی کارکردگی پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ ناراض گاؤں والوں نے وزیر اعلی جن سنوائی پورٹل پر شکایت درج کرائی ہے اور اس معاملے میں مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ شکایت کنندگان سندر، روپا، راج کمار، بلی اور دیگر گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں بستی میں تقریباً 11 چوری کی وارداتیں ہوچکی ہیں۔ ان وارداتوں میں نقدی، زیورات، ایل ای ڈی ٹی وی سمیت لاکھوں روپے کا سامان چوری کرلیا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ چور مسلسل غریب اور محنت کش خاندانوں کی زندگی کا سرمایہ لوٹ رہے ہیں لیکن پولیس محکمہ موثر کارروائی کرنے میں ناکام ہورہا ہے۔ گاؤں والوں کے مطابق 12 جولائی کو ہونے والی حالیہ چوری کے بارے میں فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی گئی تھی لیکن آج تک نہ تو اس واردات کا کوئی حل نکلا ہے اور نہ ہی مسروقہ سامان برآمد ہوا ہے۔ گاؤں کے باشندگان کا الزام ہے کہ جب پولیس کو چوری شدہ ایل ای ڈی ٹی وی کی فروخت کی کوشش کی اطلاع دی گئی تب بھی کسی کے خلاف کوئی موثر کارروائی نہیں کی گئی۔ گاؤں والوں نے اپنی شکایت میں یہ بھی الزام لگایا ہے کہ بستی کے کچھ مکینوں پر پہلے بھی چوری اور مسروقہ سامان فروخت کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ متعدد مقدمات میں نامزد شکایات درج کرنے کے باوجود کارروائی نہ ہونے سے ملزمان کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ مسلسل ہونے والے واقعات سے گاؤں والوں میں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اب رات کو سکون سے نہیں سو سکتے ہیں اور رات بھر جاگ کر حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کو مجبور ہیں۔ گاؤں والوں نے پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ چوری کے تمام زیر التواء مقدمات کو فوری طور پر حل کیا جائے، ملزمان کو گرفتار کیا جائے اور گاؤں میں باقاعدہ گشت بڑھا کر سیکورٹی نظام کو مضبوط کیا جائے۔

اے ایم یو کی فیکلٹی رکن نے این سی ڈبلیو کے پوش بیداری پروگرام میں یونیورسٹی کی نمائندگی کی

علی گڑھ، 18 جولائی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی ادارہ جاتی شکایات کمیٹی (آئی سی سی) کی پریزائیڈنگ آفیسر پروفیسر ثمینہ خان نے وگیان بھون، نئی دہلی میں قومی کمیشن برائے خواتین (این سی ڈبلیو) کی جانب سے کام کی جگہوں پر خواتین کی جنسی ہراسانی سے متعلق قانون پوش ایکٹ پر منعقدہ بیداری و تربیتی پروگرام میں شرکت کی۔ اس میں دہلی-این سی آر خطے کے سرکاری محکموں، تعلیمی اداروں اور نجی تنظیموں سے تقریباً 1200 شرکاء نے حصہ لیا۔ پروگرام کا مقصد پوش ایکٹ کے موثر نفاذ کے لیے بیداری، تعمیل اور ادارہ جاتی نظام کو مضبوط بنانا تھا۔ افتتاحی اجلاس سے مرکزی وزیر برائے خواتین و اطفال بہبود محترمہ اناپورنا دیوی نے خطاب کیا۔ قومی کمیشن برائے خواتین کی چیئرپرسن محترمہ وجیارا ہتکر نے بھی اظہار خیال کیا۔ تربیتی پروگرام میں ماہرین نے پوش ایکٹ کے قانونی ڈھانچے، شکایت کنندگان اور جواب دہندگان کے حقوق و ذمہ داریوں، نیز ادارہ جاتی اور مقامی کمیٹیوں کی جانب سے تحقیقات کے دوران اختیار کیے جانے والے طریقہ کار پر تکنیکی اجلاس منعقد کیے۔ اس موضوع پر ایک کتابچہ بھی جاری کیا گیا اور پروگرام کے دوران پوش تربیت کاروں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ پروفیسر ثمینہ خان نے کہا کہ اس تربیت سے کام کی جگہوں پر موصول ہونے والی شکایات کو منصفانہ، حساس اور شفاف انداز میں نمٹانے کے لیے ابھرتے ہوئے طریق ہائے کار کے بارے میں قیمتی معلومات حاصل ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ حاصل شدہ معلومات سے یونیورسٹی میں پوش ایکٹ کے مؤثر نفاذ کو یقینی بنانے اور ایک محفوظ، مساوی اور صنفی اعتبار سے حساس ماحول کو فروغ دینے کی کوششوں کو مزید تقویت ملے گی۔

طالبہ نے ضلعی ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا

علی گڑھ، 18 جولائی: اے ایم یو گرلز اسکول کی بارہویں جماعت (آرٹس) کی طالبہ کشوی مہیشوری نے اہلیا بائی ہولکر اسٹیڈیم، رام گھاٹ روڈ، علی گڑھ میں منعقدہ ضلعی ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادارے کا نام روشن کیا۔ کشوی نے اپنے عمدہ کھیل کی بدولت انڈر-19 ٹیبل ٹینس سنگلز زمرے میں پہلا مقام حاصل کیا، جبکہ اوپن ضلعی ٹیبل ٹینس ڈبلز مقابلے میں وہ دوسرے مقام پر رہیں۔ پرنسپل محترمہ آمنہ ملک نے کشوی کو اس شاندار کامیابی پر مبارک باد پیش کی۔ وائس پرنسپل محترمہ الکا اگروال، اسپورٹس انچارج محمد وسیم احمد، اساتذہ شالینی چوہان، سیما زیتون اور کلاس ٹیچر بشریٰ کرمانی نے بھی انہیں مبارک باد پیش کی۔

بنکروں کے مسائل پر غور، اہم اجلاس منعقد

چیف سکریٹری کے سامنے بنکروں کے مسائل اور سی ایف سی سے متعلق تجاویز پیش

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) اتر پردیش کے چیف سکریٹری ششی پرکاش گوئل کی صدارت میں لکھنؤ میں منعقد اہم اجلاس میں بنکروں کے مسائل، او ڈی او پی (ایک ضلع، ایک مصنوعات) منصوبے اور ٹیکسٹائل صنعت کی ترقی پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں ٹانڈہ ٹیکسٹائل ایسوسی ایشن کے ڈائریکٹر محمد قاسم انصاری نے بنکروں کے مسائل، بجلی کے فکس ریٹ میں کمی اور کامن فیسلٹی سینٹر (سی ایف سی) کو مزید مؤثر بنانے سے متعلق اہم تجاویز پیش کیں۔ اطلاعات کے مطابق اجلاس میں پرنسپل سکریٹری صنعت ششی بھوشن لال سشیل، سکریٹری صنعت پرانجل یادو، کمشنر و ڈائریکٹر صنعت وجیندر پانڈے، خصوصی سکریٹری اور دیگر اعلیٰ افسران شریک ہوئے۔ امبیڈکر نگر کی نمائندگی ٹیکسٹائل ایسوسی ایشن کے ڈائریکٹر اور او ڈی او پی کامن فیسلٹی سینٹر (سی ایف سی) کے ڈائریکٹر محمد قاسم انصاری نے کی۔ انہوں نے بنکروں کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے، غریب اور درمیانے بنکروں کے لیے بجلی کے فکس ریٹ میں کمی، جدید مشینوں کی فراہمی اور سی ایف سی کے بہتر انتظام سے متعلق کئی اہم تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ جدید ٹیکنالوجی سے بنکروں کو روشناس کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ وہ بدلتے ہوئے بازار کے تقاضوں کے مطابق معیاری مصنوعات تیار کرسکیں۔ انہوں نے ضلع مجسٹریٹ انیشا پریا کی جانب سے سی ایف سی میں جدید الیکٹرانک جیکارڈ مشینیں نصب کرنے اور خواتین کے کپڑوں کی تیاری شروع کرنے کے منصوبے کا بھی ذکر کیا۔ چیف سکریٹری نے ضلع انتظامیہ کی اس پہل کو سراہتے ہوئے بنکروں کی ترقی، جدید ٹیکنالوجی کی فراہمی اور بجلی کے فکس ریٹ سے متعلق مطالبات پر ضروری کارروائی کا یقین دلایا۔ اجلاس میں ریاست کے 11 او ڈی او پی اضلاع کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جس میں امبیڈکر نگر نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریاست میں پہلا مقام حاصل کیا۔ محمد قاسم انصاری نے اس کامیابی کا سہرا ضلع انتظامیہ اور متعلقہ اداروں کی مشترکہ کاوشوں کو دیا۔

سڑک تحفظ تعلیمی پروگرام میں 500 طلبہ وطالبات نے سڑک تحفظ کا حلف لیا

فتح پور۔ بھارتی قومی شاہراہ اتھارٹی (این ایچ اے آئی) پی آئی یو کانپور کے پروجیکٹ ڈائریکٹر پنکج یادو کی ہدایت اور تروینی سنگم ہائی وے پرائیویٹ لمیٹڈ کے پروجیکٹ منیجر راکیش بھاردواج کی رہنمائی میں ہفتہ کے روز پی ایم شری کمپوزٹ ودیالیہ کٹوگھن، کھاگا میں سڑک تحفظ سے متعلق بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں تقریباً 500 طلبہ وطالبات اور اساتذہ نے پُرجوش انداز میں شرکت کی۔ پروگرام کے دوران سڑک تحفظ کے ماہر اور سینئر سی ایس آر منیجر فیروز خان نے طلبہ کو سڑک تحفظ کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے ٹریفک قوانین کی پابندی، ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ کے لازمی استعمال، مقررہ رفتار کی پابندی، نشے کی حالت میں گاڑی نہ چلانے، گاڑی چلاتے وقت موبائل فون استعمال نہ کرنے اور محفوظ طریقے سے سڑک عبور کرنے کے اصولوں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ سڑک تحفظ صرف ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ ہر شہری کی اخلاقی اور سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ اگر تمام لوگ ایمانداری کے ساتھ ٹریفک قوانین کی پابندی کریں تو سڑک حادثات میں نمایاں کمی لائی جا سکتی ہے۔ اس موقع پر اسکول کے پرنسپل ہزاری پرساد نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر بچوں میں ابتدائی عمر سے ہی سڑک تحفظ کے اصولوں کی تربیت دی جائے تو وہ مستقبل میں ذمہ دار شہری بنیں گے اور سڑک حادثات کی روک تھام میں اہم کردار ادا کریں گے۔ پروگرام کے اختتام پر تمام طلبہ و طالبات، اساتذہ اور موجود افراد کو سڑک تحفظ کا حلف دلایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی "سڑک تحفظ اپنائیں، زندگی بچائیں" کا پیغام دیتے ہوئے معاشرے میں ٹریفک قوانین کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کا عزم بھی دہرایا گیا۔

ڈاکٹر بلال فیضان کے اعزاز میں ایک خوبصورت شعری نشست کا انعقاد

امروہہ) حسن پور کے محلہ سیفیان میں لکھنو سے تشریف لائے نوجوان شاعر ڈاکٹر بلال فیضان کے اعزاز میں فراز سوشل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک خوبصورت شعری نشست کا انعقاد ایک شام ڈاکٹر بلال فیضان کے عنوان سے کیا گیا جس کی صدارت جناب ڈاکٹر بلال فیضان صاحب نے کی جبکہ نظامت کے فرائض حسن پور کے پہلے صاحب دیوان شاعر سلیمان فراز نے انجام دیے۔ منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔ نشست کا اغاز حافظ صاحب نے نعت پاک پیش کرتے ہوئے کیا۔

اب زندگی کا بوجھ اٹھانے کی عمر ہے
یہ آسماں زمین پہ لانے کی عمر ہے
فیضان کب تو نکلے گا غفلت کے خواب سے
یہ عمر تیرے ہوش میں آنے کی عمر ہے
ڈاکٹر بلال فیضان

پریشانی بڑھاتا ہے زیادہ واسطہ ہونا
تیرا خود کے لیے اچھا نہیں سب کا بھلا ہونا
افضال گوہر

کہے زمانہ محبت جو ہو تو ایسی ہو
تعلقات میں اتنا قریب آ جاؤ
مجاہد انصاری

تم جانتے ہی کیا ہو حسد کیسا روگ ہے
کچھ نے پیمبروں کو پیمبر نہیں کہا
سلیمان فراز حسن پوری

غزل سن کر کبھی آنکھوں سے جو آنسو نکلتے تھے
وہ ماضی کے زمانے وہ سخنور یاد کرتا ہوں
اکرام رامش

تیرے ظلم و ستم کا خاتمہ ہو جائیگا اک دن
رہیگا باقی دنیا میں ترا نام و نشاں کب تک
مکرم گوہر

دل کے جذبات کو دل ہی میں دبا کر رکھنا
ہم نے سیکھا ہی نہیں سر کو جھکا کر رکھنا
نظام نشتر

اس طرح دو دلوں کا ہوا ہے ملن
جیسے گنگ و جمن اپ کے شہر میں
اظہر حسنپوری

مہاراشٹر کے بعد کیلاش یادو کو جلال پور ہاف مرڈر کیس میں بری کر دیا گیا ہے، جس کا فیصلہ 37 سال بعد آیا ہے

امبیڈکر نگر: تقریباً 37 سال پرانے جلال پور ہاف نرڈر آدھے قتل کیس میں ایک تاریخی فیصلے میں، عدالت نے کیلاش یادو اور تین دیگر ملزمان کو بری کر دیا۔ ایک طویل سماعت کے بعد، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (ADJ-1) نے کیلاش یادو، امبیکا پرساد، اور ہیرالال کو تمام الزامات سے بری کر دیا۔ یہ مقدمہ جرم نمبر 48/89 سے متعلق ہے، جو 1989 میں جلال پور پولیس اسٹیشن میں درج کیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ تعزیرات ہند کی دفعہ 147، 148، 149، اور 307 (قتل کی کوشش) کے تحت درج کیا گیا تھا۔ تقریباً چار دہائیوں پر محیط اس انتہائی متنازعہ کیس میں وکیل پون کمار یادو نے مؤثر طریقے سے دفاع کی نمائندگی کی۔ عدالت نے دستیاب شواہد کا جائزہ لینے اور فریقین کے دلائل سننے کے بعد تینوں ملزمان کو بری کرنے کا فیصلہ سنایا۔ قابل ذکر ہے کہ کیلاش یادو کو حال ہی میں مہاراشٹر میں 2006 کے انتہائی مشہور پون راجے نمبالکر قتل کیس میں عدالت سے اہم راحت ملی ہے۔ اب، 37 سالہ، بدنام زمانہ جلال پور آدھے قتل کیس میں بری ہونے کے بعد، یہ ان کی دوسری بڑی قانونی فتح سمجھی جارہی ہے۔ کیلاش یادو کے بیٹے اور سماجی کارکن شرد یادو اپنے سماجی کاموں کے لیے علاقے میں مشہور ہیں۔ وہ ہر سال ایک عظیم بین المذاہب اجتماعی شادی کی تقریب کا اہتمام کرتا ہے۔ وہ اپنی آنجہانی بیوی شردھا یادو کی یاد میں ہر سال 51 خواتین کو مفت سلائی مشینیں تقسیم کر کے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ایک قابل ستائش پہل بھی کرتے ہیں۔ عدالت کے فیصلے سے حامیوں اور خیر خواہوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یہ فیصلہ 37 سال سے جاری اس انتہائی متنازعہ کیس کے خاتمے کے لیے پورے خطے میں موضوع بحث بن گیا ہے۔

موٹر سائیکل ڈیوائیڈر سے ٹکرائی ایک نوجوان جاں بحق، دوسرا شدید زخمی

دیوبند، 18/جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) ناگل بس اسٹینڈ کے قریب دیررات سڑک حادثہ میں موٹر سائیکل سوار ایک نوجوان کی موت ہوگئی اور اس کا ساتھی شدید زخمی ہوگیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر گاڑی کو قبضے میں لے کر پنچنامہ درج کر کے مزید قانونی کارروائی شروع کردی۔ زخمی کو سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد اسے ضلع ہسپتال ریفر کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق پہاڑ پور گاؤں کے رہنے والے پرمال سینی کا 19 سالہ بیٹا ابھیمنیو عرف منو سینی اپنے گاؤں میں واقع گھٹی کی تقریب میں شرکت کے بعد کسی کام سے اپنے دوست للا کے ساتھ ناگل آیا تھا۔ دیررات اسٹیٹ ہائی وے پر واقع بس اسٹینڈ کے قریب، ان کی بائک اچانک بے قابو ہوکر ایک ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ ابھیمنیو عرف منو نے موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ جبکہ اس کا ساتھی للا شدید زخمی ہوگیا۔ راہگیروں کی اطلاع پر پولیس اور ایمبولینس موقع پر پہنچی اور زخمیوں کو سی ایچ سی پہنچایا، جہاں پر ڈاکٹروں نے منو کو مردہ قرار دیتے ہوئے للا کو ضلع ہسپتال ریفر کردیا۔ ابھیمنیو عرف منو اپنے خاندان کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کے والد پرمال سینی کی بھی تقریباً چار سال قبل بیماری کی وجہ سے موت ہوگئی تھی۔ منو کے گھر میں اس کی تین بڑی بہنیں ہیں، ایک شادی شدہ اور دو غیر شادی شدہ ہیں۔ والد کی موت کے بعد خاندان کی ذمہ داری منو کے کندھوں پر آ گئی تھی۔ وہ کھیتی باڑی اور مزدوری کر کے خاندان کی کفالت کر رہا تھا۔ واقعہ کے بعد پورے گاؤں میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔

سپا ایم پی داروغا پرساد پر غریبوں کی زمین ہتھیانے کا الزام

گاؤں والوں نے بیاں کیا درد، خودکشی کرنے کا انتباہ، سونپا میمورنڈم

اعظم گڑھ: 18 جولائی (پی این ایس) یہاں کی لال گنج تحصیل کے موہن پور پٹواس گاؤں کے لوگوں نے ڈویژنل کمشنر سے شکایت کی ہے۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ داروغا پرساد سروج اور ان کے خاندان پر ایک عوامی تالاب اور غریب دیہاتیوں کی زمین پر غیر قانونی قبضہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ متاثرہ گیتا سروج نے انصاف نہ ملنے پر چیف منسٹر کی رہائش گاہ کے سامنے خودکشی کی دھمکی دی۔ شکایت کنندگان نے الزام لگایا کہ گاؤں کی زمین، خسرہ نمبر 137 (7.798 ہیکٹر) تالاب کے طور پر رجسٹرڈ ہے، جس پر فارم ہاؤس بنایا گیا ہے۔ اس پر زراعت اور فش فارمنگ بھی کی جارہی ہے۔ گاؤں والوں کا دعویٰ ہے کہ اس تالاب کو پہلے مویشیوں کے نہانے، پانی پینے اور عوام کے استعمال کے لیے تھا لیکن اب اس کا استعمال بند ہوگیا ہے۔ گیتا سروج نے الزام لگایا کہ ایم پی نے تقریباً 50 بیگھہ تالاب اور آس پاس کے کئی غریب دیہاتیوں کی زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ فارم ہاؤس کے اردگرد بجلی کی تاریں، پانچ سے چھ بور ہول اور غیر قانونی مچھلی کاشت اور درختوں کی کٹائی کی جارہی ہے۔ ایم پی کے بیٹے منوج سروج، پرمود سروج اور پوتے ابھیشیک سروج پر شراب پینے کے بعد ہنگامہ کرنے اور دھمکیاں دینے کا الزام ہے۔ گیتا سروج کی ایک بیگھہ اراضی پر بھی قبضہ کیا گیا اور تالاب بھر گیا، انہوں نے ایس ڈی ایم اور تحصیلدار سمیت مقامی حکام سے شکایت کی، لیکن ایم پی کے اثر و رسوخ کی وجہ سے کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ممبر پارلیمنٹ داروغا پرساد سروج نے ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ کسی بھی جانچ کے لیے تیار ہیں۔ اس نے شاردا و شوکرما کے ساتھ 3.5 سے 4 بیگھہ اراضی کا معاہدہ کیا ہے۔ انتظامی حکام نے پیمائش کے دوران اس کی زمین کو جائز قرار دیا ہے۔ ایم پی نے کہا کہ اس نے ضابطے کے مطابق لالہ جی، تیواری جی اور دیگر سے زمین بھی خریدی ہے۔ ہم نے کسی کی زمین پر قبضہ نہیں کیا۔ رکن پارلیمان نے اپنے بچوں کے خلاف مار پیٹ کے الزامات کو جھوٹا قرار دیا۔ انہوں نے کھلے عام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، کمشنر اور تحصیلدار کو موقع پر جانچ کرنے کا چیلنج دیا۔ رکن پارلیمان نے کہا کہ اگر ایک انچ بھی ناجائز قبضہ پایا گیا تو وہ لاکھوں روپے جرمانہ ادا کریں گے۔

بلندشہر کی تصویر اور تقدیر بدلنے والی ہے: سی ایم یوگی

وزیر اعلیٰ نے بلندشہر ضلع کو 574 کروڑ روپے سے زیادہ لاگت کے 58 ترقیاتی منصوبوں کا دیا تحفہ

بلندشہر، 18 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کے روز بلندشہر ضلع کو 574 کروڑ روپے سے زیادہ لاگت کے 58 ترقیاتی منصوبوں کا تحفہ دیتے ہوئے کہا کہ جیور بین الاقوامی ہوائی اڈہ، الیکٹرانک سٹی اور فلم سٹی جیسے اہم منصوبوں سے بلندشہر کی تصویر اور تقدیر بدلنے والی ہے یانہوں نے کہا کہ ریاست میں سکیورٹی، گڈ گورننس اور تیز رفتار ترقی کی وجہ سے اتر پردیش آج سرمایہ کاروں کی پہلی پسند بن رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بلندشہر کے نمائش گراؤنڈ میں منعقدہ ایک عوامی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے 574 کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کے 58 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ ان میں 27 منصوبوں کا سنگ بنیاد اور 31 منصوبوں کا افتتاح شامل ہے۔ اہم منصوبوں میں نرسنگ کالج سمیت تعلیم، صحت، سڑک اور بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) سے جڑی اسکیمیں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جیور بین الاقوامی ہوائی اڈہ صرف گوتم بدھ نگر ہی نہیں، بلکہ بلندشہر کی اقتصادی اور صنعتی ترقی کا بھی بڑا ذریعہ بنے گا۔ ایئرپورٹ کے آس پاس تیار ہونے والی الیکٹرانک سٹی اور فلم سٹی کا ایک بڑا حصہ بلندشہر کے دیہاتوں سے جڑا ہوا ہے، جس سے مقامی نوجوانوں کو روزگار اور خطے کو ایک نئی صنعتی پہچان ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نے امن و امان کے معاملے پر سابقہ حکومتوں پر نشانہ سادھتے ہوئے کہا کہ سال 2017 سے پہلے اتر پردیش کی پہچان لوٹ مار، اغوا، ڈکیتی، چھین جھپٹ، زمینوں پر قبضے اور فرقہ وارانہ فسادات سے ہوتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ڈبل انجن حکومت نے مافیا اور مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کر کے انہیں واضح پیغام دیا ہے کہ "ایسے لوگوں کی جگہ صرف جیل یا جہنم ہے۔" اسی کا نتیجہ ہے کہ آج خواتین اور تاجر دن رات خود کو محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سال 2017 سے پہلے اتر پردیش ترقی کے معاملے میں ملک کی پسماندہ ریاستوں میں شمار ہوتا تھا، جبکہ آج ریاست ملک کی سرفہرست ریاستوں میں شامل ہو چکی ہے۔ بہتر امن و امان اور شفاف حکمرانی کے باعث سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھا ہے اور ریاست کو مسلسل نئی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہو رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلندشہر مغربی اتر پردیش کے گنا کی پیداوار کا بڑا مرکز ہے اور حکومت کی کسان دوست پالیسیوں کی وجہ سے اتر پردیش آج ملک میں گنے کی پیداوار میں پہلے نمبر پر پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے کھورجا کی مشہور سیرامک کی صنعت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سال 2017 سے پہلے یہ صنعت بحران کے دور سے گزر رہی تھی اور تقریباً 1600 اکائیوں میں سے بیشتر بند ہونے کے دہانے پر پہنچ گئی تھیں۔ ڈبل انجن حکومت کی جانب سے صنعتوں کے مسائل کے حل اور ضروری سہولیات فراہم کیے جانے کے بعد آج کھورجا کی سیرامک صنعت ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ یہاں تیار کی جانے والی کراکری، سجاوٹی سامان اور الیکٹرک و الیکٹرانک آلات میں استعمال ہونے والی سیرامک پروڈکٹس نے ملک کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی مارکیٹ میں بھی اپنی مضبوط پہچان بنائی ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ بلندشہر زرعی پیداوار کے ساتھ ساتھ حب الوطنی کے جذبے کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔ یہاں کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد فوج، نیم فوجی دستوں اور پولیس میں خدمات انجام دے کر قوم کی تعمیر میں اپنا تعاون دے رہی ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ سکیورٹی فورسز کے تئیں احترام اور شکر گزاری کا جذبہ برقرار رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کی ادائیگی بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ ملک کی ترقی اور سکیورٹی تبھی یقینی ہوگی جب ہر شہری اپنی ذمہ داریوں کو بھی ایمانداری سے نبھائے گا۔ عوامی میٹنگ سے پہلے، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے شکارپور تحصیل میں واقع راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سابق سرسنگھ چالک پروفیسر راجیندر سنگھ رجو بھیا** کے نام پر قائم کردہ ملٹری اسکول میں طلبہ، سرپرستوں اور شہریوں کے ساتھ بات چیت کی اور تعلیم و قوم کی تعمیر میں نوجوانوں کے کردار پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

للیتا گوتم کے اہل خانہ سے ملے یوگی، پانچ لاکھ روپے کی امداد کا اعلان

غازی آباد، 18 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کے روز میرٹھ کی آنجہانی دلت طالبہ للیتا گوتم کے اہل خانہ سے غازی آباد میں واقع محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) گیسٹ ہاؤس میں ملاقات کر کے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے خاندان کو یقین دلایا کہ معاملے کے کسی بھی قصوروار کو بخشا نہیں جائے گا اور تمام ملزمان کے خلاف قانون کے مطابق سخت ترین کارروائی یقینی بنائی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے حکام کو ہدایات دیں کہ اگر معاملے کی تفتیش میں کسی بھی سطح پر لاپرواہی برتی گئی ہے تو متعلقہ افسران اور ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے استغاثہ کو مؤثر طریقے سے آگے بڑھانے اور قصورواروں کو سخت سے سخت سزا دلانے کے لیے تمام ضروری قانونی اقدامات کرنے کی بھی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے متاثرہ خاندان کو فوری طور پر پانچ لاکھ روپے کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے متوفیہ کے والد اور خاندان کے ایک اور اہل رکن کو مکھیہ منتری آواس یوجنا** کے تحت مکان فراہم کرنے کی ہدایات دیں۔ وزیر اعلیٰ نے حکام سے کہا کہ متاثرہ خاندان کو آیوشمان بھارت یوجنا، راشن کارڈ اور دیگر تمام اہل سرکاری فلاحی اسکیموں کا فائدہ ترجیحی بنیادوں پر فراہم کیا جائے، تاکہ خاندان کو ہر ممکن مدد مل سکے۔ اس دوران سماجی بہبود کے وزیر اور میرٹھ کے ضلع انچارج وزیر اسیم ارون سمیت اعلیٰ انتظامی اور پولیس افسران بھی موجود تھے۔

خودامدادی گروپوں کی خواتین تیار کر رہی ہیں خوبصورت ہاتھ سے بنی راکھیاں

مقامی مصنوعات کو فروغ دینے سے دیہی خواتین کی خود کفالت مضبوط ہوگی: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: نائب وزیر اعلیٰ اتر پردیش شری کیشو پرساد موریہ کی ہدایت کے مطابق آئندہ رکشابندھن تہوار کے موقع پر اتر پردیش ریاستی دیہی روزگار مشن (یو پی ایس آر ایل ایم) سے وابستہ خود امدادی گروپوں کی خواتین اس سال بھی خوبصورت اور ہاتھ سے تیار کردہ راکھیاں بنا رہی ہیں۔ ریاست کے پریاگ راج، وارانسی، باغپت، بلندشہر، لکھیم پور کھیری، گورکھپور، اناؤ، شاملی، جونپور اور مرزاپور سمیت تقریباً تمام اضلاع میں دیہی خواتین اپنی روایتی مہارت اور جدید ڈیزائن کے ساتھ خوبصورت راکھیاں تیار کر رہی ہیں، جن کی بازار میں اچھی مانگ ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ خود امدادی گروپوں کی دیدیوں کے ذریعے راکھیوں کی تیاری سے جہاں ان کی آمدنی میں اضافہ ہوگا، وہیں دیہی ثقافت، بھارتی روایت اور خواتین کی تخلیقی صلاحیتوں کی جھلک بھی دیکھنے کو ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے حکومت کے "لوکل فار لوکل" کے عزم کو بھی تقویت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس عمل سے نہ صرف دیہی خواتین کی روزی روٹی مضبوط ہوگی بلکہ خواتین کی کاروباری صلاحیت اور خود کفیل اتر پردیش کے عزم کو بھی نئی طاقت ملے گی۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی خود امدادی گروپوں کی خواتین مقامی بازاروں، میلوں اور مختلف فروخت مراکز کے ذریعے اپنی تیار کردہ راکھیوں کی فروخت کر رہی ہیں۔ خواتین سوتی دھاگے، ریشم، موتی، زری، کندن، لکڑی، کپڑے، اناج اور دیگر ماحول دوست اشیا سے روایتی، جدید، بچوں اور مختلف موضوعات پر مبنی خوبصورت راکھیاں تیار کر رہی ہیں۔ ان راکھیوں میں دیہی ثقافت، بھارتی روایات اور خواتین کی تخلیقی صلاحیتوں کی نمایاں جھلک نظر آتی ہے۔ اتر پردیش ریاستی دیہی روزگار مشن کی جانب سے خود امدادی گروپوں کی مصنوعات کی برانڈنگ، پیکیجنگ، معیار میں بہتری اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ کو فروغ دیا جا رہا ہے، تاکہ دیہی خواتین کاروباریوں کو وسیع بازار دستیاب ہو سکے اور ان کی آمدنی میں مسلسل اضافہ ہو۔ رکشابندھن کے مقدس موقع پر یو پی ایس آر ایل ایم نے ریاست کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ خود امدادی گروپوں کی خواتین کی تیار کردہ "ووکل فار لوکل" ہاتھ سے بنی راکھیوں کو ترجیح دیں۔ اس سے دیہی خواتین کی معاشی خود مختاری کو فروغ ملے گا اور خواتین کی کاروباری صلاحیت کے ساتھ خود کفیل اتر پردیش کے خواب کو مزید مضبوطی ملے گی۔ مشن ڈائریکٹر شری ارون کمار کی ہدایت پر یو پی ایس آر ایل ایم کی جانب سے ان راکھیوں کو آن لائن پلیٹ فارمز جیسے اومنگ، فلپ کارٹ اور ایمیزون پر دستیاب کرانے کی تیاری کی جا رہی

یوپی میں 60 میونسپل باڈیز میں ڈی پی آر تک تیار نہیں

سوچھ بھارت مشن کی سست رفتاری سے کروڑوں کے پروجیکٹ رکے

لکھنؤ: 18 جولائی (پی این ایس) (سوچھ بھارت مشن SBM-U) (2.0 کے تحت اتر پردیش کے شہروں کو کچرے سے پاک بنانے کی حکومت کی کوششوں میں میونسپل اداروں کی سست روی کی وجہ سے رکاوٹ بن رہی ہے۔ چیف سکریٹری کی صدارت میں ہوئی ایک جائزہ میٹنگ میں انکشاف کیا گیا کہ ریاست میں 60 شہری اداروں نے ابھی تک وراثتی کچرے کو ٹھکانے لگانے کے منصوبوں پر کام شروع نہیں کیا ہے۔ یہاں تک کہ منصوبوں کی ڈی پی آر (تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ) بھی تیار نہیں کی گئی۔ مزید برآں، گیلے کچرے کی پروسیسنگ، کمپوسٹ پلانٹس، ایس ٹی پیز، اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سے متعلق منصوبے بھی کئی شہروں میں رکے ہوئے ہیں۔ حکومت کو پیش کی گئی ایک رپورٹ کے مطابق SBM 2.0 کے تحت ریاست میں 233 میراثی فضلہ کی جگہوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان سائٹس میں 76.89 لاکھ میٹرک ٹن میراثی فضلہ موجود ہے۔ ان میں سے 95 سائٹوں کے لیے ڈی پی آر کو ریاستی سطح پر منظور کیا گیا ہے، جب کہ میونسپل باڈیز اپنے وسائل کا استعمال کرتے ہوئے 75 سائٹس پر کام کر رہی ہیں۔ اس کے برعکس، 60 میونسپلٹیوں کے لیے ابھی بھی ڈی پی آر تیار کیے جا رہے ہیں، ان جگہوں پر کچرے کے پہاڑوں کو اچھوت چھوڑ دیا گیا ہے۔ سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ کئی میونسپلٹی ان منصوبوں کے لیے زمین تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔ رپورٹ میں کئی اضلاع بشمول اعظم گڑھ، باغپت، ہاپوڑ، گونڈا، مرزاپور، ہاتھرس، بارابنکی، بلرام پور اور دیوریا میں کمپوسٹ پلانٹس اور گیلے کچرے کی پروسیسنگ یونٹس کے لیے زمین کی کمی کو نوٹ کیا گیا ہے۔ نتیجتاً ڈی پی آر کی تیاری کا کام ادھورا رہ گیا ہے۔ یہاں مسئلہ صرف سالڈ ویسٹ مینجمنٹ تک ہی محدود نہیں ہے۔ استعمال شدہ پانی کے انتظام اور سیوریج کی صفائی کے منصوبے بھی زمین کی کمی کی وجہ سے رکاوٹ ہیں۔

اتر پردیش کی بکری پالن اسکیم سے دیہی معیشت کو نئی طاقت

غازی آباد کی نازما نے روزگار کا نیا راستہ اپنایا، خود کفالت کی مثال قائم کی

لکھنؤ: ** اتر پردیش جیسے وسیع اور زرعی اہمیت رکھنے والی ریاست میں دیہی معیشت کو مضبوط بنانے اور آخری صف میں کھڑے شخص کو معاشی طور پر خود کفیل بنانے کے لیے ریاستی حکومت مسلسل حساسیت اور عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ دیہی اور دور دراز علاقوں میں روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے، غربت کے خاتمے اور سماج کے کمزور طبقات خصوصاً خواتین کو بااختیار بنانے کے مقصد سے ریاستی حکومت کی جانب سے چلائی جا رہی ** "بکری پالن اسکیم" ** ایک انقلابی قدم ثابت ہو رہی ہے۔ دیہی ماحول میں بکریوں کی پرورش آسان ہے، ان کی دیکھ بھال کے لیے کم وسائل درکار ہوتے ہیں اور یہ کم لاگت میں زیادہ منافع حاصل کرنے کا ایک قابلِ اعتماد ذریعہ ہے۔ ریاستی حکومت کی اس دور اندیش اسکیم کا بنیادی مقصد چھوٹے اور محدود وسائل رکھنے والے کسانوں کی آمدنی میں نمایاں اضافہ کرنا اور دیہی علاقوں سے نقل مکانی روک کر مقامی سطح پر روزگار کے بہتر مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس اسکیم میں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور خواتین کو ترجیح دے کر جامع ترقی کے تصور کو عملی شکل دی جا رہی ہے۔ ریاستی حکومت نے اس اہم اسکیم کو سائنسی اور عملی طریقۂ کار کے ساتھ مختلف سطحوں پر نافذ کیا ہے، تاکہ ہر طبقے کے مستحق افراد اپنی صلاحیت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ریاست میں بنیادی طور پر دو ماڈل زیادہ مقبول ہو رہے ہیں۔ پہلے ماڈل کے تحت محدود وسائل رکھنے والے کسانوں، بے زمین مزدوروں اور گھریلو خواتین کے لیے 10 بکری اور 1 بکرا یا 20 بکری اور 1 بکرے پر مشتمل چھوٹی یونٹ قائم کرنے کی سہولت دی جا رہی ہے۔ وہیں بڑے پیمانے پر کاروباری مویشی پروری شروع کرنے کے خواہش مند افراد کے لیے 100 بکری اور 5 بکرے کی کمرشل یونٹ قائم کرنے پر مالی تعاون فراہم کیا جاتا ہے۔ اس اسکیم کی سب سے بڑی خصوصیت حکومت کی جانب سے دی جانے والی پرکشش سبسڈی ہے، جس سے مستحق افراد پر سرمایہ کاری کا بوجھ کم ہو جاتا ہے۔ عام طبقے کے فائدہ اٹھانے والوں کو کل لاگت کا تقریباً 50 فیصد تک تعاون دیا جاتا ہے، جبکہ درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے درخواست گزاروں کے لیے یہ سبسڈی 60 سے 70 فیصد تک مقرر ہے۔ اس کے علاوہ باقی رقم کے لیے ریاستی حکومت اور ضلع انتظامیہ کے تعاون سے نابارڈ اور مقامی بینکوں کے ذریعے آسان شرائط پر قرض فراہم کیا جاتا ہے، تاکہ سرمایہ کی کمی کے باعث کوئی اہل شخص اس فائدے سے محروم نہ رہے۔ اس اسکیم کی کامیابی کے لیے ریاستی حکومت کی جانب سے اتر پردیش کی آب و ہوا کے مطابق زیادہ دودھ اور گوشت پیدا کرنے والی بہتر نسلوں کی پرورش پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اس میں مغربی اتر پردیش کے غازی آباد اور آس پاس کے علاقوں کے لیے موزوں سمجھی جانے والی مشہور ** بربری نسل ** کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ بربری نسل کی بکریاں کم جگہ میں آسانی سے پرورش پاتی ہیں اور سال میں دو مرتبہ بچے دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں، جس سے مویشی پالنے والوں کو تیزی سے معاشی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دودھ کی پیداوار کے لیے جمناپاری اور گوشت و دودھ دونوں کے لیے بیٹل اور سرہی جیسی نسلوں کی افزائش کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ ریاستی حکومت کی پالیسی صرف مالی امداد تک محدود نہیں ہے بلکہ جانوروں کی بروقت ویکسینیشن، صحت کی جانچ اور سائنسی خوراک کے انتظام کے لیے بھی مسلسل تکنیکی مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ اس اسکیم کی ایک اہم خصوصیت شفاف اور آسان درخواست کا عمل بھی ہے۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لیے درخواست کا طریقہ مکمل طور پر آسان اور رکاوٹوں سے پاک بنایا گیا ہے۔ درخواست گزار کا اتر پردیش کا باشندہ ہونا اور بکریوں کی محفوظ پرورش کے لیے مناسب جگہ کا ہونا ضروری ہے۔ مستحق شخص کو آدھار کارڈ، رہائشی سرٹیفکیٹ، ذات کا سرٹیفکیٹ، زمین سے متعلق دستاویزات اور بینک پاس بک جیسے کاغذات کے ساتھ متعلقہ دفتر سے رابطہ کرنا ہوتا ہے۔ درخواست موصول ہونے کے بعد ضلع انتظامیہ کی جانب سے اہلیت اور زمین کی موقع پر جانچ کی جاتی ہے، جس کے بعد قرض اور سبسڈی کی رقم منتقل کرنے کا عمل شروع کیا جاتا ہے۔ ریاستی حکومت کی اس عوامی فلاحی اسکیم کا زمینی اثر غازی آباد ضلع کی رہائشی ** نازما ** کی کامیابی کی کہانی سے واضح ہوتا ہے۔ ایک وقت تھا جب نازما اور ان کا خاندان روزی روٹی کے لیے صرف روزانہ کی مزدوری پر منحصر تھا۔ محدود اور غیر یقینی آمدنی کے باعث خاندان کو بنیادی ضروریات پوری کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا تھا۔ اسی دوران ضلع انتظامیہ کی جانب سے چلائی گئی بیداری مہم کے ذریعے نازما کو بکری پالن اسکیم اور اس پر ملنے والی مالی امداد کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔ انہوں نے اس موقع کو اپنی زندگی بدلنے کا ذریعہ بنایا اور اسکیم کے تحت درخواست دے کر قرض اور سبسڈی حاصل کی۔ ضلع انتظامیہ کی جانب سے بروقت مالی اور تکنیکی مدد ملنے کے بعد نازما نے سائنسی طریقے سے بکری پالن کا کام شروع کیا۔ انہوں نے بہتر نسل کی بکریوں کی افزائش اور ان کی صحت کے انتظام پر خصوصی توجہ دی۔ حکومت کی جانب سے فراہم کردہ مسلسل مویشی طبی خدمات اور رہنمائی کے نتیجے میں نازما کی یونٹ میں اعلیٰ معیار کے بکرے اور بکریاں تیار ہونے لگیں۔ غازی آباد اور آس پاس کے بازاروں میں ان جانوروں کی اچھی مانگ رہی، جس سے انہیں مناسب اور منافع بخش قیمت حاصل ہوئی۔ اس کاروبار سے نازما کی آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوا اور ان کے خاندان کی معاشی بنیاد مضبوط ہوگئی۔

آر ڈی ایس او میں "ثقافتی اُتسو 2026" کا شاندار انعقاد

افسران، ملازمین اور اہلِ خانہ کی بھرپور شرکت، نمایاں کارکردگی پر شرکا میں اسناد تقسیم

لکھنؤ، 18 جولائی: تحقیقاتی ڈیزائن اور معیارات تنظیم (آر ڈی ایس او) نے 17 جولائی 2026 کو آر ڈی ایس او کالونی میں واقع بھگوان برسامنڈا آڈیٹوریم میں "ثقافتی اُتسو-2026" کا کامیاب انعقاد کیا۔ اس موقع پر آر ڈی ایس او کے رہائشیوں، ملازمین اور ان کے اہلِ خانہ نے بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہوئے پروگرام کو یادگار بنا دیا۔ تقریب کی صدارت آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل شری پربھاس دنسانا نے بطور مہمانِ خصوصی کی، جبکہ ریلوے مہیلا کلیان سنگھ کی صدر شریمتی جیوتی دنسانا نے بطور معزز مہمان شرکت کی۔ اپنے خطاب میں ڈائریکٹر جنرل شری پربھاس دنسانا نے کہا کہ ثقافتی پروگرام صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ ملازمین اور ان کے اہلِ خانہ کے درمیان باہمی رابطے، تخلیقی اظہار اور تنظیمی یکجہتی کو مضبوط بنانے کا مؤثر پلیٹ فارم بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خوش اور باحوصلہ افرادی قوت کسی بھی ادارے کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتی ہے اور ایسے پروگرام کام اور ذاتی زندگی میں توازن، مثبت ماحول اور ادارے کی کارکردگی کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آر ڈی ایس او کالونی محض رہائشی کمپلیکس نہیں بلکہ ہمارا مشترکہ گھر اور ادارہ جاتی ثقافت کی عکاس ہے۔ ہر ملازم اور اس کا خاندان احساسِ ملکیت کے ساتھ اس کالونی کی حفاظت اور ترقی میں فعال کردار ادا کرے۔ انہوں نے تمام شرکا کو نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے یقین ظاہر کیا کہ ان کی شاندار پیشکشیں اس تقریب کو ناقابلِ فراموش بنا دیں گی۔ پروگرام میں ادارے کے مختلف شعبوں کی جانب سے اجتماعی گیت، روایتی رقص، ساز و موسیقی اور مختصر ڈرامے پیش کیے گئے۔ ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) کے اہلکاروں اور مقامی اروندویہ اسکول کے طلبہ نے بھی اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ مجموعی طور پر 24 متنوع ثقافتی پیشکشیں پیش کی گئیں۔ اس کے ساتھ ایک دستکاری نمائش بھی منعقد کی گئی، جس میں سٹی مونٹیسوری اسکول، سینٹ میری کانونٹ انٹر کالج، کیندریہ ودیالیہ اور اروندویہ اسکول کے طلبہ کی تخلیقی فن پاروں کی نمائش کی گئی۔ علاوہ ازیں آر ڈی ایس او کے ملازمین اور مختلف تعلیمی اداروں کی جانب سے لگائے گئے فوڈ اسٹالز پر شرکا نے مختلف اقسام کے لذیذ کھانوں سے لطف اٹھایا۔ اختتامی خطاب میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل شری قاضی معراج احمد نے کامیاب انعقاد پر ڈائریکٹر جنرل کی مؤثر قیادت کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ آر ڈی ایس او کے ملازمین کی صلاحیتیں صرف دفتری امور تک محدود نہیں بلکہ وہ اور ان کے اہلِ خانہ فنونِ لطیفہ اور موسیقی کے میدان میں بھی نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ تقریب آر ڈی ایس او خاندان کے درمیان باہمی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے اور شرکا کو یادگار تجربہ فراہم کرنے کے ساتھ کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل نے تمام شرکا میں اسناد بھی تقسیم کیں۔ تقریب میں آر ڈی ایس او کے تمام سینئر افسران، شعبہ جاتی سربراہان، افسران، ملازمین اور ان کے اہلِ خانہ، ریلوے مہیلا کلیان سنگھ کی عہدیداران، آر ڈی ایس او کی مختلف انجمنوں کے نمائندگان، مختلف اسکولوں کے اساتذہ، طلبہ و طالبات اور دیگر معزز شخصیات بڑی تعداد میں موجود تھیں۔

کاکوری میں گرام پنچایت ترقیاتی منصوبہ سازی سے متعلق تربیتی پروگرام منعقد

سکریٹریوں اور پنچایت معاونین کو پی ڈی پی، پنچایتی راج ایکٹ اور سرکاری اسکیموں کی معلومات فراہم

کاکوری (لکھنؤ) لکھنؤ کے کاکوری وکاس کھنڈ میں محکمۂ پنچایتی راج کی جانب سے سہ سطحی پنچایت ڈیولپمنٹ پلان (پی ڈی پی) کی تیاری کے سلسلے میں ایک تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر پی ڈی پی ٹرینر سنتوش یادو نے موجود سکریٹریوں اور پنچایت معاونین کو پنچایتی راج ایکٹ، آئین اور پنچایت ڈیولپمنٹ پلان کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ انہوں نے آئین کی گیارہویں شیڈول میں شامل زراعت، چھوٹی آبپاشی، آبی وسائل کے انتظام، ماہی پروری، دیہی صنعتوں، پینے کے پانی، اراضی کی ترقی، ایندھن اور چارہ جیسے موضوعات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے تعلیم، خواتین و اطفال کی ترقی، خاندانی بہبود اور سماجی بہبود کے تحت معذور اور ذہنی طور پر خصوصی افراد کے لیے حکومت کی مختلف فلاحی اسکیموں کے فوائد دیہی عوام تک پہنچانے کے طریقوں کی بھی تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ تربیتی اجلاس میں اسسٹنٹ ڈیولپمنٹ آفیسر (پنچایت) کے کے ورما نے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے پی اے آئی (پنچایت اینڈ ایسیٹ انفو) اور جی ڈی پی کے باہمی تعلق، نیز پنچایت پلاننگ کمیٹی کے مختلف شراکت داروں کے کردار اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اسسٹنٹ شماریاتی افسر منسکھ پال نے سکریٹریوں اور معاونین کو گرام پنچایت ترقیاتی منصوبہ تیار کرنے کے آسان طریقۂ کار، گرام پنچایت رابطہ کمیٹی اور پلاننگ فیسیلیٹیشن سے متعلق تکنیکی معلومات فراہم کیں۔ پروگرام میں ناگیندر پرتاپ کشواہا، للت کمار گوتم، سریندر سنگھ، بال کشور موریہ، اٹل موریہ، اوم ویر سنگھ، امیت سنگھ، دیپ کمار، دھرمیندر پرتاپ سنگھ، آشیش کمار، دیویا پرتاپ سنگھ، دیپیکا پانڈے، ششی پال سمیت دیگر پنچایت اہلکاروں اور معاونین نے شرکت کی۔

سیتاپور میں شراب کیلئے بیٹے نے لی ماں کی جان، رات بھر لاش کے پاس بیٹھا رہا ملزم

لکھنؤ: 18 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے سیتاپور ضلع میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ امالیہ سلطان پور تھانہ حلقہ کے بنیاپور گاؤں میں شراب پینے کیلئے روپے نہ ملنے پر ایک بیٹے نے اپنی 65 سالہ ماں ساویتری دیوی کو پیٹ پیٹ کر مار ڈالا۔ واقعے کے بعد ملزم پوری رات ماں کی لاش کے پاس ہی بیٹھا رہا۔ صبح نشہ اترنے کے بعد اس نے گاؤں پردھان کو فون کیا اور اپنی ماں کی موت کی اطلاع دی۔ متوفی کے بھتیجے کشن کی شکایت کی بنیاد پر پولیس نے ملزم تربھون کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا۔ شراب کیلئے ماں سے مانگے روپے، مخالفت کرنے پر حملہ: پولیس کے مطابق ساویتری دیوی اپنے بیٹے تربھون کے ساتھ رہتی تھی۔ ان کے شوہر لال جی کا پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا۔ تربھون کی شراب کی لت کی وجہ سے اس کی بیوی نے اسے تقریباً 10 سال پہلے چھوڑ دیا تھا۔ گاؤں والوں کے مطابق وہ ہفتے کی رات نشے میں گھر پہنچا اور اپنی ماں سے شراب کیلئے رقم کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے انکار کیا تو جھگڑا شروع ہو گیا۔ یہ الزام ہے کہ تربھون نے اپنی ماں کو مارا پیٹا اور اس کا سر دیوار سے ٹکرا دیا جس کے نتیجے میں اس کی موت ہو گئی۔ دیوار پر ملے خون کے نشان: اتوار کی صبح ملزم نے گاؤں کے پردھان کو فون کر کے آخری رسومات کرانے کی بات کہی۔ موقع پر پہنچے گاؤں پردھان نے آنگن میں لاش کے سر سے خون بہتا دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی۔ تھانہ انچارج آشیش تیواری اپنی ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور تحقیقات کے بعد ملزم کو گرفتار کر لیا۔ اے ایس پی (جنوب) درگیش سنگھ نے بتایا کہ ملزم نشہ میں ہونے کی وجہ سے ٹھیک سے بیان نہیں دے پا رہا ہے۔ گھر کی دیوار پر خون کے دھبے پائے گئے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سر دیوار سے ٹکرایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد واضح ہوگی۔ تفتیش میں یہ بات بھی سامنے آیا ہے کہ ملزم پہلے بھی کئی مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ مار پیٹ کر چکا ہے۔

بی جے پی تنظیم کی اصل طاقت کارکن اور اس کے اقدار ہیں: اودھیش دویدی

ڈیجیٹل لرننگ پروگرام اور بوتھ صدور کانفرنس کی تیاریوں پر عہدیداروں کو اہم ہدایات

کاکوری (لکھنؤ): بھارتیہ جنتا پارٹی کی ایک اہم تنظیمی میٹنگ وندھیاواسنی گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی۔ اجلاس میں اودھ خطے کے علاقائی صدر اودھیش دویدی نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی، جبکہ صدارت ضلعی صدر وجے موریہ نے کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علاقائی صدر اودھیش دویدی نے عہدیداروں، ورکنگ کمیٹی کے ارکان اور منڈل صدور سے براہِ راست گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ اقدار اور حسنِ کردار ہی تنظیم کا اصل سرمایہ ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اصولوں اور نظریات پر چلنے والی جماعت ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ تنظیم میں ذمہ داریاں بدلتی رہتی ہیں، لیکن ایک عہدہ ہمیشہ مستقل رہتا ہے اور وہ کارکن کا ہے۔ اجلاس میں پارٹی کے ڈیجیٹل لرننگ پروگرام اور آئندہ بوتھ صدور کانفرنس کی تیاریوں پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ علاقائی صدر نے تمام عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اپنے اپنے بوتھ پر کم از کم 20 کارکنوں کو ڈیجیٹل لرننگ پروگرام کے ذریعے تربیت دلانے کی ترغیب دیں اور تربیت مکمل ہونے کے بعد ان کے سرٹیفکیٹ ضرور حاصل کیے جائیں۔ ضلعی صدر وجے موریہ نے اپنے خطاب میں اجلاس میں شریک ویریندر تیواری، وجے پرتاپ سنگھ، نیرج ورما، وکاس سنگھ، ویریندر پرتاپ سنگھ، دنیش تیواری، کرشنا لودھی، ونئے پرتاپ سنگھ، پورنیما ورما، رینا چودھری، سواتی سنگھ، اویناش ترویدی، یوگیش شکلا اور جے دیوی کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ ڈیجیٹل لرننگ پروگرام اور بوتھ کانفرنس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ضلعی میڈیا انچارج چنتامنی پانڈے کے مطابق اجلاس میں ضلع کے عہدیداروں، ورکنگ کمیٹی کے ارکان، منڈل صدور، بلاک پرمکھوں، نگر پنچایت صدور اور بڑی تعداد میں پارٹی کارکنوں نے شرکت کی۔